U - 1098

قُل لا اَسئلکُم علیہ اَجراً الا المَودۃَ فی القُربیٰ

نسخۂ صحیحہ

زادُ العُقبیٰ

اُردو ترجمہ

مودّۃُ القربیٰ

مصنّفۂ سیّد علی ہمدانی شافعی سُنی المذہب

مترجمۂ

جناب مولٰنا مولوی سیّد شریف حسین صاحب سبزواری

حسب فرمایش

سید مہدی حسین ترمذی

سنہ ۱۳۲۲ھ

در مطبع خادم التعلیم سٹیم واقع لاہور مطبوع گردید

امامیہ مصنفین ومؤلفین کی گرامی خدمت میں التماس ہے۔ کہ امامیہ کتب خانہ کو امامیہ نئی تصانیف کی اشاعت میں آپ کی دلی توجہ اور قلمی امداد کی ضرورت ہے۔

لہذا آپ کے اپنے نئے چھوٹے چھوٹے رسائل کا مجھے اشاعت کے لئے ملنا قوم اور مذہب پر احسان ہوگا۔

نیازمند

سید مہدی حسین ترمذی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ مترجم

حمد و ثنائے بے حساب و شمار اس خداوند متعال کو سزاوار ہے جس نے وجود محمدؐ و آل محمدؐ کو جملہ عالم و بنی آدم کی پیدائش کا باعث ٹھیرایا۔ اور ان حضرات معصومین علیہم السلام کی محبت اور مودت کو علامت دین و ایمان اور ان کے بغض و عناد کو علامت نفاق و شقاق قرار دیا۔ اور ہزاران ہزار درود و سلام ہو۔ اس پیغمبر مکی مدنی قرشی ہاشمی کی ذات بابرکات پر جو خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین ہین۔ اور ان کی عترت طاہرہ اور ذریت طیبہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جملہ مخلوقات سے بہتر اور افضل اور سب خلق خدا کو خدا کی راہ دکھانیوالے اور تاقیام قیامت قیام دنیا و اہل دنیا کا باعث ہین۔ جن کے باب مین آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میری اہلبیت کی مثال کشتی نوحؑ کی سی ہے۔ کہ جو اس مین سوار ہوا۔ وہ طوفان میں غرق ہونے سے بچا رہا۔ اور جو اس سے روگردان رہا۔ وہ غرق ہو کر ہلاک ہوا۔ نیز جن حضرات کی محبت اور اطاعت عین خدا و رسولؐ خدا کی محبت اور اطاعت اور جنکی عداوت اور مخالفت عین خدا و رسولؐ خدا کی عداوت اور مخالفت ہے۔ چنانچہ خداوند علیم و حکیم سورۂ شوریٰ میں اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنی اے ہمارے رسول محمدؐ اپنی امت سے

کہدے کہ میں اس رسالت کے ادا کرنیکا عوض اور احکام شریعت کے تم تک پہنچانیکی اجرت تم سے کچھ نہیں چاہتا۔ مگر یہ کہ تم میرے قریبیوں سے دوستی اور محبت رکھنا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کے قریبی رشتہ داروں سے محبت رکھنا تمام امت پر واجب کیا گیا ہے اور قیامت کے دن اسکی نسبت ضرور سوال کیا جائیگا جیساکہ مجمل طور پر اسکا ذکر کیجاتا ہے تاکہ طالب حق پر ظاہر ہو۔ تفسیر کشاف

صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مسند احمد بن حنبل اور کشاف میں اس آیت کی شان نزول اس طرح مروی ہے۔ ان میں سے کشاف کی اصل عبارت معتبر اس مقام پر درج کی جاتی ہے۔ ر۔ وعن ان الانصار قالوا فعلنا وفعلنا کانھم افتخروا فقال عباسؓ اوابن عباس رضی اللہ عنہما لنا الفضل علیکم فبلغ ذلک رسول اللہؐ فاتاھم فے مجالسھم فقال یا معشر الانصار الم تکونوا اذلۃ فاعزکم اللہ بی قالوا بلی یا رسول اللہؐ قال الم تکونوا ضلالا فھداکم اللہ بی قالوا بلی یا رسول اللہ قال افلا تجیبونی قالوا ما نقول یا رسول اللہ قال الا تقولون الم یخرجک قومک فاویناک اولم یکذبوک فصدقناک اولم یخذلوک فنصرناک قال فما زال یقول حتی جثوا علی الرکب وقالوا اموالنا وما فی ایدینا للہ ولرسولہ فنزلت الایۃ یعنی روایت ہے۔ کہ ایک روز انصار نے فخریہ ذکر کیا کہ ہم نے فلاں کام کیا اور فلاں کام کیا (یعنی انکی غرض اس بیان سے یہ تھی۔ کہ ہم نے اسلام پر فلاں فلاں احسان کئے ہیں۔ اور رسولخدا کے ساتھ فلاں فلاں نیک سلوک ہماری طرف سے ہوئے ہیں جو آجتک کسی مسلمان سے نہیں بن پڑے۔ اس لئے ہم کو تمام مسلمانوں پر فضیلت ہے) انکی یہ تقریر سنکر آنحضرتؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے یا بروایتے دیگر ان کے فرزند دلبند عبد اللہ بن عباسؓ نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔ اے گروہ انصار۔ ہم ہی کو تم پر فضیلت ہے تو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر پہنچی۔ تو ان کی مجلس میں تشریف لائے۔ اور ان سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا۔ اے گروہ انصار۔ کیا تم ذلیل وخوار نہ تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے

میرے سبب سے تم کو عزت بخشی۔ انصار نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ۔ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے انصار کیا تم گمراہ نہ تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے میری برکت سے راہ راست کی طرف تم کو ہدایت کی۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہؐ۔ بعدازاں حضرتؐ نے فرمایا۔ کیا تم میرے ان احسانات کو قبول نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ۔ ہم کیا کہتے ہیں۔ (جو عدم قبولیت احسان پر دال ہے) فرمایا۔ کیا تم میرے باب میں یوں نہیں کہتے کہ تمہاری قوم نے تم کو وطن سے نکالا۔ اور ہم نے تم کو پناہ دی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری تکذیب کی۔ اور ہم نے تمہاری تصدیق کی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری نصرت کو ترک کیا۔ اور ہم نے تمہاری امداد کی۔ راوی ناقل ہے کہ آنحضرتؐ کی تقریر کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ انصار دو زانو ہو کر بیٹھ گئے اور عذر کرنے لگے۔ اور عرض کی کہ ہمارے مال اور ہماری تمام مقبوضہ چیزیں خدا اور رسولِ خداؐ کے لئے حاضر ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی قُل لا اسئلکم..... الخ۔ یعنی اے ہمارے حبیبؐ ان سے کہدے۔ کہ تمہارے مال تم ہی کو مبارک ہوں۔ میں تو اس رسالت کے عوض میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ میرے ذوی القربےٰ سے دوستی رکھنا +

صحیحین اور مسند احمد بن حنبل اور تفسیر ثعلبی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو اصحاب نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ۔ من قرابتک الذین وجبت علینا مودتھم قال علیؑ وفاطمۃؑ وابناھما۔ یعنی آپ کے وہ قریبی رشتہ دار کونسے ہیں۔ جنکی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ وہ علیؑ او رفاطمہؑ اور ان کے دونو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ علیہما السلام ہیں +

اور تفسیر کشاف میں یوں مرقوم ہے روی لما نزلت قیل یا رسول اللہ من قرابتک ھولاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علیؑ وفاطمۃؑ وابناھما۔ یعنی مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ۔ وہ آپ کے قرابتی کونسے

ہیں۔ جنکی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے۔ فرمایا۔ وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور انکے دونو بیٹے ہیں +
نیز اسی تفسیر میں مروی ہے۔ کہ رسولخداؐ صلعم نے فرمایا۔ کہ بہشت اس شخص پر حرام کیا گیا
ہے۔ جو میرے اہلبیتؑ پر ظلم کرے۔ اور میرے اولاد کے بارے میں مجکو ایذا پہنچائے +
اور جو کوئی اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ نیکی سے پیش آئے۔ اور اس نے
اس کے عوض میں اس سے کوئی نیکی نہ کی ہو۔ تو کل قیامت کے دن جب وہ شخص مجھ سے
ملاقات کریگا۔ تو میں خود اس نیکی کا عوض اس کو دونگا +
نیز اسی کتاب میں روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی آل محمدؐ کی دوستی
پر مریگا۔ وہ شہید مریگا۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دوستی پر مریگا۔ وہ مغفور اور مرحوم مریگا۔ اور
جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مریگا۔ وہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر مریگا۔ اور جو کوئی محبت
آل محمدؐ پر مریگا۔ وہ مومن کامل الایمان مریگا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مریگا۔ اُسکو
مرتے وقت ملک الموت پہلے بہشت کی خوشخبری دیگا۔ پھر منکر اور نکیر قبر میں آکر مژدۂ
جنت سنائینگے۔ اور جو کوئی محبتّ آل محمدؐ پر مریگا۔ وہ اس طرح خوشی خوشی جنت کی طرف
جائیگا جس طرح عروس اپنے شوہر کے گھر کی طرف جایا کرتی ہے۔ اور جو کوئی محبت آل
محمدؐ پر مریگا اس کے قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھولے جائینگے۔ اور جو کوئی
محبت آل محمدؐ پر مریگا۔ وہ سنت رسولؐ اور جماعت اسلام پر مریگا + اور جو کوئی آل
محمدؐ کی دشمنی پر مریگا۔ تو وہ کل قیامت کے دن اس حال سے عرصۂ محشر میں آئیگا۔ کہ
اس کے دونو آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا آئسٌ من رحمتہ اللہ یعنی یہ شخص رحمت
الہٰی سے مایوس اور ناامید ہے۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دشمنی پر مریگا۔ وہ حالت کفر
میں مریگا۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دشمنی پر مریگا وہ جنت کی بو تک بھی نہ سونگھنے پائیگا +
اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ آیۃ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ
حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا (جو آیت مذکور کا تتمہ ہے) میں حسنۃً (نیکی) سے

آل محمدؐ کی دوستی مراد ہے - یعنی اور جو کوئی ایک حسنہ (نیکی) حاصل کرے - ہم اس کی اس نیکی میں اور نیکی زیادہ کرتے ہیں +

صاحبان ذہن و ذکا پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے - کہ محب اپنے دعوے محبت میں جبھی سچا ہو سکتا ہے - جبکہ وہ ہر امر میں اپنے محبوب کی رعایت کرے - اور کسی وقت اس کی متابعت کی رسی کو اپنی گردن سے نہ نکالے - اور ہر معاملہ میں اس کی پاسِ خاطر کو مقدم رکھے - نہ کہ یوں تو ہر دم دوستی کا دم بھرے مگر کسی امر میں اس کی متابعت نہ کرے اور اپنے افعال و حرکات میں کبھی اس کے افعال و حرکات کا پابند نہ ہو +

الغرض زبانی دعوے بیکار ہے - اور ثبوت محبت کے لئے طاعت و پیروی محبوب درکار ہے چنانچہ ثعلبی کی یہ عبارت اس پر دال ہے وجوب المودۃ یستلزم الطاعۃ یعنی دوستی کا واجب ہونا اطاعت و فرمانبرداری کو لازم کرتا ہے - پس جبکہ آنحضرتؐ کے اقارب یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہما السلام کی دوستی امت محمدیؐ پر واجب کی گئی ہے - تو ان حضرات کی پیروی اور متابعت بھی تمام امت پر واجب و لازم ہے +

اب رہا یہ امر کہ اس دوستی کی نسبت روز قیامت سوال کیا جائیگا - سو یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو امور واجب شرعیہ ہیں - انکی بابت روز محشر ضرور سوال ہوگا - جیسے نماز - روزہ وغیرہ چونکہ اطاعت آل محمدؐ بھی واجب بلکہ افضل واجبات ہے - اس لئے اس کی نسبت ضرور بالضرور سوال کیا جائیگا + چنانچہ آیۂ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ٥ کی تفسیر میں ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور دیگر علمائے اہلسنت نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے - کہ ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ نے جناب رسولخداؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اِنَّهُمْ مسئولون عن ولایۃ علی ابن ابیطالب روز قیامت لوگوں سے علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولایت اور امامت کی نسبت پوچھا جائیگا +

اور واحدی نے بیان کیا ہے - کہ روز محشر لوگوں سے علیؑ اور اہلبیت علیہم السلام کی ولایت

کی بابت پوچھا جائیگا - اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلعم کو حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو جتلادے - کہ میں تبلیغ رسالت کی اجرت اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا - کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے دوستی رکھنا + اور مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ ان سے سوال کیا جائیگا - کہ آیا تم نے ان سے دوستی رکھی جو دوستی کا حق تھا جس طرح آنحضرت صلعم نے ان کو اس امر کی وصیت فرمائی تھی - یا کہ اس دوستی کو ضائع کیا - اور بالکل ترک کر دیا - اس حالت میں ان سے مطالبہ ہوگا - اور وہ وبال و نکال کے مستوجب ہونگے +

صواعق محرقہ میں مرقوم ہے - کہ صحیح روایت میں آیا ہے - کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے إنی تارك فيكم امرين لن تضلوا ان اتبعتموهما وهما كتاب الله واهلبيتی عترتی یعنی میں دو امر تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں - اگر تم ان دونوں کی پیروی کروگے - تو کبھی گمراہ نہ ہوگے +

اور طبرانی نے یہ عبارت اس میں زیادہ کی ہے - کہ حضرت نے فرمایا سالتُ ذالك لهما فلا تقدموهما فتهلكوا او لا تقصروا عنهما فتهلكوا ولا تعلموهم فانهم اعلم منكم - یعنی میں نے ان کے لئے اس امر کی خدا سے درخواست کی ہے - پس تم ان دونو پر سبقت مت کرو - یا بروایتے دیگر ان کے باب میں تقصیر مت کرو - اگر ایسا کروگے تو گمراہ ہو جاؤ گے - اور ان کو کچھ تعلیم مت کرو - کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ ہر بات کا علم رکھتے ہیں +

اور صاحب صواعق محرقہ نے مسند احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے - کہ آنحضرتؐ نے فرمایا - انی اوشك ان ادعى فاجيب وانی تارك فيكم الثقلين كتاب الله حبل ممدود من السماء الى الارض وعترتی اهلبيتی وان اللطيف اخبرنی انهما لن يفترقا حتى يردا علىّ الحوض فانظروا بم تخلفونی فيهما یعنی میں عنقریب بارگاہ ایزدی

میں طلب کیا جاؤنگا۔ اور میں دوگراں بہا چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک کتاب خدا یعنی قرآن۔ جو کہ ایک رسی ہے۔ کہ جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے۔ دوسری میری عترت و اہلبیتؑ۔ اور خدائے لطیف وکریم نے مجکو خبر دی ہے۔ کہ وہ دونو ایک دم بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے۔ یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں۔ دیکھنا۔ تم میرے بعد کیا کرتے ہو۔

اور طبرانی اور ابن الشیخ سے نقل کیا ہے۔ کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے۔ ان للّٰہ ثلث حرمات فمن حفظھن حفظ اللّٰہ دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظھن لم یحفظ دنیہ ولا اٰخرتہ قلت ماھن قال حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ رحمی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں۔ جو کوئی ان کی حفاظت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ نہ اس کے آخرت کی۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی۔ وہ کون کونسی ہیں۔ فرمایا ۱ اسلام کی حرمت ۲ میری حرمت ۳ میرے ذوی الارحام کی حرمت۔

امابعد بندۂ ناچیز ہیچمدان سید **شریف حسین** ابن سید **امام علی** اسمعیلی سبزواری عفی اللہ عنہما دوستان ومحبان محمدؐ وآل محمد علیہم السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ محبت آل محمدؐ از روے نص قرآنی تمام امت پر واجب ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی نسبت سوال کیا جائیگا۔ اور اس کا حاصل ہونا ان حضرات کے فضائل ومراتب کی شناخت بغیر مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اور ان کے مراتب وفضائل کی شناخت صرف ان احادیث پر مبنی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے باب میں ارشاد فرمائی ہیں۔ اور علماے عامہ وخاصہ نے جداگانہ کتابیں اس مضمون میں مرتب کی ہیں چونکہ احادیث کی اکثر کتابیں ابھی تک عربی زبان ہی میں ہیں۔ اور ضرورت زمانہ نے اہل دنیا کی توجہ کو اسکی تحصیل سے بالکل ہٹالیا ہے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اپنے

اردو دان مسلمان بھائیوں کی خدمت کروں - اور باوجود اپنی کم استعدادی کے کچھ کتابیں عربی سے اردو میں ترجمہ کروں - جب میں تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام کو عربی سے اردو زبان میں ترجمہ کر چکا - اور اس کی تصحیح و تکمیل سے فارغ ہوا - تو ایک معزز و مکرم مہربان کے فرمانے سے کتاب لاجواب مودۃ القربیٰ فی فضائل آل عبا مصنفہ **سید علی بن شہاب الدین** علوی ہمدانی شافعی سنی المذہب کو عربی سے اردو میں ترجمہ کرنیکا ارادہ کیا - چونکہ اصل کتاب نہایت نادر الوجود اور کمیاب ہے - اس لئے اول کتاب کی اصل عبارت کو درج کیا - اور ہر حدیث کے خاتمہ پر اس کا بامحاورہ اردو ترجمہ کیا گیا - تاکہ جسکو عربی عبارت کے دیکھنے کا مذاق اور اصل حدیث کے پڑھنے کا اشتیاق ہو - تنگدل نہ ہونے پائے - اور اصل کتاب کی اشاعت بھی اچھی طرح سے ہو جائے + چونکہ حضرات اہلبیت علیہم السلام کے فضائل کا لکھنا پڑھنا سننا اور بیان کرنا عین عبادت خدا اور سراسر ذریعہ نجات ہے - اس لئے میں اس ترجمہ کو **زاد العقبیٰ** ترجمہ **مودۃ القربیٰ** کے نام سے نامزد کرتا ہوں + اور امیدوار ہوں - کہ خداوند رحمٰن و رحیم بواسطہ محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام اس ناچیز ہدیہ کو قبول فرمائے - اور روز جزا پروانہ نجات عطا کرے - آمین +

ناظرین رسالہ ہذا کی خدمتمیں التماس ہے - کہ جہاں کہیں ترجمہ کرنے میں غلطی ہو - قلم عفو سے اس کی تصحیح فرما کر ممنون فرمائیں - اور اس عاصی کو دعائے خیر سے یاد کریں + وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت ھو نعم المولیٰ و نعم النصیر +

احوال مصنف علیہ الرحمۃ

ملا جامی کتاب نفحات الانس میں رقمطراز ہیں - کہ میر سید علی بن شہاب بن محمد ہمدانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے علوم باطنی میں انکی تصنیفات

مشہور و معروف ہے۔ مثلاً کتاب اسرار النقط اور شرح اسماء اللہ اور شرح فصوص الحکم اور شرح قصیدہ حمزیہ و فارضیہ وغیرہ وہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مزدقانی کے مرید تھے۔ مگر طریقت کو صاحب السر بین الاقطاب تقی الدین علی دوسی سے حاصل کیا تھا۔ جب شیخ علی اس دنیا سے رحلت کر گئے۔ تو شیخ شرف الدین محمود کی طرف رجوع کی۔ اور عرض کی فرمائیے۔ کیا حکم ہے۔ انہوں نے توجہ کرنے کے بعد فرمایا۔ حکم یہ ہے کہ تم دنیا کی سیر کرو۔ لہٰذا سید صاحب نے تین دفعہ تمام دنیا کی سیر کی۔ اور ایک ہزار چار سو اولیاء اللہ کی صحبت سے شرفیاب ہوئے۔ اور ایک مجلس میں چار سو ولی کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ اور ولایت کبر و سواد کے قریب ۷۸۶ہ ہجری میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ وہاں سے ختلان میں لا کر دفن کئے گئے +

دیباچہ مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی ما انعمنی اولی النعم والھمنی الی مودۃ حبیبہ جامع الفضائل و المکرم الذی بعثہ رسولًا الی کافۃ الامم محمد الامی العربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قال اللہ تعالیٰ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَرْفِدُكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ۔ فلما کان مودۃ آل النبی مسؤلًا عنہا حیث امر اللہ تعالیٰ لحبیبہ العربی بان لا یسئل عن قومہ سوی المودۃ فی القربیٰ۔ وان ذلک سبب النجاۃ للمحبین وموجب وصولھم الیہ والی آلہ علیہم السلام کما قال النبی من احب قومًا حشر فی زمرتھم وایضًا قال علیہ السلام

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ فوجب علی من طلب طریق الوصول ومنهج القبول محبۃ الرسول ومودۃ اهل بیت البتول۔ وهذه لا یحصل الا بمعرفۃ فضائل آلہ علیہ السلام وهی موقوفۃ علی معرفۃ ما ورد فیهم من اخبارہ علیہ السلام ولقد جمعت الاخیار فی فضائل العلماء والفقهاء اربعینات کثیرۃ ولم یجمع فی فضائل اهل البیت الا قلیلاً فلذا وانا الفقیر الجانی سید علی ابن شهاب الدین العلوی الهمدانی اردت ان اجمع فی جواهر اخبارہ ولآلی آثارہ مما ورد فیهم مختصراً موسوماً بکتاب المودۃ فی القربیٰ تبرکاً بالکلام القدیم کما فی مامولی ان یجعل اللہ ذلك وسیلتی الیهم ونجاتی بهم وطوبته علی اربع عشرۃ مودۃ واللہ یعصمنی من الخبط والخلل فی القول والعمل ولم یحول قلمی الی مالم ینقل بحق محمد ومن اتبعه من اصحاب الدول +

ترجمہ اردو

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو نہایت رحم کرنے والا۔ اور بہت مہربان ہے تمام حمد وثنا خاص اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ کہ اس نے مجھ کو تمام نعمتوں سے بہتر نعمت عطا فرمائی اور اپنے حبیب (جو تمام فضائل وکرامات کا جامع ہے۔ اور جس کو خدا نے تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے) محمد امی عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے دل میں ڈالی +

اما بعد اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى اے محمدؐ اپنی امت سے کہدے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا بدلا اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔ کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا + اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ اے لوگو۔ تم خدا کو دوست رکھو۔ اس لئے کہ اس نے اپنی نعمتیں تم کو عطا فرمائیں۔ اور محبت خدا کے لئے مجھ سے محبت رکھو۔ اور میری محبت کے لئے میری اہلبیتؑ کو دوست رکھو پس جبکہ آل نبیؐ کی دوستی کی بابت سوال کیا گیا ہے۔ اور وہ ہم سے طلب کی گئی ہے چنانچہ

اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ کہ اپنی امت سے اپنے ذوی القربےٰ کی دوستی کے سوا اور کچھ طلب نہ کرے + اور یہ دوستی محبوں کے لئے باعث نجات آخرت اور آنحضرتؐ اور انکی آل اطہار علیہم السلام سے ملنے کا ذریعہ ہے +

اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے۔ وہ قیامت کے دن انہی کے گروہ میں اُٹھیگا۔ **نیز** ارشاد فرمایا ہے۔ کہ آدمی اُسی شخص کے ہمراہ ہوتا ہے۔ جسکو وہ دوست رکھتا ہے۔ اس لئے جو کوئی خدا تک پہنچنے اور اُسکی جناب میں مقبول بننے کا طالب ہو۔ اس پر واجب ہے۔ کہ رسول خداؐ سے محبت رکھے۔ اور اہلبیت بتول علیہم السلام کی دوستی اختیار کرے۔ اور یہ (یعنی اہلبیتؑ کی دوستی) بات آنحضرتؐ کے آل اطہار کے فضائل کی شناخت کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور یہ امر (یعنی فضائل کی شناخت) حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان حدیثوں کے جاننے پر موقوف ہے۔ جو ان حضرات علیہم السلام کے باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور بہت سے نیکوں نے فضائل علماء و فقہا میں بہت سی مہمل حدیثیں جمع کی ہیں۔ حالانکہ فضائل اہلبیتؑ میں بہت کم کتابیں تیار ہوئیں۔ اس لئے بندہ فقیر گنہگار **سید علی** بن شہاب الدین علوی ہمدانی نے ارادہ کیا۔ کہ آنحضرت کے جواہر اخبار اور لآلی آثار میں سے جو اہلبیتؑ اطہار کی شان میں وارد ہوئی ہیں۔ چند حدیثیں ایک مختصر کتاب میں جمع کروں اور بہ طلب برکت کلام قدیم (قرآن مجید) اس کا نام **کتاب المودۃ فی القربےٰ** رکھا۔ چنانچہ مجکو امید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو ان حضرات علیہم السلام سے میرے ملاقی ہونے کا وسیلہ بنائیگا۔ اور ان کے ذریعہ سے مجکو نجات عطا فرمائیگا۔ اور میں نے **چودہ** مودتوں پر اس کتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اور خدا مجھ کو واسطہ محمدؐ اور ان حضرات کا جو اصحاب دول میں سے آنحضرت کے پیرو ہیں۔ قول اور فعل میں لغزش اور خلل سے محفوظ رکھے۔ اور میرے قلم کو اس کلام کے تحریر کرنیکی طرف نہ پھیرے۔ جو آنحضرت سے منقول نہیں +

المودۃ الاولیٰ فی سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی مودت ہمارے سردار اور برگزیدہ اور آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں

۱ عن مطلب ابن ابی وداعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا محمد ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم بیوتاً فجعلنی فی خیرھم فانا خیرکم بیتاً و خیرکم قبیلۃً و خیرکم نسباً۔ مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو۔ میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ پس مجکو بہترین مخلوقات (انسان) میں رکھا۔ پھر ان کو قبیلہ قبیلہ بنایا۔ پس مجکو سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کو خاندانوں میں تقسیم کیا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر خاندان میں رکھا۔ الغرض میں بلحاظ خاندان تم سب سے بہتر ہوں۔ اور بلحاظ قبیلے کے تم سب سے بہتر ہوں۔ اور نسب کی رو سے تم سب سے بہتر ہوں ۔

۲ وعن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ انا احمد وانا محمد وانا الحاشر وانا العاقب وانا المقفی ونبی الرحمۃ ونبی الملحمۃ۔ اور ابو موسےٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسولخدا نے فرمایا۔ میں احمد ہوں۔ اور میں محمد ہوں۔ اور میں حاشر (اپنی امت کے لوگوں کو اپنے پیچھے جمع کرنیوالا) ہوں۔ اور میں عاقب (یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنیوالا) ہوں اور میں مقفی یعنی سب پیغمبروں کے پیچھے دنیا میں آنیوالا اور پیغمبر رحمت ہوں۔ اور جہاد کرنیوالا نبی ہوں ۔

۳ وعن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ قال قال رسول اللہ انا محمد وانا احمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب وطٰہٰ ویٰسٓ والماحی ۔ اور ابو طفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ میں محمد ہوں۔ اور میں احمد ہوں۔ اور فاتح یعنی فتح کرنیوالا۔ اور خاتم یعنی ختم نبوت کرنیوالا اور ابو القاسم اور حاشر اور عاقب اور طٰہٰ (طاہر) اور یٰسٓ اور ماحی یعنی کفر و آثار کفر کو مٹانیوالا ہوں ۔

۴ وعن ابی سعید خدری قال قال رسول اللہ انا النبی ولا کذب

انا ابن عبد المطلب انا اعرب العرب وُلدتنی قریش ونشأتُ فی بنی سعد
اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں پیغمبر خدا ہوں۔ اور اس میں ذرا جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کا فرزند ہوں۔ میں تمام عرب سے زیادہ تر فصیح زبان ہوں۔ میں قبیلہ قریش میں پیدا ہوا۔ اور قبیلہ بنی سعد میں میں نے پرورش پائی +

۵ وعن واثلۃ بن اسقع قال قال رسول اللہؐ ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیلؑ واصطفی قریشاً من کنانۃ واصطفی من بنی قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم وروی ان اللہ تعالی اصطفی من ابراھیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ الخ اور واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالی نے اولاد اسمعیل میں سے بنی کنانہ کو منتخب کیا۔ اور بنی کنانہ میں سے قریش کو۔ اور قریش میں سے بنی ہاشم کو۔ اور بنی ہاشم میں سے مجھکو منتخب کیا۔

۶ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع
اور ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ میں قیامت کے دن اولاد آدمؑ کا سردار ہونگا۔ اور میں وہ شخص ہوں۔ جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنیوالا ہوں۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی +

۷ وعنہ قال قال رسول اللہؐ نحن الاخرون من الدنیا والاوّلون یوم القیمۃ المقضی لھم قبل الخلائق + نیز ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم دنیا میں سب (پیغمبروں) سے پیچھے آنے والے ہیں۔ اور قیامت کے دن سب سے اول ہونگے۔ کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب فیصل کیا جائیگا (یعنی سب سے پہلے ہم جنت میں جائینگے)

۸ وعن انسؓ قال قال رسول اللہؐ انا اکثر الانبیاء اتباعاً یوم القیامۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول انا محمدؐ فیقو

ولد آدم (یوم القیامۃ)... یعنی میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہونگا اور میں ... کو تصدیق ...
ولادت ...

بك اُمرتُ ان لا افتح احد اً قبلك اور انس سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے
کہ قیامت کے دن میرے پیرو سب پیغمبروں کے پیروؤں سے زیادہ تر ہونگے۔ اور میں ہی
سب سے پہلے جنت کے دروازے کو جاکر کھٹکھٹاؤنگا۔ اور دروازہ کھولنے کی درخواست
کرونگا۔ تب خازن جنت کہیگا۔ تو کون ہے۔ میں جواب دونگا۔ کہ میں محمدؐ ہوں۔ تب وہ
کہیگا۔ کہ مجھکو تیرے ہی سبب سے حکم دیا گیا ہے۔ کہ تجھ سے پہلے کسی کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولوں

۹ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہؐ انا سید ولد آدم ولا فخر۔ اور
عایشہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں۔ اور میں
فخر نہیں کرتا +

۱۰ وعن عرفجۃ قال قال رسول اللہؐ انا سیف الاسلام او سابق الاسلام
اور عرفجہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں اسلام کی تلوار ہوں یا بروایتے
دیگر میں سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہوں +

۱۱ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہؐ بُعثتُ بجوامع الکلم ونصرتُ
بالرعب اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں جوامع الکلم
یعنی قرآن شریف کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور رعب سے مجھکو مدد دی گئی ہے +

۱۲ وعن انس قال قال رسول اللہؐ انا سابق ولد آدم۔ اور انس سے روایت ہے
کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں بنی آدمؑ میں سب سے سابق (پہلا) ہوں +

۱۳ وعن ابی سعیدؓ الخدری قال قال رسول اللہؐ انا معاشر الانبیاء یُضاعفُ
لنا البلاء کما یضاعفُ لنا الاجر کان نبیٌ من الانبیاء یبتلی بالقتل حتی یقتل وانّھم
کانوا لیفرحون بالبلاء کما تفرحون بالرخاء + اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ
جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم پیغمبروں کے گروہ کے لئے بلائیں مضاعف (دوچند) ہوتی ہیں
جیسا کہ اجر و ثواب ہمارے لئے مضاعف ہوتا ہے۔ اور بعض پیغمبر قتل کی بلا میں مبتلا ہوتے تھے

یہاں تک کہ قتل کئے جاتے تھے۔ اور وہ (پیغمبر) بلاؤں سے ایسے خوش ہوتے تھے۔ جیسے تم لوگ خوشحالی اور فراغبالی سے خوش ہوتے ہو +

۱۴ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہؐ انا معاشر الانبیاء لانشھد علی جور ولو کنت مفضلاً احداً علی احد لاثرت البنات بضعفھن وقلۃ حیلتھن +

اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ ہم پیغمبروں کا گروہ ظلم وستم پر گواہی نہیں دیتا۔ اور اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے والا ہوتا۔ تو میں لڑکیوں کو ان کے ضعف اور کمی حیلہ وتدبیر کے باعث ترجیح دیتا +

۱۵ وعن عایشۃ قالت قال رسول اللہؐ انی لاعلمکم باللہ واشدکم خشیۃ +

اور عایشہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں تم سب سے بڑھکر خدا کا پہچاننے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے خوف کرنیوالا ہوں +

۱۶ وعن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہؐ متی وجبت لک النبوۃ قال وجبت لی وآدم بین الروح والجسد + اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ اصحاب نے عرض کی۔ یا رسول اللہ نبوت آپکے لئے کب لازم کی گئی تھی۔ فرمایا۔ اسوقت لازم کی گئی تھی۔ جبکہ آدمؑ روح اور بدن کے درمیان تھے۔ (یعنی ابھی روح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)۔

۱۷ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہؐ ان اللہ بعثنی بتمام محاسن الاخلاق وکمال محاسن الافعال + اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو تمام پسندیدہ اخلاق اور سب نیک افعال سے کامل کرکے مبعوث کیا ہے +

۱۸ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہؐ انی رایت الانبیاء فانا شبیہ ابراھیمؑ

اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں نے سب پیغمبروں کو دیکھا پس میں ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ ہوں +

۱۹ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ اتخذ اللہ ابراھیمؑ خلیلاً وموسیٰ نجیاً

واتخذنی حبیباً ثم قال وعزتی وجلالی لاُوثرنّ حبیبی علی خلیلی ونجیی + اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا۔ اور حضرت موسےٰ کو اپنا نجی یعنی رازدار۔ اور مجکو اپنا حبیب بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ کہ مجھ کو اپنی عزت وجلالت کی قسم ہے۔ کہ میں اپنے حبیبؐ کو اپنے خلیل اور نجی پر ضرور ترجیح دونگا +

۲۰ وعن امیرالمومنین علی ابن ابیطالبؑ عن رسول اللہؐ انہ قال خرجتُ مِنْ نکاح ولم اخرج من سفاح الجاھلیۃ من لدن اٰدم الیٰ ان ولدنی ابی واُمی ولم یصبنی مِنْ سفاح الجاھلیۃ شئ + اور امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ اور زمانہ جاہلیت کی زنا سے پیدا نہیں ہوا۔ آدمؑ سے لیکر اس وقت تک کہ میں اپنے باپ اور ماں کے ہاں پیدا ہوا۔ اور جاہلیت کی زناکاری ذرا بھر بھی مجھ کو نہیں پہنچی +

۲۱ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ فضلت علی الانبیاء بستۃٍ اُعطیتُ بجوامع الکلم ونُصِرتُ بالرعب واحلتُ لی الانعام وجعلت لی الارض مسجداً وطھوراً واُرسلتُ الی الخلق کافۃ وختم بی النبوۃ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ مجکو چھ چیزوں سے تمام پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ [1] مجکو جوامع الکلم یعنی قرآن عطا ہوا۔ [2] اور رعب سے مدد دی گئی۔ [3] اور چوپائے میرے لئے حلال کئے گئے۔ [4] اور زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کرنیوالی مقرر کی گئی۔ [5] اور مجھ کو تمام مخلوق کا پیغمبر بناکر بھیجا گیا۔ [6] اور مجھ پر نبوت ختم ہوئی +

۲۲ وعن انس قال قال رسول اللہ فُضلتُ علی الناس باربعٍ بالسخاء والشجاعۃ وکثرۃ الجماع وشدۃ البطش + اور انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے

کہ مجھ کو چار باتوں میں سب آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے ۱ سخاوت میں ۲ شجاعت میں ۳ کثرت جماع میں ۴ سختی سے حملہ کرنے میں +

۲۴ وعن ابن عباسؓ قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ وقد سمعہم یتذاکرون قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراھیمؑ خلیلاً وقال اٰخر موسیٰ کلم اللہ تکلیما وقال اٰخر فعیسیٰ کلمۃ اللہ وروحہ وقال اٰخر اٰدمؑ اصطفٰہ اللہ فخرج (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وسلّم وقال سمعت کلامکم وعجبکم اَنّ ابراھیمؑ خلیل اللہ وھو کذالک وموسیٰ نجی اللہ وھو کذالک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا صاحب لواء الحمد یوم القیٰمۃ تحتہ اٰدمؑ ومن دونہ ولا فخر وانا اول شافعٍ واوّل مُشفّعٍ یوم القیامۃ ولا فخر واول من یحرک باب الجنۃ فیفتح اللہ لی فادخلھا ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاٰخرین علی اللہ ولا فخر + ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ اصحاب رسولِ خداؐ کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ اور آنحضرتؐ نے ان کو باتیں کرتے سنا۔ ایک نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ اور دوسرے نے کہا۔ کہ حضرت موسےٰؑ سے خدا ہمکلام ہوا۔ ایک اور بولا۔ کہ عیسےٰ کلمہ خدا اور اس کی روح ہے۔ ایک اور نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو منتخب کیا۔ اصحاب کی یہ باتیں سنکر حضرتؐ باہر تشریف لائے۔ اور انکو سلام کیا۔ اور فرمایا۔ اے صحابہ میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا متعجب ہونا سنا۔ کہ ابراہیمؑ خلیل خدا ہیں۔ اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں۔ اور موسےٰ علیہ السلام سے خدا نے کلام کیا یعنی وہ خدا کے رازدار ہیں۔ اور بیشک اسی طرح ہے۔ اور عیسےٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ اور ایسا ہی ہے۔ اور آدمؑ کو خدا نے منتخب کیا۔ اور ایسا ہی ہے۔ اے صحابہؓ آگاہ ہو۔ میں حبیب خدا ہوں۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں قیامت کے دن علم حمد کا مالک ہونگا۔ جس کے نیچے آدم علیہ السلام اور دیگر پیغمبر ہونگے۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہونگا جو قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کریگا۔ اور جسکی شفاعت سب سے پہلے قبول

ہوگی۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہلائیگا اور اللہ میرے لئے اس کو کھولدیگا۔ تب میں اس میں داخل ہونگا۔ اور میرے ساتھ محتاج مومنین ہونگے۔ اور میں فخر نہیں کرتا +

۲۴ وعن سلطان الاولیاء علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلعم انا اھل البیت فقد اذھب اللہ عنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن + اور سلطان اولیاء علی ع سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ ہم اہلبیت ہیں۔ اللہ تعالٰے نے تمام ظاہری اور باطنی فواحش اور قبائح کو ہم سے دور کر دیا ہے +

۲۵ وعن عایشہ قالت قال رسول اللہ بُنِیَتْ اجسامُنا علیٰ ارواح اھل الجنۃ واُمِرَتِ الارضُ ما کان منا ان تبتلعہ + اور عایشہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے۔ کہ ہمارے جسم بہشتیوں کی روحوں پر بنائے گئے ہیں۔ اور زمین کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ جو (بول و براز) ہم سے خارج ہو۔ اس کو وہ نگل جایا کرے +

۲۶ وعن انس قال لم یکن رسول اللہ صلعم فحاشا ولا لعانا ولا سبابا + اور انس سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخدا صلعم بد کلامی نہ کرتے تھے۔ اور نہ (بے وجہ) لعنت کرتے تھے۔ نہ گالی دیتے تھے +

۲۷ عن ابی ھریرۃ قال قیل لرسول اللہ صلعم اُدْعُ علی المشرکین فقال ما بُعِثْتُ لعانا وانما بُعِثْتُ رحمۃً ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ کسی نے آنحضرت صلعم کی خدمتمیں عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ صلعم مشرکوں کے لئے بددعا کیجئے۔ فرمایا۔ میں لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ فقط رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں +

۲۸ وعن انس قال کانت اَمۃٌ من اماءِ اھل المدینۃِ تاخذُ بیدِ رسول اللہ صلعم فتنطلق بہٖ حیث شاءتْ وسلمت + اور انس سے روایت ہے۔ کہ اہل مدینہ کی کوئی کنیز آتی تھی اور آنحضرت صلعم کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی۔ لیجاتی تھی + (یعنی آنحضرت نہایت خلیق و کریم

۲۹ وعن عایشۃ قالت ماکان رسول اللہؐ یصنع فی بیتہ کان یکون فی مھنۃ اھلہ اور عایشہ سے مروی ہے۔ کہ رسولخداؐ جو چیز اپنے گھر میں بناتے تھے۔ وہ آپ کے گھروالوں کے استعمال میں آتی تھی

۳۰ وعنھا قالت ماخیر رسول اللہؐ بین امرین قط الا اخذ ایسرھما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہؐ لنفسہ فی شئی قط الا ان ینتھک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بھا وقالت ما ضرب رسول اللہؐ شیئا قط بیدہ ولا امرأۃ ولا خادما الا ان یجاھد فی سبیل اللہ۔ عایشہ سے روایت ہے۔ کہ جب کبھی آنحضرتؐ کو دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو پسند کرنیکا اختیار دیا جاتا تھا۔ تو آپ دونوں میں سے زیادہ تر آسان اور سہل کام کو اختیار فرماتے تھے۔ جبکہ اس کام کا کرنا گناہ نہ ہو۔ اور اگر گناہ ہوتا۔ تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس کام سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے۔ اور حضرتؐ نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی معاملے میں کسی شخص سے بدلا نہیں لیا۔ مگر ہاں جب کوئی حرمت خدا کی ہتک کرتا۔ تو خدا کے واسطے اس ہتک حرمت کے عوض میں اس سے بدلا لیتے تھے نیز عایشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے نہ تو کبھی کسی عورت کو مارا۔ اور نہ کسی خدمتگار کو۔ سوا اس وقت کے جبکہ راہ خدا میں جہاد کرتے تھے۔

۳۱ وعن انس قال کان رسول اللہؐ اذا صافح الرجل لا ینزع یدہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی من جلس لہ۔ اور انس سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے۔ تو اپنا ہاتھ اس ہاتھ سے جدا نہ کرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا رخ نہ پھیر لیتا تھا۔ اور کبھی کسی ہم نشین کے آگے گھٹنے بڑھا کر نہیں بیٹھے۔

۳۲ وعن عایشۃ قالت ان رسول اللہؐ ماکان یدخر شیئا لغد۔ بی بی عایشہ فرماتی ہیں۔ کہ جناب رسالتمآبؐ اگلے روز (کل) کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔

۳۳ وعن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احداً اكثر تبسماً من رسول اللهؐ اور عبد اللہ بن حارث بن جزء نے روایت کی ہے۔ کہ میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ کسی کو مسکرانے والا نہیں دیکھا۔

۳۴ وعن عبد الله بن سلام قال كان رسول اللهؐ اذا جلس يحدث بكثير ان يرفع طرفه الى السماء۔ اور عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خداؐ جب بیٹھتے تھے۔ تو بات کرنے میں اپنی آنکھ اکثر آسمان کی طرف اُٹھائے رکھتے تھے۔

۳۵ وعن عكرمة عن ابن عباسؓ قال بعث رسول اللهؐ لاربعين سنة مكث بمكة ثلث عشرة سنة بعد ما يوحى اليه ثم امر بالهجرة فهاجر الى المدينة فمكث بها و بعد عشر سنين مات وهو ابن ثلث وستين سنة صلى الله عليه وآله وسلم اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسولِ خداؐ چالیس سال کی عمر میں پیغمبری کے مبعوث ہوئے۔ اور وحی نازل ہونیکے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ پھر خدا کی طرف سے ہجرت کرنیکا حکم ہوا۔ اور حضرتؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور دس برس وہاں رہے اور تریسٹھ برس کے سن میں اس عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

قال المصنف۔ اعلم يا اخى ان فضائل رسول اللهؐ اكثر من ان يحصى او يعد وما ذكر كان اقل من القليل والله موفق بمودته عليه الصلوٰة والتحية والسلام وعلى آله الكرام۔ مصنفؒ فرماتے ہیں۔ اے بھائی معلوم رہے۔ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اس قدر ہیں۔ کہ شمار وحساب میں نہیں آسکتے۔ اور یہ جو کچھ ذکر ہوئے کم سے کمتر ہیں۔ اور اللہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والسلام وعلیٰ آلہ الکرام کی دوستی کی توفیق عطا فرمائے۔

المودة الثانية فى فضائل اهل البيت جملة عليهم السلام

دوسری مودت تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل میں

۱ عن سعد بن ابى وقاص قال لما نزلت هذه الاية ندع ابناءنا وابناءكم

دعی رسول اللہ علیاً و فاطمۃ وحسناً وحسیناً فقال اللّٰھم ھٰؤلاء اھل بیتی۔ سعد ابن ابو وقاص سے مروی ہے۔ کہ جب آیہ ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم یعنی آیہ مباہلہ نازل ہوئی۔ تو آنحضرتؐ نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا۔ اور فرمایا۔ اے خدا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

۲ وعن سعد بن معاذ قال قال رسول اللہ لی یوماً وقد انصرف من الخندق یا سعد ان اللہ اطلع الی الارض فاختارنی منہا علیاً وفاطمۃ والحسنؑ والحسینؑ وانا نذیر ھٰذہ الامۃ وعلیٌّ ھادیھا۔ اور سعد بن معاذ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق سے مراجعت فرما کر ایک دن مجھ سے فرمایا۔ اے سعد اللہ تعالےٰ نے زمین کی طرف نگاہ کی پس اس میں سے مجھکو اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور میں اس امت کا نذیر یعنی عذاب خدا سے ڈرانے والا ہوں۔ اور علیؑ اس امت کا ہادی یعنی راہ خدا دکھانیوالا ہے۔

۳ وعن جابرؓ قال کان رسول اللہ یقول توسلوا بمحبتنا الی اللہ تعالےٰ واستشفعوا بنا فان بنا تکرمون وبنا تحیون وبنا ترزقون فاذا غاب منا غائب فمحبونا امناءنا غداً کلھم فی الجنۃ۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ فرمایا کرتے تھے۔ اے لوگو۔ ہماری محبت کو اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ۔ اور ہماری شفاعت طلب کرو۔ کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جاتا ہے۔ اور ہمارے ہی سبب سے تم کو زندگی عطا ہوتی ہے۔ اور ہمارے ہی سبب سے تم کو رزق دیا جاتا ہے۔ پس جب ہم میں سے کوئی غائب ہونیوالا غائب ہو۔ تو ہمارے محب ہمارے امین ہیں۔ وہ سب کے سب کل قیامت کے دن جنت میں ہونگے۔

۴ وعن ابی رباح مولیٰ ام سلمۃؓ قال قال رسول اللہ لو علم اللہ تعالےٰ فی الارض عباداً اکرم من علیؑ وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ لامرنی ان

اباھل بہم ولکن امرنی بالمباھلۃ مع ھؤلاء وھم افضل الخلق فغلبت بھم النصاریٰ
اور ابو ریاح غلام ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ روئے زمین پر ایسے بندوں کو جانتا۔ جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام سے افضل اور بہتر ہوں۔ تو ضرور مجکو حکم دیتا۔ کہ میں انکو اپنے ہمراہ لیکر (نصاریٰ سے) مباہلہ کروں مگر اللہ تعالیٰ نے مجکو حکم دیا۔ کہ انہی چاروں کو کہ یہی چاروں تمام مخلوق سے افضل ہیں اپنے ساتھ لیکر مباہلہ کروں۔ پس میں ان کے سبب نصاریٰ پر غالب ہوا۔

۵ وعن محمد بن حنفیہ عن ابیہ علیہ السلام قال اتی لنا ثم یومًا اذ دخل رسول اللہ فنظر الیّ وحرکنی برجلہ وقال لی قم یفدی یاک ابی وامی فان جبرئیل اتانی فقال لی بشر ھذا اباک اللہ تعالیٰ جعل الائمۃ من ولدہ وان اللہ تعالیٰ لغفرلہ ولذریتہم ولشیعتہم ولمحبتیہ وان من طعن علیہ ویحبس حقہ فھو فی النار۔ اور محمد بن حنفیہ نے اپنے والد ماجد علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ میں ایک دن سو رہا تھا۔ کہ اسی اثنا میں رسول خداؐ وہاں تشریف لائے۔ پس میری طرف نگاہ کی۔ اور پاے مبارک سے مجکو ہلایا۔ اور مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ اٹھو۔ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ جبرئیل میرے پاس آئے۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ اے محمدؐ تم اس (علیؑ) کو یہ خوشخبری دو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے امام اس کی اولاد میں مقرر کئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت (اولاد) اور اس کے شیعوں اور محبّوں کو بے شک بخشدیا ہے۔ اور جو کوئی اس پر طعن کرے۔ اور اس کے حق کو ضبط کرے۔ وہ جہنم میں جائیگا۔

۶ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ انا اول الناس شافعًا ثم علی ثم ذریتی ثم محبونا یدخلون الجنۃ بغیر حساب لا یسئلون عن شیٔ ثم بعد المغفرۃ والجنۃ
اور ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی امت کی شفاعت کرونگا۔ پھر علیؑ پھر میری اولاد علیہم السلام۔ پھر ہمارے محب

وہ بے حساب جنت میں داخل ہونگے۔ اور ہماری معرفت اور محبت کے بعد ان سے ان کے گناہوں کی پرسش نہ ہوگی +

۷ وعن خالد بن معدان قال قال رسول اللہ من احب ان یمسی فی رحمۃ اللہ وان یصبح فی رحمۃ اللہ علیہ فلا یدخلن قلبہ شک بان ذریتی افضل الذریات ووصیی افضل الاوصیاء اور خالد بن معدان سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے۔ کہ رحمت خدا میں شام کرے۔ اور رحمت خدا میں صبح کرے۔ (یعنی صبح و شام رحمت خدا اس کے شامل حال رہے) پس اس امر کی بابت اس کے دل میں کسی طرح کا شک ہرگز داخل نہ ہو کہ میری ذریت طاہرہ سب ذریتوں سے افضل ہے۔ اور میرا وصیؑ تمام اوصیا سے بہتر اور برتر ہے +

۸ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ توضع یوم القیٰمۃ منابر حول العرش لشیعتی وشیعۃ اھلبیتی المخلصین فی ولایتنا ویقول اللہ تعالیٰ ھلموا یا عبادی انشر علیکم کرامتی فقد اوذیتم فی الدنیا + اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن میرے اور میرے اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں کے لئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہونگے۔ عرش کے گرد منبر رکھے جائینگے۔ اور اللہ تعالےٰ ان سے فرمائیگا۔ اے میرے بندو۔ آؤ۔ میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں۔ (یعنی اپنی کرامت و رحمت سے تم کو نہال و خوشحال کروں) کہ دنیا میں تم نے ایذا اسی ہے +

۹ وعنہ علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ یا علیؑ خُلِقتُ من شجرۃ وخُلِقتَ منھا وانا اصلھا وانت فرعھا والحسنؑ والحسینؑ اغصانھا ومحبونا ورقھا فمن تعلق بشیءٍ منھا ادخلہ اللہ الجنۃ + نیز اسی جنابؑ سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا اے علیؑ میں ایک درخت سے پیدا کیا گیا ہوں۔ اور تم بھی اسی درخت سے پیدا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی اصل ہوں۔ اور تم اس کی فرع ہو۔ اور حسنؑ اور حسینؑ اسکی شاخیں ہیں۔ اور

ہمارے محب اس کے پتے ہیں۔ پس جو کوئی اس درخت کے کسی حصہ میں لٹک جائیگا اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل کریگا۔

۱۰ وعنہ علیہ السلام ایضاً قال قال رسول اللہؐ من احب ان یتمسک بالعروۃ الوثقی فلیتمسک بحب علی ابن ابیطالب واھلبیتی۔ نیز جناب امیرالمومنینؑ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستہ کو پکڑنا چاہتا ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ علی ابن ابیطالبؑ اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت کو مضبوط کرکے پکڑے۔

۱۱ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہؐ انا میزان العلم وعلی کفتاہ والحسن والحسین خیوطہ والفاطمۃ علاقتہ والائمۃ من بعدی عمودہ یوزن اعمال المحبین لنا والمبغضین علینا اور ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں علم کی ترازو ہوں۔ اور علیؑ اس کے دو پلڑے اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی ڈوریں (ڈوریاں) ہیں۔ اور فاطمہ اس کا علاقہ یعنی چوٹی ہے۔ اور ائمہ طاہرین جو میرے بعد ہونگے۔ اس ترازو کا ستون ہیں۔ اس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جائینگے۔

۱۲ وعن انس قال قال رسول اللہؐ انا معشر بنی عبد المطلب سادۃ اھل الجنۃ انا وعلی وحمزۃ وجعفر والحسن والحسین والمھدی علیھم السلام۔ اور انس سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم اولاد عبد المطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں یعنی میں اور علیؑ اور حمزہؑ اور جعفرؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مہدی علیہم السلام۔

۱۳ وعن ابی رافع قال قال رسول اللہؐ ان آل محمد لا یحل لھم صدقۃ وان موالی القوم المومنین منھم۔ اور ابو رافع سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ اور قوم مومنین کے حاکم اور سرداران ہی میں سے ہونگے۔

۱۴ وعن حذیفۃ و ابن عمر قالا قال رسول اللہؐ اول نساء العالمین الیا الخدیجۃ

بنت خویلد واول من اشفع یوم القیامۃ اہلبیتی ثم الاقرب فالاقرب
ثم الانصار ثم من آمن بی واتبعنی ثم اہل الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم
ومن اشفع لہ اولاً فھو افضل + اور حذیفہ یمانی اور ابن عمر دونو سے روایت ہے۔
کہ رسول خدا نے فرمایا ہے ۔ کہ تمام عالم کی عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہ بنت خویلد مجھ پر
ایمان لائی ۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے جنکی میں شفاعت کرونگا ۔ وہ میرے
اہلبیت ہیں ۔ پھر درجہ بدرجہ اپنے قریبیوں کی ۔ پھر انصار کی ۔ پھر ان لوگوں کی جو مجھ پر
ایمان لائے ۔ اور میری متابعت کی ۔ پھر اہل یمن کی ۔ پھر باقی اہل عرب کی ۔ پھر اہل
عجم کی ۔ اور جس کی میں پہلے شفاعت کرونگا ۔ وہ سب سے افضل ہے + (یعنی میرے اہلبیت)

۱۵ ومن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ انی تارک فیکم الثقلین
کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہلبیتی لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض ۔ ابوسعید خدری سے مروی ہے ۔ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے ۔ کہ اے
لوگو میں تمہارے درمیان دو گرانبہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں ۔ ایک کتاب خدا (قرآن)
جو کہ آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے ۔ دوسری میری اہلبیت و عترت
اطہار علیہم السلام ۔ یہ دونو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہونگے ۔ یہانتک کہ حوض کوثر پر
میرے پاس دونو وارد ہوں +

۱۶ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ حب آل محمد یوما خیر من عبادۃ
سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ + اور ابن مسعود سے روایت ہے ۔ کہ آنحضرت نے
ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ ایک دن آل محمد کی محبت رکھنا ایک برس کی عبادت سے بہتر ہے ۔ اور
جو کوئی اس محبت پر مریگا ۔ وہ جنت میں داخل ہوگا +

۱۷ وعن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح
من تعلق بھا نجی ومن تخلف عنھا دخل فی النار + اور علی علیہ السلام سے مروی

ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میری اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس میں چڑھ گیا۔ وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اس سے روگردانی کی۔ وہ جہنم میں داخل ہوا۔ (اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہلبیتؑ سے متعلق ہوگا۔ نجات پا جائیگا اور جو کوئی روگردانی اور مخالفت کریگا۔ وہ دوزخ میں جائیگا)

۱۸ وعنہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ اربع انا شفیع لھم یوم القیمۃ المکرم لذریتی والقاضی لھم حوائجھم والساعی لھم فی امورھم عند ما اضطروا الیہ والمحب لھم بقلبہ ولسانہ۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں قیامت کے دن چار قسم کے شخصوں کی شفاعت کرونگا۔

(۱) جو میری اولاد کی تعظیم وتکریم کرے۔ (۲) جو انکی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرے (۳) جو ان کے امور میں سعی وکوشش کرے۔ جبکہ وہ اس کی طرف مضطر ہوں۔ (۴) جو دل اور زبان سے انکو دوست رکھے ٭

۱۹ وعنہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ لیس فی القیامۃ راکب غیرا ربعۃ فقال فقام رجل الیہ من الانصار فقال فداک ابی وامی یا رسول اللہ انت ومن قال انا علی ناقۃ البراق واخی صالح علی ناقۃ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقۃ العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد فیقف بین یدی عرش رب العالمین فیقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قال فیقول آدمیون ما ھذا الا ملک مقرب او نبی مرسل او حامل عرش رب العالمین قال فینادی منادٍ من بطنان العرش یا معشر الآدمیین ما ھذا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا حامل عرش رب العالمین ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب۔ نیز انہیں حضرتؑ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن چار شخصوں کے سوا اور کوئی سوار نہ ہوگا + اُسوقت انصار میں سے ایک شخص نے اٹھکر عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں۔ ایک تو آپ

ہونگے۔ فرمائیے اور کون کون ہونگے۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ میں ناقہ براق پر سوار ہونگا۔ اور میرے
بھائی صالح پیغمبر اس ناقہ پر سوار ہونگے۔ جس کو ان کی قوم نے پے کر دیا تھا۔ اور میرے چچا
حمزہؓ ناقہ عضبا پر سوار ہونگے۔ اور میرے بھائی علیؑ ایک بہشتی ناقے پر سوار ہونگے۔ اور اس کے
ہاتھ میں علم حمد ہوگا۔ اور عرش پروردگار عالمین کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اور لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ زبان سے کہیگا۔ اس وقت تمام آدمی کہینگے یا تو کوئی فرشتہ مقرب ہے۔ یا کوئی پیغمبر
مرسل ہے۔ یا عرش پروردگار عالمین کا اٹھانیوالا فرشتہ ہے۔ تب وسط عرش سے ایک منادی
ندا کریگا۔ اے آدمیو۔ یہ نہ تو مقرب فرشتہ ہے۔ اور نہ پیغمبر مرسل۔ اور نہ عرش پروردگار عالمین کا
اٹھانیوالا فرشتہ۔ بلکہ یہ صدیق اکبر علیؑ ابن ابیطالب ہے +

۲۰ وعن عکرمۃ عن ابن عباسؓ قال خط رسول اللہؐ فی الارض خطوطاً اربعۃ ثم قال
اتدرون ما ھذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال افضل نساء اھل الجنۃ خدیجۃ بنت خویلد
وفاطمۃ بنت محمدؐ ومریم بنت عمران وآسیۃ بنت مزاحم امراۃ فرعون + اور عکرمہ نے ابن
عباس سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے زمین پر چار خط (لکیریں) کھینچے۔ پھر صحابہ سے فرمایا۔ تم
جانتے ہو۔ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی۔ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ بہشتی
عورتوں میں سب سے افضل خدیجہؑ بنت خویلد اور فاطمہؑ بنت محمدؐ اور مریمؑ بنت عمران اور آسیہؑ
بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں +

۲۱ وعن احمد بن حنبل قال رایت رسول اللہؐ فی النوم فقال لی یا احمد ھلکت فی قول
الشافعی محمد بن ادریس عن حدیثی من حفظ من امتی اربعین حدیثاً من السنۃ کنتؐ لہ
شفیعاً یوم القیامۃ ما عرفت ان فضائل اھلبیتی من السنۃ + اور امام احمد بن حنبل سے روایت
ہے۔ کہ میں نے جناب رسولخداؐ کو خواب میں دیکھا۔ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے احمد تو محمد بن ادریس
شافعی کے اس قول میں ہلاک ہو گیا۔ کہ اس نے میری اس حدیث کو بیان کیا تھا۔ کہ جو کوئی میری
امت میں سے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کریگا۔ قیامت کے دن میں اس شخص کی شفاعت

کرو لگا۔ تو یہ نہ سمجھا کہ میری اہلبیتؑ کے فضائل میری سنت میں داخل ہیں +

۲۲ عن عایشہ بنت عبداللہ بن عاصمی التیمی بمدینۃ رسول اللہ وکانت مجاورۃ بھا قالت حدثنی ابی عن وائل عن نافع عن ام سلمہؓ انھا قالت سمعت رسول اللہ یقول مامن قوم اجتمعوا یذکرون فضائل محمد وال محمد الاھبطت الملٰئکۃ من السماء حتی الحقوا بھم بحدیثھم فاذا تفرقوا عرجت الملٰئکۃ الی السماء فیقول لھم الملٰئکۃ الاخر انا نشم رائحۃ منکم ما شممنا رائحۃ اطیب منھا فیقولون انا کنا عند قوم یذکرون فضل محمد وال محمد فعطرنا من ریحھم فیقولون اھبطوا بنا الیھم فیقولون انھم قد تفرقوا فیقولون اھبطوا بنا الی المکان الذی کانوا فیہ۔ عایشہ دختر عبداللہ بن عاصمی تیمی جو مدینہ رسولخدا میں مجاور تھی۔ بیان کرتی ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا۔ اور اس نے وائل سے اور وائل نے نافع سے اور نافع نے ام سلمہؓ زوجہ رسولخدا سے روایت کی ہے۔ کہ ام سلمہ کہتی ہیں۔ کہ میں نے رسولخدا سے یہ سنا ہے۔ کہ جب لوگ فضائل محمدؐ وآل محمدؐ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ تو فرشتے آسمان سے اُترتے ہیں۔ اور اس ذکر میں ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ جب وہ لوگ فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں۔ تو وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ تب اور فرشتے ان فرشتوں سے کہتے ہیں۔ ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں۔ کہ اس سے پاکیزہ تر خوشبو ہم نے کبھی نہیں سونگھی۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس موجود تھے۔ جو فضائل محمدؐ وآل محمدؐ کا ذکر کرتے تھے۔ پس انکی بوئے خوش سے ہم معطر ہو گئے۔ یہ بات سن کر وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں۔ کہ ہم کو بھی وہاں لیچلو۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں۔ کہ ہم کو اس مکان ہی میں لیچلو۔ جہاں وہ موجود تھے (اور ذکر فضائل محمدؐ وآل محمدؐ کرتے تھے)

۲۳ وعن الامام جعفر بن محمد الصادق عن آبائہ علیھم السلام عن رسول اللہؐ انہ قال من احبنا اھل البیت فلیحمد اللہ علی اولی النعم قیل وما اولی النعم قال طیب الولادۃ ولا یحبنا الا من طابت ولادتہ۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام

روایت کی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی ہم اہلبیتؑ
کو دوست رکھے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ اولے النعم یعنی بہترین نعمت پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرے صحابہؓ
میں سے کسی نے عرض کی۔ کہ اولے النعم کیا چیز ہے۔ فرمایا پیدایش کا پاکیزہ ہونا یعنی حلال زادہ
ہونا اور ہم اہلبیتؑ کو وہی شخص دوست رکھتا ہے۔ جو طیب الولادہ یعنی حلال زادہ ہوگا

۲۴ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہؐ الزموا مودتنا اھل البیت فان من لقی اللہ
وھو یودنا دخل الجنۃ معنا والذی نفس محمدؐ بیدہ لا ینفع عبداً عملہ الا بمعرفۃ
حقنا + اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا اے میری امت کے لوگو۔ اور اے
صحابہ ہم اہلبیتؑ کی دوستی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جو کوئی اللہ سے ملاقات کرے درآنحالیکہ وہ ہم کو
دوست رکھتا ہو۔ وہ ہمارے ہمراہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں
جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ کہ کسی بندے کو اس کا عمل کچھ نفع نہ دیگا۔ مگر ہمارے
حق کی معرفت کے ساتھ + (یعنی ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی شخص کو اپنے عمل سے کچھ نفع نہ ہوگا)

۲۵ وعن جبیر ابن مطعم قال قال رسول اللہؐ الست بولیکم قالوا بلی یا رسول اللہ
قال علیہ السلام انی اوشک ان ادعی فاجیب فانی تارک فیکم الثقلین کتاب ربنا
وعترتی اھلبیتی فانظروا کیف تحفظونی فیھما + اور جبیر ابن مطعم سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ
نے صحابہ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے صحابہ کیا میں تمہارا حاکم اور مختار نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض
کی۔ یا رسول اللہؐ۔ ہاں۔ آپ ہمارے حاکم اور مختار ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ میں عنقریب (دربار خدا
میں) طلب کیا جاؤنگا۔ اور میں اس (طلبی) کو قبول کرونگا۔ (یعنی میری رحلت قریب ہے)
پس میں تمہارے درمیان دو نفیس اور گرانبہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک ہمارے پروردگار
کی کتاب یعنی قرآن ہے۔ دوسری میری عترت واہلبیتؑ۔ پس تم دیکھو۔ کہ ان کے بارے میں
تم میری کیونکر رعایت کرتے ہو +

المودة الثالثة فی فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام والصلوٰۃ اجمالاً

تیسری مودت مجمل فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام والصلوٰۃ کے بیان میں

۱ عن عطاء قال سئلت عایشۃ عن علیٍ قالت ذلك خیر البشر لا یشك الا کافر

عطاء بیان کرتا ہے۔ کہ میں نے عایشہ بی بی سے علی علیہ السلام کی بابت سوال کیا۔ جواب دیا۔ کہ وہ (علیؑ) خیر البشر یعنی تمام آدمیوں سے بہتر ہیں۔ کافر کے سوا اور کوئی اس امر میں شک نہ کریگا

۲ وعن علیٍ قال قال رسول اللہ لی۔ انت خیر البشر ما شك فیما الا کافر

اور جناب امیر المومنینؑ سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم خیر البشر ہو اس امر میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہ کریگا +

۳ وعن حذیفۃؓ قال قال رسول اللہ علیؑ خیر البشر من ابی فقد کفر

اور حذیفہؓ یمانی سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ علیؑ خیر البشر ہے۔ جس نے اس امر کا انکار کیا۔ وہ کافر ہو گیا +

۴ وعن امیر المومنین علیؑ قال قال رسول اللہ بغض علیٍ کفرٌ وبغض بنی ھاشم نفاقٌ

اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ سے بغض رکھنا کفر ہے۔ اور بنی ہاشم سے بغض رکھنا نفاق ہے +

۵ وعنہ عن النبیؐ لا یحب علیاً الا مومنٌ ولا یبغضہ الا کافرٌ

نیز جناب امیرؑ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ کو دوست نہیں رکھتا۔ مگر مومن۔ اور اس سے بغض نہیں رکھتا۔ مگر کافر + (یعنی علی کا دوست مومن ہے۔ اور اس کا دشمن کافر)

۶ وعنہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ان اللہ اشرف علی الدنیا فاختارنی علی رجال العالمین ثم اطلع الثانیۃ فاختارك علی رجال العالمین ثم اطلع الثالثۃ فاختار الائمۃ من ولدك علی رجال العالمین ثم اطلع الرابعۃ فاختار فاطمۃ علی نساء العالمین +

نیز جناب امیرؑ سے مروی ہے۔ کہ رسولخداؐ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ

نے دنیا کو دیکھا۔ اور مجکو تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر دوسری بار دنیا کو دیکھا۔ اور اے علیؑ تم کو تمام عالم کے مردوں پر ترجیح دی۔ بعد ازاں تیسری دفعہ دنیا کو دیکھا اور اماموں کو جو تمہاری اولاد میں سے ہونگے۔ تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر چوتھی بار دنیا پر نگاہ کی۔ اور فاطمہؑ کو تمام عالم کی عورتوں میں سے منتخب کیا

ٮ۷ وعنہ علیہ السلام ایضاً قال قال رسول اللہؐ من سبّ علیاً فقد سبّنی وَمَنْ سبّنی فَقَدْ سبّ اللہ۔ اور انہی حضرتؑ سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی۔ اُس نے خدا کو گالی دی ؎

ٮ۸ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہؐ علیٌّ خیر البشر مَنْ شکّ فیہ فقد کفر اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ سب آدمیوں سے بہتر ہے جو کوئی اسمیں شک کرے۔ وہ کافر ہے ؎

ٮ۹ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہؐ علیٌّ باب حطّۃ من دخل فیہ کان مومناً ومن خرج عنہ کان کافراً ؎ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ بنی اسرائیل کے دروازہ حطہ کی مانند ہے۔ کہ جو کوئی اس دروازے میں داخل ہوا وہ مومن تھا۔ اور جو اس سے باہر رہا۔ وہ کافر تھا ؎ اسی طرح جو کوئی اس امت میں علیؑ کی متابعت میں داخل ہوگا۔ وہ مومن ہے۔ اور جو علیؑ کی متابعت سے باہر ہوگا۔ وہ کافر ہے

ٮ۱۰ وعن الامام الباقر محمد بن علیؑ عن ابائہ علیہم السلام انہ سُئل رسول اللہ عن خیر الناس فقال خیرھا واتقاھا وافضلھا واقربھا من الجنۃ اقربھا منّی ولا فیکم اتقی ولا اقرب الیّ من علی ابن ابیطالب علیہ السلام ؎ امام محمد علیہ السلام اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر الناس یعنی بہترین مردم کی بابت پوچھا گیا۔ یعنی یہ دریافت کیا گیا۔ کہ سب آدمیوں سے بہتر آدمی کون ہے حضرتؐ نے جواب میں فرمایا۔ کہ تمام لوگوں سے بہتر اور سب سے زیادہ تر متقی اور سب سے

افضل اور سب سے زیادہ جنت کے قریب ہونے والا وہ شخص ہے جو مجھ سے زیادہ قریب ہونیوالا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے زیادہ ترمتقی اور اس سے بڑھ کر میرا قریبی نہیں ہے (یعنی علیؑ ابن ابیطالب سب آدمیوں سے بہتر اور افضل ہے)

ملا وعن جمیع بن عمیر قال قلنا لعایشۃ کیف کان منزلۃ علیٍّ من رسول اللہ قالت کان اکرم رجالنا علی رسول اللہ ۔ اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نے عایشہ بی بی سے پوچھا کہ جناب رسولخداؐ کے نزدیک علیؑ کا مرتبہ کیسا تھا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ علیؑ رسولخداؐ کے نزدیک ہمارے تمام مردوں سے زیادہ ترمعزز اور مکرم تھے ۔

ملا وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ خیر رجالکم علیٌّ ابن ابیطالبٍ وخیر شبانکم الحسنؑ والحسینؑ وخیر نسائکم فاطمۃ بنت محمدٍ علیہم الصلوۃ والسلام اور ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ تمہارے تمام مردوں سے بہتر علیؑ ابن ابی طالب ہے۔ اور تمہارے تمام جوانوں سے بہتر حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ اور تمہاری تمام عورتوں سے بہتر فاطمہؑ بنت محمدؐ ہے ۔

ملا وعن عروۃ عن عایشۃ قالت قال رسول اللہ ان اللہ قد عہد الیَّ انّ من خرج علی علیٍّ فھو کافر فی النار واجدر بالنار قیل لم خرجتِ علیہ قالت انا نسیتُ ھذا الحدیث یوم الجمل حتی ذکرتہ بالبصرۃ وانا استغفر اللہ ۔ اور عروہ نے عایشہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے مجھ سے عہد کر لیا ہے۔ کہ جو کوئی علیؑ پر خروج کریگا۔ یعنی اس سے لڑیگا۔ وہ کافر ہے۔ اور دوزخ میں جائیگا۔ اور وہ آتش دوزخ ہی کے زیادہ تر لائق ہے۔ اسوقت کسی نے عایشہ سے پوچھا۔ پھر تو نے کیوں اس پر خروج کیا۔ جواب دیا کہ جنگ جمل کے دن مجکو یہ حدیث بھول گئی تھی یہاں تک کہ بصرہ میں جا کر یاد آئی۔ اور میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں ۔

سنۃ ۱۴ وعن ابی سالم ابن ابی الجعد قال قلت لجابرٍ حدثنی عن علیؑ قال کان من خیر البشر قال قلت یا جابر ما تقول فی من یبغض علیاً قال ما یبغضہ الا کافر۔ اور ابوسالم ابن الجعد بیان کرتا ہے۔ کہ میں نے جابر انصاریؓ سے کہا۔ مجھ سے علی علیہ السلام کا حال بیان کر۔ اس نے جواب دیا۔ کہ علیؑ خیر البشر ہے۔ راوی ناقل ہے۔ کہ میں نے جابرؓ سے کہا۔ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ کہ جو علیؑ سے بغض رکھے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ (یعنی علیؑ سے بغض رکھنے والا کافر ہے)

سنۃ ۱۵ عن ہاشم بن البرید قال قال عبد اللہ ابن مسعود قرأت سبعین سورۃ من فی رسول اللہ وقرءت البقیۃ علی اعلم ھذہ الامۃ بعد نبینا علی ابن ابیطالب۔ ہاشم بن برید سے مروی ہے۔ کہ عبد اللہ ابن مسعود نے بیان کیا۔ کہ میں نے قرآن کی ستر سورتیں رسولخدا کے منہ سے سیکھی ہیں اور باقی سورتیں علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے۔ جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام امت سے زیادہ تر عالم ہیں +

سنۃ ۱۶ وعن محمد بن سالم البزار قال کنتُ مع سعید ابن المسیب فی الروضۃ یوم الجمعۃ فجاء خطیبٌ من بنی امیۃ علیہم اللعنۃ فصعد المنبر فذکر امیر المومنین وقال ان رسول اللہ لم یدنہ من محبتہ وانما ادناہ لیکف شرہ قال کان ابن المسیب لعن علیہ فانہ متوغام عودیا فقال الفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سولک رجلا ثم اخذ ثوبہ علی فیہ فقالوا مالک یا ابا محمد والامام من بنی امیۃ فقال واللہ ما ادری ما قال الا انی سمعت رسول اللہ یقول من القبر ھذا القول فقتلہ کما قال + محمد بن سالم بزار سے روایت ہے۔ کہ میں جمعہ کے دن سعید بن مسیب کے ہمراہ آنحضرتؐ کے روضہ مبارک میں تھا۔ پس بنی امیہ میں سے ایک خطیب وہاں آیا۔ اور منبر پر گیا۔ اور امیر المومنینؑ کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ رسولخدا نے علیؑ کو اس کی محبت کے سبب اپنا مقرب نہیں بنایا تھا۔ بلکہ صرف (معاذ اللہ) اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کو

اپنے قریب کیا تھا۔ محمد بن سالم کہتا ہے۔ کہ سعید ابن مسیب نے اس پر لعنت کی۔ اور اس کو منع کرتا ہوا اور خوف زدہ ہو کر اس خطیب کے پاس آیا۔ اور اس سے کہا۔ آیا تو اس خدا کا منکر ہو گیا۔ جس نے تجھ کو پہلے خاک سے پھر نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تجھکو مرد صورت بنایا۔ اس کے بعد ابن مسیب نے اپنا کپڑا اس کے منہ پر رکھا یعنی کپڑے سے اسکا منہ بند کر دیا۔ یہ حال دیکھکر حاضرین نے اس سے کہا۔ اے ابو محمد تجھے کیا ہوا۔ یہ کیا کرتا ہے۔ حالانکہ امام بنی امیہ میں سے ہے۔ ابن مسیب نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ اس نے کیا کہا۔ مگر یہ کہ میں نے رسولخداؐ کو سنا۔ کہ اپنی قبر مبارک سے یہ بات (جو میں نے بیان کی) فرما رہے ہیں۔ پس جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا۔ میں نے اس (خطیب) سے بیان کر دیا۔

۱۷ وعن ام ھانی بنت عبد المطلب قالت قال رسول اللہؐ افضل البریۃ عند اللہ تعالیٰ من نام فی قبرہ ولم یشک فی علیؑ وذریتہ انھم خیر البریۃ۔ اور اُمّ ہانی دختر ابوطالب سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل مخلوقات وہ شخص ہے۔ جو اپنی قبر میں سوئے۔ درآنحالیکہ وہ علیؑ اور اسکی ذریتؑ طاہرہ کی بابت اس بات میں شک نہ رکھتا ہو۔ کہ وہ خیر البریہ یعنی تمام مخلوق سے بہتر اور برتر ہیں۔

۱۸ وعن جابرؓ قال ما شک فیہ الا کافر یعنی علیاً وقال واللہ ما کنا نعرف منافقین فی عہد رسول اللہؐ الا ببغضھم علیاً۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے۔ کہ علیؑ کے باب میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہیں کرتا۔ نیز جابر کہتے ہیں۔ کہ ہم عہد رسولخداؐ میں منافقوں کو جو ہم میں موجود تھے فقط ان کے علیؑ کو دشمن رکھنے کے سبب سے پہچانا کرتے تھے۔

۱۹ وعن سعید بن جبیر قال کنت اقود ابن عباسؓ بعد ما ذھب بصرہ من المسجد فمرّ بقوم یسبون علیاً فقال ردنی الیھم فرددتہ الیھم فقال ایکم ساب اللہ فقالوا سبحان اللہ من سب اللہ فقد کفر فقال ایکم سب علیاً قالوا اما ھذا فقد کان فقال اشھد باللہ واللہ لقد سمعتُ رسول اللہ یقول من سب علیاً فقد سبنی

ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ ورسولہ یوشک ان یاخذہ ثم انصرف یعنی ابن عباس + اور سعید بن جبیر بیان کرتا ہے۔ کہ میں ایک دن ابن عباسؓ کو ان کے اندھا ہو جانے کے بعد ہاتھ پکڑکر مسجد سے لیجا رہا تھا۔ اثنائے راہ میں وہ ایک جماعت پر گزرے۔ جو علیؑ کو گالیاں دے رہے تھے۔ تب ابن عباس نے مجھ سے کہا۔ کہ مجھکو ان لوگوں کے پاس لے چل۔ میں ان کو وہاں لے گیا۔ تب انہوں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تم میں سے کون شخص اللہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ وہ بولے۔ بزرگ و برتر ہے وہ خدا۔ جو کوئی خدا کو گالیاں دے۔ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباسؓ نے ان سے کہا۔ کہ تم میں سے کون شخص علیؑ کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ بولے یہ تو البتہ ہوا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا۔ کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں۔ خدا کی قسم میں نے رسولخدا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جسنے علیؑ کو گالی دی۔ اُسنے مجھکو گالی دی۔ اور جس نے مجھکو گالی دی۔ اس نے خدا کو گالی دی۔ اور جس نے اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو گالی دی۔ عنقریب اللہ تعالےٰ اس سے مواخذہ کریگا۔ یہ کہکر ابن عباسؓ وہاں سے چلدیئے +

المودۃ الرابعۃ ان علیاً علیہ السلام امیر المؤمنین و سید الوصیین و حجۃ اللہ عزوجل علی العالمین

چوتھی مودت اس بیان میں کہ علی علیہ السلام امیر المؤمنین یعنی تمام مومنوں کے حاکم اور سید الوصیین یعنی تمام اوصیا کے سردار اور تمام عالم پر خدائے بزرگ و برتر کی حجت ہیں +

۱ عن محمد بن الحسنؑ بن علیؑ عن ابیہ عن جدہ عن النبیؐ قال ان فی اللوح المحفوظ تحت العرش مکتوباً علی ابن ابیطالب امیر المؤمنین + محمد بن حسنؑ بن علیؑ نے اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عرش کے نیچے لوح محفوظ میں لکھا ہے۔ کہ علی ابن ابیطالب امیر المومنینؑ یعنی تمام مومنوں کے حاکم ہیں +

۲ وعن انسؓ قال کنت مع النبیؐ فاقبل علیؑ فقال النبیؐ ھذا حجۃ اللہ علی امتی یوم القیامۃ عند اللہ + اور انسؓ بیان کرتا ہے۔ کہ میں پیغمبر خداؐ کے ہمراہ حاضر

تھا۔ کہ علی علیہ السلام آئے۔ تو حضرتؐ نے فرمایا۔ یہ قیامت کے دن میری امت پر خدا کی حجت ہوگا۔

۳۔ عن عباسؓ نظر النبیؐ الی علیؑ فقال انت سید فی الدنیا و سید فی الاخرۃ من احبّک فقد احبّنی حبیبک حبیبی و حبیبی حبیب اللہ وعدوک عدوی وعدوی عدو اللہ والویل لمن ابغضک من بعدی ۔ اور عباسؓ عم رسولخدا سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ کی طرف دیکھکر فرمایا۔ اے علیؑ تم دنیا میں بھی سردار ہو اور آخرت میں بھی سردار ہو۔ جو کوئی تم کو دوست رکھتا ہے۔ وہ مجکو بھی دوست رکھتا ہے۔ تمہارا دوست میرا دوست ہے۔ اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے۔ اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کے لئے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے ۔

۴۔ وعن ابن عباسؓ قال دعانی رسول اللہ فقال لی ابشرک ان اللہ ایدنی بسید الاولین والاخرین والوصیین علی فجعلہ کفوی فان اردت ان تتورع وتنتفع فاتبعہ ۔ اور ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ مجکو رسولخدا نے بلایا۔ اور مجھ سے فرمایا میں تم کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمام پہلوں اور پچھلوں اور سب وصیوں کے سردار علی ابن ابیطالب کے ساتھ مجکو مدد دی۔ اور اس کو میرا ہمسر بنایا۔ پس اگر تم پرہیزگار بننا اور نفع اٹھانا چاہو۔ تو اس کی پیروی کرو ۔

۵۔ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہؐ لکل نبیّ وصیّ و وارثٌ وانّ علیاً وصیی ووارثی ۔ اور بریدہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک پیغمبر کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے۔ اور علیؑ میرا وصی اور وارث ہے ۔

۶۔ وعن حذیفۃؓ قال قال رسول اللہ لو علم الناس انّ علیاً متیٰ سُمّی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سُمّیَ امیر المومنین وادمُ بین الرّوح والجسد ۔ اور حذیفہ یمانیؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ علیؑ کب امیر المومنین

کے نام سے نامزد ہوئے۔ تو کبھی انکی فضیلت کا انکار نہ کریں + علیؑ اس وقت امیرالمؤمنین
کے نام سے نامزد ہوئے۔ جبکہ آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے۔ (یعنی
روح ان کے بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)

ـ وعن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہؐ متی وجبت لک النبوۃ قال قبل
ان یخلق اللہ ادمؑ و نفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم
ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالت الارواح بلی فقال اللہ
انا ربکم ومحمدؐ نبیکم وعلیؑ امیرکم اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے کسی نے
پوچھا۔ یارسول اللہؐ نبوت آپ کے لیے کب لازم کی گئی۔ فرمایا۔ اس وقت سے پہلے جبکہ خدا
نے آدمؑ کو پیدا کیا۔ اور روح ان کے جسم میں پھونکی۔ اور خدا قرآن میں فرماتا ہے۔ اے
محمدؐ اس وقت کو یاد کر۔ جبکہ تیرے پروردگار نے بنی آدم سے انکی اولاد کو انکی پشتوں سے
نکالکر عہد لیا۔ اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ کیا میں تمہارا پروردگار
نہیں ہوں۔ تو روحوں نے عرض کی۔ ہاں تو ہمارا پروردگار ہے۔ تب اللہ تعالے نے
ارشاد فرمایا۔ میں تمہارا پروردگار ہوں۔ اور محمد تمہارا پیغمبر ہے۔ اور علی تمہارا امیر اور حاکم ہے

ـ وعن عتبہ بن عامر الجھنی قال بایعنا رسول اللہؐ علی قول ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ وان محمداً نبیہ وعلیاً وصیہ فای من الثلثۃ ترکناہ کفرنا
وقال صلعم لنا احبوا ھذا یعنی علیاً فان اللہ یحبہ واستحیوا منہ فان اللہ یستحیی منہ
اور عتبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے۔ کہ ہم نے اس قول پر رسولخداؐ سے بیعت کی۔ کہ اللہ
کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ وہ واحد ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور
محمدؐ اس کا پیغمبر ہے۔ اور علیؑ آنحضرتؐ کا وصی ہے۔ پس ان تینوں (شرطوں) میں سے
کسی ایک کو اگر ہم ترک کریں تو کافر ہو جائینگے۔ اور آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا۔ تم اس کو
یعنی علیؑ ابن ابیطالب کو دوست رکھو۔ کیونکہ خدا بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ اور

اس سے حیا کرو۔ کیونکہ خدا بھی اس سے حیا کرتا ہے +

۹ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ ان اللہ جعل لکل نبی وصیا جعل شیث وصی آدم و یوشع وصی موسیٰ شمعون وصی عیسیٰ و علیاً وصیی و وصیی خیر الاوصیاء فی البداء وانا الداعی وھو المضئی۔ اور علیؑ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک پیغمبر کے لئے ایک وصی مقرر کیا ہے۔ شیثؑ کو حضرت آدمؑ کا وصی بنایا ہے۔ اور یوشعؑ کو حضرت موسیٰؑ کا وصی۔ اور شمعونؑ کو حضرت عیسےٰؑ کا وصی۔ اور علیؑ کو میرا وصی مقرر کیا ہے۔ اور میرا وصی روز ازل میں تمام وصیوں سے بہتر ہے اور میں خلق خدا کو خدا کی طرف بلانیوالا ہوں۔ اور وہ یعنی علیؑ روشنی دینے والا۔ یعنی نور ہدایت پھیلانیوالا ہے +

۱۰ وعنہ علیہ السلام قال قال لی رسول اللہ یا علی انت تبرء ذمتی وانت خلیفتی علی امتی نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ تم مجھ کو بری الذمہ کرو گے۔ اور تم میری امت پر میرے خلیفہ ہو +

۱۱ وعن انسؓ قال قال رسول اللہ یا انس انطلق فادع لی سید العرب یعنی علیاً فقالت عایشۃ الست سید العرب فقال انا سید ولد آدم ولا فخر وعلی سید العرب فلما جاءہ ارسلنی رسول اللہ الی انصار فاتوہ فقال لھم یا معشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی قالوا بلی یا رسول اللہ قال ھذا علی فاحبوہ لحبی واکرموہ لکرامتی فلن جبرئیل امرنی بالذی قلت لکم عن اللہ۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے انسؓ جاؤ سردار عرب یعنی علیؑ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سنکر عایشہ نے عرض کی۔ یا حضرتؐ آپ سردار عرب نہیں ہیں؟ فرمایا میں بنی آدمؑ کا سردار ہوں۔ اور فخر نہیں کرتا۔ اور علیؑ سردار عرب ہے۔ جب علیؑ حاضر خدمت ہوئے۔ تو آنحضرتؐ نے مجھ کو انصار کے بلانے کو بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے۔ تو ان سے مخاطب

ہو کر فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا میں تم کو اس چیز کی طرف ہدایت نہ کروں۔ کہ اگر تم اس سے تمسک کرو گے (یعنی دل سے اس کی اطاعت کرو گے)۔ تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ انصار نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ ہاں فرمائیے۔ فرمایا۔ یہ علیؑ ہے۔ پس تم میری محبت کے لئے اس کو دوست رکھو۔ اور میری تعظیم و تکریم کے لئے اس کی تعظیم و تکریم کرو۔ پس جبرئیلؑ میرے پاس آئے۔ اور جو کچھ میں نے تم سے کہا۔ خدا کی طرف سے مجھ کو اس پر مامور کیا۔ (یعنی اس بات کے پہنچانے کا مجھکو حکم دیا)۔

المودة الخامسة فی ان علیاً مولیٰ من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مولاہ

پانچویں مودت اس امر کے بیان میں کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس شخص کے مولا ہیں۔ علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔

۱ عن ابی الحمراء خادم رسول اللہ قال بعد کبر سنہ لواحدٍ من رفقائہ لاُحدثنک ما سمعتُ اُذُنایَ ورأت عینایَ اقبل رسولُ اللہ حتیٰ دخل علی عائشۃ فقال لھا اُدعی لی سید العرب فبعثتُ الیٰ ابی بکرٍ فدعتہ فجاء حتیٰ کان کراَیِ العینِ عَلِم ان غیرہٗ دعی فخرج من عندھا حتی دخل علی حفصۃ فقال لھا ادعی لی سید العرب فبعثتُ الی عمر فدعتہ حتیٰ اذا صار کرایٔ العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندھا حتیٰ اذا دخل علی امّ سلمۃؓ وکانت من خیرھن وقال لھا ادعی لی سید العرب فبعثت الی علیؑ فدعتہ ثم قال لی یا ابا الحمراء رُح اِئتنی بمائۃ من قریشٍ وثمانین من العرب وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشۃ فلما اجتمع الناسُ قال لی اُئتنی بصحیفۃ من اُدمٍ فاتیتُہٗ بھا ثم اقامھم مثل صف الصلوٰۃ فقال معاشر الناس الیس اللہ اولیٰ بی من نفسی یأمرنی وینھانی مالی علی اللہ امرٌ ولا نھیٌ قالوا بلیٰ یا رسولُ اللہؐ فقال الستُ اولیٰ بکم من انفسکم اٰمرُکم وانھاکم ما لکم علیّ امرٌ ولا نھیٌ قالوا بلیٰ یا رسول اللہ فقال من کان اللہ مولاہ وانا مولاہ فھٰذا علیٌّ مولاہ یامرکم وینھاکم ما لکم علیہ امرٌ

ولایتی اللّٰہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اللّٰہم انت شہیدی علیہم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرئت الصحیفۃ علینا ثلاثا ثم قال من شاء ان یقیلہ ثلثا قلنا نعوذ باللہ وبرسولہ ان نستقیلہ ثلثا ثم ادرج الصحیفۃ وختمہا بخواتیمہم ثم قال یا علی خذ الصحیفۃ الیک فمن نکث لدیت فاتلہ بالصحیفۃ فاکون انا خصیمہ ثم تلا ہذہ الایۃ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم ثم تلی فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ الایۃ۔ ابوالحمراء خادم رسولخداؐ نے اپنے بوڑھا ہونے کے بعد اپنے ایک رفیق سے کہا۔ کہ میں تجھ سے وہ بات بیان کرتا ہوں۔ جو میرے ان دونو کانوں نے سنی۔ اور میری دونو آنکھوں نے دیکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ رسولخداؐ روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ عایشہ بی بی کے ہاں تشریف لائے۔ اور اس سے فرمایا۔ کہ سردار عرب کو میرے پاس بلاوے۔ اس نے آدمی بھیجکر ابوبکر کو بلوایا۔ جب وہ آئے۔ اور حضرتؐ کے سامنے ہوئے۔ تو دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کو کسی اور کو بلانا مقصود ہے۔ پھر آنحضرتؐ وہاں سے باہر آئے۔ اور چلتے چلتے حفصہ بی بی کے گھر آئے۔ اور فرمایا۔ سردار عرب کو میرے پاس بلوادے۔ اس نے عمر کو بلوایا جب وہ حاضر ہوئے۔ تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو کسی اور ہی کا بلانا منظور ہے۔ پھر وہاں سے باہر تشریف لائے۔ اور ام سلمہؓ کے گھر میں آئے۔ اور یہ بی بی آنحضرتؐ کی سب بیبیوں سے بہتر تھیں۔ اور ان سے فرمایا۔ اے ام سلمہؓ سردار عرب کو میرے پاس بلوادے۔ اس پاک دامن نے حضرت علیؑ کو بلوایا۔ جب وہ آئے۔ تو حضرتؐ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اے ابوالحمراء جاؤ۔ اور تیس اہل قریش اور اسی اہل عرب اور ساٹھ غلاموں اور چالیس اہل حبش کو بلا لاؤ۔ آخرکار جب سب لوگ جمع ہو گئے۔ تو مجھ سے فرمایا۔ چمڑے کا صحیفہ لاؤ۔ میں نے صحیفہ لاکر حضرتؐ کو دیا۔ بعد ازاں حضرتؐ نے ان سب آدمیوں کو نماز کی صف کی طرح کھڑا کیا۔ اور فرمایا۔ اے لوگو۔ آیا اللہ تعالٰے میرے نفس کا مجھ سے زیادہ تر

اختیار نہیں رکھتا ہے۔ اور وہ مجکو امر و نہی فرماتا ہے۔ اور مجکو خدا پر امر و نہی کرنے کا ذرا اختیار نہیں حاضرین نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ؐ۔ بیشک ایسا ہی ہے پھر فرمایا۔ اے لوگو۔ کیا مجکو تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تر اختیار حاصل نہیں ہے ؟ اور میں تم پر امر و نہی کرتا ہوں۔ اور تم کو مجھ پر امر و نہی کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسول ؐ اللہ۔ ایسا ہی ہے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ جس کسی کا کہ خدا حاکم و مختار ہے۔ اور جس کسی کا کہ میں حاکم و مختار ہوں۔ یہ علیؑ بھی اس کا حاکم و مختار ہے۔ یہ تم پر امر و نہی کر سکتا ہے۔ اور تم کو اس کے اوپر امر و نہی کرنیکا اختیار نہیں ہے۔ اے خدا جو کوئی اس (علیؑ) کو دوست رکھے۔ تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کرے۔ تو بھی اس کی نصرت و یاری کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کو ترک کرے۔ تو بھی اس کی نصرت و یاری ترک کر۔ اے خدا تو ان کے اوپر میرا گواہ ہے۔ کہ میں نے تیرا حکم ان کو پہنچا دیا۔ اور ان کو نصیحت کر دی۔ بعد ازاں حضرت کے حکم سے وہ صحیفہ تین بار پڑھکر ہمکو سنایا گیا۔ پھر تین بار ارشاد فرمایا۔ اس عہد کو کون توڑنا چاہتا ہے ؟ ہمنے عرض کی۔ کہ ہم اس عہد کے توڑنے اور فسخ کرنے میں خدا اور اس کے رسول ؐ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور تین بار یہی فقرہ دہرایا۔ اس کے بعد آنحضرت ؐ نے اس صحیفہ کو لپیٹا۔ اور ان سب لوگوں کی مہریں اس کے اوپر لگوائیں۔ پھر فرمایا۔ اے علیؑ اس صحیفہ کو اپنے پاس رکھو۔ پس جو کوئی تیرے اس عہد کو توڑ ڈالے۔ اس سے اس صحیفہ کے مطابق جنگ کرنا۔ میں اس کا دشمن ہونگا۔ اور اس سے جھگڑا کروں گا۔ پھر آیۂ وَلَا تَنقُضُوا الْاَیمَانَ الخ الایہ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے لوگو۔ اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو۔ حالانکہ تم نے اللہ کو اپنا کفیل اور ذمہ وار ٹھیرایا ہے اگر ایسا کروگے۔ تو تم بنی اسرائیل کی مانند ہو جاؤگے۔ کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر سختی کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے بھی ان پر سختی کی۔ پھر حضرت صلعم نے فمن نکث الایہ پڑھی۔

یعنی جو کوئی بیعت کو توڑتا ہے۔ وہ اس بیعت شکنی سے اپنے نفس ہی پر وبال ڈالتا ہے +

۲ وعن ابی عبد اللہ الشیبانی قال بینما انا جالس عند زید بن ارقم فی مسجد ارقم اذ جاء رجل فقال ایکم زید بن ارقم فقال القوم ھذا زید فقال انشدک باللذی لا الٰہ الا ھو اسمعت رسول اللہ یقول من کنت مولاہ فعلیٌ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم + اور عبد اللہ شیبانی بیان کرتا ہے۔ کہ میں مسجد ارقم میں زید بن ارقم کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص وہاں آیا۔ اور بولا۔ تم میں سے زید بن ارقم کونسا ہے۔ لوگوں نے کہا۔ یہ ہے زید۔ تب اس شخص نے زید سے مخاطب ہوکر کہا۔ اے زید میں تجھ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ کیا تو نے رسولخدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جس شخص کا میں مولا اور مختار ہوں۔ علیؑ بھی اس کا مولا اور مختار ہے۔ اے خدا تو اس شخص کو دوست رکھ۔ جو علیؑ سے دوستی رکھے۔ اور جو کوئی اس سے عداوت رکھے۔ تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ زید بن ارقم نے کہا بیشک میں نے سنا ہے

۳ وعن ابی ھریرۃ قال من صام یوم الثامن عشر من ذی الحجۃ کان لہ کصیام ستین شھراً۔ وھو الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ بید علیٍّ فی غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلیٌ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ اور ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ جو کوئی ماہ ذالحجہ کی اٹھارھویں تاریخ کو روزہ رکھے اس کو ساٹھ مہینے کے روزے رکھنے کا ثواب ملیگا۔ اور یہ وہ دن ہے۔ جس میں رسولخدا نے غدیر خم کے مقام پر علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا۔ جس کسی کا میں مالک و مختار ہوں۔ علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس (علیؑ) کو دوست رکھے۔ تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کرے۔ تو بھی اس کی نصرت کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے۔ تو بھی اس کی نصرت نہ کر +

۴ وعن الباقرؑ عن اٰبائہ علیہم السلام مثل ذٰلک بل رادی کثیر من الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ ھذا الخبر۔ اور امام محمد باقر علیہ السلام سے اپنے آبائے علیہم السلام کی زبانی یہ حدیث اسی طرح پر منقول ہے بلکہ اکثر صحابہ نے مختلف مقاموں میں اس حدیث کو روایت کیا ہے

۵ وعن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول اللہ علیاً علماً فقال من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ اللھم والِ من والاہ وعادِ من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شھید ی علیہم۔ ثم قال یعنی عمر وکان فی جنبی شابٌ حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ لابن عمہ عقداً لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علیؑ کان فی جنبی شاب حسن الوجہ الطیب الریح وقال کذا وکذا قال النبیؐ نعم یا عمر انہ لیس من ولد اٰدم لکنہ جبرئیل اراد ان یؤکد علیکم ما قلتہ فی علیؑ ۔ اور عمر بن خطاب سے مروی ہے۔ کہ رسولخداؐ نے علیؑ کو بطور نشان ہدایت کے نصب کیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ جس کسی کا کہ میں مالک ومختار ہوں۔ علیؑ بھی اس کا مالک ومختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس کو دوست رکھے۔ تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے۔ تو بھی اس سے دشمنی کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے۔ تو بھی اس کی نصرت نہ کر۔ اور جو کوئی اس کی مدد کرے۔ تو بھی اس کی مدد کر۔ اے خدا تو ان پر میرا گواہ ہے۔ راوی حدیث عمر ابن خطاب بیان کرتے ہیں۔ کہ اس وقت میرے پہلو میں ایک جوان نہایت خوبرو اور پاکیزہ بو موجود تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ اے عمر۔ البتہ رسولخداؐ نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے ایک گرہ باندھی ہے۔ کہ منافق کے سوا اور کوئی اس گرہ کو نہ کھولیگا۔ اے عمر خبردار کہیں تم اس گرہ کو نہ کھولنا۔ عمر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسولخداؐ سے عرض کی۔ کہ جب آپ نے علیؑ کی بابت بیان کیا۔ تو میرے پہلو میں ایک جوان خوبصورت اور پاکیزہ بو تھا۔ اور اس نے ایسا اور ایسا مجھ سے کہا۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ اے عمر ہاں۔ وہ اولاد آدمؑ میں سے نہیں۔ بلکہ وہ جبرئیلؑ تھے۔ اس نے ارادہ کیا۔ کہ جو کچھ میں نے علیؑ کے باب میں کہا ہے۔ اس کی بابت تم کو تاکید کردے +

۴ وعن البراء ابن عازبؓ قال اقبلت مع رسول اللہؐ فی حجۃ الوداع فلما کان بغدیر خم نودی الصلوٰۃ جامعۃً فجلس رسول اللہؐ تحت شجرۃٍ واخذ بید علیٍ وقال الست اولیٰ بالمومنین من انفسہم قالوا بلیٰ یا رسول اللہؐ فقال الا من انا مولاہ فعلیؑ مولاہ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمرؓ فقال ھنیئاً لک یا علیؑ ابن ابیطالبؑ اصبحت مولائی و مولیٰ کل مؤمن ومومنۃٍ وفیہ انزلت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الایۃ اور براء بن عازب بیان کرتا ہے۔ کہ میں حجۃ الوداع میں رسولخداؐ کے ہمراہ گیا تھا۔ جب حضرتؐ غدیر خم کے مقام پر پہنچے۔ تو منادی نے صلوٰۃ جامعہ کی آواز دی۔ آخر کار رسولخداؐ ایک درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا۔ اے حاضرین۔ کیا میں مومنوں پر ان کے نفسوں سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہوں۔ سب نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ بیشک آپ کو زیادہ اختیار ہے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا۔ اے لوگو۔ آگاہ ہو۔ جس شخص کا میں مالک و مختار ہوں۔ علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس کو دوست رکھے۔ تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے۔ تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ پھر عمر بن خطاب نے آکر اس (علیؑ) سے ملاقات کی۔ اور کہا۔ اے علیؑ ابن ابیطالب تم کو مبارک ہو۔ کہ تم آج میرے اور ہر ایک مومن مرد اور عورت کے مالک اور حاکم ہو گئے۔ اور آیۂ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل ..... الایہ علیؑ کے باب میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی اے ہمارے رسولؐ جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ اسکو لوگوں کو پہنچا دے۔

۵ وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہؐ لعلیؑ لو کان البحر مداداً والریاض اقلاماً والانس کتاباً والجن حسّاباً ما احصوا فضائلک یا ابا الحسنؑ۔ اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں۔ اور تمام باغ قلم بن جائیں۔ اور تمام انسان کاتب بن جائیں۔ اور تمام جن حساب کریں۔ تو بھی اے ابو الحسنؑ تمہارے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے

۹ وعن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ اعلم امتی من بعدی علی ابن ابیطالب
اور سلمان فارسی سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ میرے بعد میری امت میں سب سے
زیادہ عالم علی ابن ابیطالب ہے +
۱۰ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ یقول یوم الحدیبیۃ وھو اخذ بید علی
ھٰذا امام البررۃ وقاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ یمد بھا
بصوتہ + اور جابر انصاری سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسولخدا سے سنا ہے۔ کہ حدیبیہ کے
دن علی کا ہاتھ پکڑے ہوئے بآواز بلند فرماتے تھے۔ کہ علی نیکوں کا پیشوا ہے۔ اور کافروں
کا قاتل۔ جو کوئی اس کی نصرت کریگا۔ خدا بھی اس کی نصرت کریگا۔ اور جو کوئی اس کی نصرت
کو ترک کریگا۔ خدا بھی اس کی نصرت کو ترک کر دیگا +
۱۱ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ لن تضلوا ولن تھلکوا وانتم تحت کف علی
واذا خالفتموہ فقد ضلت بکم الطرق والاھواء فی الغی فاتقوا اللہ فی ذمۃ اللہ فان
ذمۃ اللہ علی ابن ابیطالب + اور ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے
اے لوگو۔ جب تک کہ تم علی کے زیردست یعنی اس کے تابع فرمان رہوگے۔ تب تک کبھی گمراہ
نہ ہوگے۔ اور ہرگز ہلاک نہ ہوگے۔ اور جب تم اسکی مخالفت کروگے۔ تو راہیں تم سے گم
ہو جائینگی۔ یعنی گمراہ ہو جاؤگے۔ اور نفسانی خواہشیں تمکو سرکشی میں ڈالدینگی۔ پس تم ذمۃ اللہ
یعنی عہد خدا کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ اور ذمۃ اللہ علی ابن ابیطالب ہے +
۱۲ وعن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسول اللہ یاتی الناس یوم القیامۃ بالاعمال
ولا ینفعھم الا من قبلت انا وعلی ابن ابیطالب عملہ بعد قبول الامامۃ۔ اور ابو امامہ باہلی
سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن سب لوگ اپنے اپنے اعمال لیکر
آئینگے۔ مگر وہ اعمال ان کو کچھ نفع نہ دینگے۔ سوا اس شخص کے جس کے عمل کو قبول امامت
علی ابن ابیطالب کے بعد میں اور علی ابن ابیطالب قبول کرینگے +

۱۳ وعن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ اور حضرت فاطمہؑ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا میں والی اور حاکم ہوں۔ علیؑ بھی اس کا والی اور حاکم ہے۔ اور جس کا کہ میں امام اور پیشوا ہوں علیؑ بھی اس کا امام اور پیشوا ہے +

۱۴ وعن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ لو لم یخلق علی ما کان لفاطمۃ کفو + اور ام سلمہؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر علیؑ پیدا نہ ہوتے۔ تو فاطمہؑ کے لئے کوئی کفو (جوڑ) نہ ہوتا +

۱۵ وعن علقمہ بن قیس و الاسود بن یزید قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا یا ابا ایوب ان اللہ اکرمک بنبیک اذ اوحی الی راحلتہ فبرکت الی بابک فکان رسول اللہ صنع لک فضیلۃ فضلک بھا اخبرنا بمخرجک مع علی تقاتل اھل لا الہ الا اللہ فقال ابو ایوب انی اقسم بکما باللہ تعالی لقد کان رسول اللہ معی فی ھذا البیت الذی انتما فیہ معی وما فی البیت غیر رسول اللہ وعلی جالس عن یمینہ وانا جالس عن یسارہ وانس قائم بین یدیہ اذا حرک الباب فقال رسول اللہ انظر الی الباب من بالباب فخرج انس فقال یا رسول اللہ ھذا عمار فقال رسول اللہ افتح لعمار الطیب المطیب ففتح انس الباب فدخل عمار علی رسول اللہ قال یا عمار ستکون فی امتی من بعدی ھنات حتی یختلف السیف فیما بینھم حتی یقتل بعضھم بعضا فاذا رایت ذلک فعلیک بھذا الاصلع عن یمینی یعنی علیا ابن ابیطالب ان سلک الناس کلھم وادیا وسلک علی وادیا فاسلک وادی علی وخل عن الناس یا عمار علی لا یردک عن ھدی ولا یدلک علی ردی یا عمار طاعۃ علی طاعتی وطاعتی طاعۃ اللہ + اور علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم دونوں ابو ایوب انصاری کے پاس گئے۔ اور اس سے کہا۔ اے ابو ایوب اللہ تعالے نے تم کو تمہارے پیغمبر کے سبب عزت بخشی۔ جبکہ اس جل جلالہ نے آنحضرتؐ کے ناقہ کو وحی کی۔ اور

وہ تیرے دروازے پر بیٹھ گیا۔ پس رسولخداؐ نے تم کو وہ فضیلت عطا کی جس سے تم ممتاز ہو گئے
اب تم علیؑ کے ساتھ اپنے (جنگ صفین میں) جانے کا حال بیان کرو جبکہ تم کلمہ گویوں کے ساتھ
جنگ کرتے تھے۔ ابو ایوب نے جواب میں کہا۔ کہ میں تم سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ایک
روز رسولخداؐ میرے ساتھ اسی گھر میں جس میں اب تم میرے پاس موجود ہو۔ تشریف رکھتے
تھے۔ اور اس گھر میں آنحضرتؐ اور علیؑ اور میرے اور انسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ علیؑ حضرتؐ
کے دائیں طرف بیٹھے تھے۔ اور میں آپ کے بائیں تھا اور انسؓ حضرتؐ کے سامنے کھڑے تھے
کہ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرتؐ نے انسؓ سے فرمایا جاؤ دیکھو۔ دروازے پر کون ہے
انسؓ گئے۔ اور آکر عرض کی یا رسول اللہؐ عمارؓ یاسر ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ عمار پاک و پاکیزہ کے
لئے دروازہ کھولدو۔ انسؓ نے دروازہ کھولدیا۔ اور عمارؓ اندر آکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضرتؐ
نے فرمایا۔ اے عمارؓ عنقریب میری امت میں بہت سخت ناگفتہ بہ باتیں وقوع میں آئینگی۔
یہاں تک کہ ان میں باہم تلوار چلیگی۔ اور بعضے بعضوں کو قتل کرینگے۔ جب تم ایسا حال مشاہدہ
کرو۔ تو تم کو اس اصلع[1] کی جو میرے دائیں طرف بیٹھا ہے۔ یعنی علیؑ ابن ابیطالب کی پیروی
لازم ہے۔ اگر تمام لوگ ایک وادی (میدان) میں چلیں۔ اور علیؑ ایک اور وادی میں۔ تو
تم بھی علیؑ والی وادی میں چلنا۔ اور سب لوگوں کو چھوڑ دینا۔ اے عمارؓ۔ علیؑ تم کو راہ ہدایت
سے نہ پھیریگا۔ اور ہلاکت کی راہ کی طرف رہبری نہ کریگا۔ اے عمارؓ علیؑ کی اطاعت عین میری
اطاعت ہے۔ اور میری اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے +

۱۶ وعن ابی جعفر الباقر علیہ السلام فی قولہ یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم
کافۃ الآیۃ یعنی ولایۃ علیؑ والاوصیاء من بعدہ + اور امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہے۔ کہ آیہ یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ (اے ایمان والو
سب کے سب سلم میں داخل ہو) میں سلم سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیاء علیہم السلام کی
ولایت ہے۔ جو علیؑ کے بعد ہوئے +

[1] اصلع وہ شخص جس کے سر کے آگے کی طرف بال نہ ہوں +۱۲ منہ

المودۃ السادستہ فی ان علیّاً اخو رسول اللہ ووزیرہ وطاعتہ طاعۃ اللہ

چھٹی مودت اس امر کے بیان میں کہ علیؑ رسول خداؐ کے بھائی اور ان کے وزیر ہیں۔ اور انکی اطاعت خدا کی اطاعت ہے +

۱ عن جابرؓ قال قال رسول اللہ رایتُ علی باب الجنۃ مکتوباً لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ وعلیٌ ولی اللہ اخو رسول اللہ۔ اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلیٌ ولی اللہ اخو رسول اللہ یعنی خدا کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ اور محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں۔ اور علیؑ ولی خدا رسول خداؐ کے بھائی ہیں +

۲ وعن انسؓ قال قال رسول اللہؐ ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء فاختارنی واختار لی وصیاً واخترت ابن عمی وصیی وشد بہ عضدی کما شدّ عضد موسیٰ باخیہ ھارون وھو خلیفتی ووزیری ولو کان بعدی نبیاً لکان علیٌ نبیاً۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھکو تمام انبیاء میں سے چنا۔ اور مجھکو ترجیح دی۔ اور میرے واسطے ایک وصی منتخب کیا۔ اور میں نے اپنے چچیرے بھائی کو اپنا وصی اختیار کیا۔ اور خدا نے اس سے میرے بازو کو مضبوط کیا۔ جیسے موسےٰؑ کا بازو اس کے بھائی ہارون سے مضبوط کیا تھا۔ اور وہ میرا خلیفہ اور میرا وزیر ہے۔ اور اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا۔ تو بے شک علیؑ ابن ابیطالب پیغمبر ہوتے +

۳ عن ابی موسیٰ الحمیدی قال کنتُ مع رسول اللہ فی نصف عرفۃ ومعہ ابوبکر وعمر وعثمان ونفرٌ من اصحابہ وعلیٌ معہ فالتفت الی ابوبکر فقال یا ابابکر ھذا الذی تراہُ وزیری فی السماء ووزیری فی الارض یعنی علی ابن ابیطالب فان احببت ان تلقی اللہ تعالیٰ وھو عنک راضٍ فارض علیاً فانّ رضائہٗ رضاءُ اللہ وغضبہٗ غضبُ اللہ۔ ابو موسیٰ حمیدی بیان کرتا ہے۔ کہ میں نصف عرفہ میں رسول خداؐ کے ساتھ تھا۔

اور ابوبکر عمر عثمان اور دیگر چند اصحاب اور علیؑ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرتؐ نے ابوبکر سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے ابوبکر۔ یہ شخص جسکو تو دیکھتا ہے۔ یعنی علیؑ ابن ابیطالب آسمان میں میرا وزیر ہے۔ اور زمین میں میرا وزیر ہے۔ اگر تو چاہے۔ کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے۔ کہ وہ تجھ سے رضامند ہو۔ تو علیؑ کو رضامند کر۔ کیونکہ اس کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے۔ اور اس کا غضب عین غضب خداوندی ہے +

۴ وعن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللهؐ لما عقد المواخاة بين اصحابه قال هذا علیؑ اخی فی الدنيا والآخرة وخليفتی فی اهلی ووصيی فی امتی ووارث علمی وقاضی دينی ماله منی مالی منه نفعه نفعی وضره ضری من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی + اور عمر بن خطاب سے مروی ہے۔ کہ جب آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب میں مواخات (یعنی دو دو میں بھائی چارا) کرائی۔ تو فرمایا۔ یہ علیؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ اور میری اہلبیتؑ میں میرا جانشین ہے اور میری امت میں میرا وصی ہے اور میرے علم کا وارث اور میرے دین کا ادا کرنے والا (یا میرے دین کا حاکم) ہے۔ اس کا مال میرا مال ہے۔ اور میرا مال اس کا مال ہے۔ اس کا نفع میرا نفع ہے۔ اور اس کا نقصان میرا نقصان جس نے اس کو دوست رکھا اس نے مجکو دوست رکھا۔ جس نے اس سے بغض رکھا۔ اس نے مجھ سے بغض رکھا +

۵ وعن ابی ليلى الغفاری قال قال رسول اللهؐ ستكون من بعدی فتنة فاذا كان ذلك فالزموا عليا فانه الفاروق بين الحق والباطل كذا فی الفردوس + اور ابو لیلے غفاری سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ عنقریب میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا۔ جب وہ فتنہ وقوع میں آئے۔ تو تم علیؑ کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرنا۔ کیونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان خوب فرق کرنیوالا ہے۔ کتاب فردوس الاخبار دیلمی میں اسی طرح مروی ہے +

۶ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللهؐ ان الله افترض طاعتی وطاعة اهلبيتی

علی الناس خاصۃً وعلی الخلق کافۃً قیل یا رسول اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اہل مکۃ والخلق خلق اللہ من ذی روح۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت اور میری اہلبیتؑ کی اطاعت لوگوں پر خاص کر اور تمام مخلوقات پر کلاً فرض کی ہے۔ اصحاب نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ ناس اور خلق سے یہاں کیا مراد ہے فرمایا۔ ناس سے اہل مکہ مراد ہیں۔ اور خلق سے خدا کی تمام جاندار مخلوق مراد ہے +

۷ وعن علیؑ ن المرتضیٰ قال قال لی رسول اللہ یا علیؑ انی اُحِبُّ لک ما اُحِبُّ لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی اور علی مرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ رسولخداؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ میں تمہارے واسطے اس چیز کو پسند کرتا ہوں۔ جسکو اپنے واسطے پسند کرتا ہوں۔ اور تمہارے لئے اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں۔ جس کو اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہوں +

۸ وعنہ علیہ السلام قال قال رسول اللہؐ لما اسری بی الی السماء تلقتنی الملٰئکۃ بالبشارۃ فی کل سماء حتی لقینی جبرئیل فی محفلۃ من الملائکۃ فقال یا محمدؐ لو اجتمع امتک علی حب علیؑ ابن ابیطالب ما خلق اللہ النار۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے بیان فرمایا ہے۔ کہ جب شب معراج مجھکو آسمان کی سیر کرائی گئی۔ تو ہر ایک آسمان میں فرشتے آکر مجھکو خوشخبری دیتے تھے۔ یہانتک کہ جبرئیلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ مجھ سے ملے۔ اور کہا۔ اے محمدؐ اگر تمہاری امت علیؑ ابن ابیطالب کی محبت پر مجتمع ہوتی۔ یعنی اگر ساری امت علیؑ کو دوست رکھتی۔ تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا +

۹ وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہؐ لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابیطالب ما خلق اللہ النار۔ اور عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر لوگ علیؑ ابن ابیطالب کی محبت پر متفق ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو ہرگز پیدا نہ کرتا +

۱۰ وعن الزہری قال سمعت انسؓ بن مالک یقول واللہ الذی لا الہ الا ہو سمعت رسول اللہ یقول عنوان صحیفۃ المومن حب علی ابن ابیطالب علیہ السلام + اور زہریؒ

کہتا ہے۔ کہ انس بن مالک کہتا تھا۔ کہ میں قسم کھاتا ہوں۔ اس خدا کی جس کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ البتہ میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ فرماتے تھے۔ کہ مومن کے نامۂ اعمال کا سرنامہ (شروع) علی ابن ابیطالب کی محبت ہے ۰

۱۱ وعن علیؑ ابن ابیطالب قال قال رسول اللہ ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل سمہم لنا قال علیؑ منہم ثلاثا وسلمانؓ وابوذرؓ والمقدادؓ + اور علیؑ ابن ابیطالب سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو چار شخصوں کی محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور مجکو خبر دی ہے۔ کہ وہ (خدا) انکو دوست رکھتا ہے۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ فرمایا۔ علیؑ ان میں سے ہے۔ علیؑ ان میں سے ہے علیؑ ان میں سے ہے۔ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ +

۱۲ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ مکتوب علی باب الجنۃ لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السمٰوات والارض بالفی عام + اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ جنت کے دروازے پر لا الٰہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ اخو رسول اللہ (اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ خدا کا رسول ہے علیؑ رسول خدا کا بھائی ہے) آسمانوں اور زمین کی پیدایش سے دو ہزار برس پہلے لکھا گیا +

۱۳ وعن ابی رافع عن ابیہ لما کان یوم احد نادی مناد لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الا علیؑ + اور ابو رافع نے اپنے باپ کی زبانی روایت کی ہے۔ کہ جنگ احد کے دن ایک منادی نے یہ آواز دی۔ لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی یعنی ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں ہے۔ اور علیؑ کے سوا اور کوئی جوانمرد نہیں ہے۔ یعنی ذوالفقار سی کوئی تلوار نہیں ہے۔ اور علیؑ سا کوئی جوانمرد نہیں ہے +

۱۴ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ حب علیؑ یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب + اور ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ کی دوستی گناہوں کو اس

طرح کھا جاتی ہے۔ جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے +

۱۵ وعن عمر قال قال رسول اللہ حبُّ علیٍّ برائۃٌ من النار + عمر بن خطاب سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ کی محبت دوزخ سے نجات پانے کا پروانہ ہے +

۱۶ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ من احبک یا علی کان مع النبیین فی درجتہم یوم القیامۃ ومن مات ویبغضک فلا یبالی مات یہودیاً او نصرانیاً + اور علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ جو کوئی تمکو دوست رکھے۔ وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ہمراہ ان کے درجہ میں ہوگا۔ اور جو کوئی مر جائے۔ درآنحالیکہ تم سے بغض رکھتا ہو۔ پس وہ اس امر کی کچھ پروا نہ کرے کہ وہ یہودی کی موت مرا یا نصرانی کی۔

۱۷ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ ان اللہ جعل ذریۃ کل نبیٍ فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علیؑ ابن ابیطالب۔ اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے ہر ایک پیغمبر کی اولاد اسی پیغمبر کی پشت میں مقرر کی ہے اور میری اولاد کو علیؑ ابن ابیطالب کی پشت میں رکھا ہے +

۱۸ وعن علی ن المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللہ کفُّ علیٍّ کفی۔ اور علی مرتضیٰ سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ کی ہتھیلی میری ہتھیلی ہے +

۱۹ وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ یا ابابکر کفی وکف علیؑ فی العدل سواءٌ + اور ابوبکر سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخدا نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوبکر میری ہتھیلی اور علیؑ کی ہتھیلی دونو مساوی ہیں + یعنی دونو کا ایک درجہ ہے +

۲۰ وعن معاذ قال قال رسول اللہ حبُّ علیؑ حسنۃ لا یضر معہا سیئۃٌ وبغضہ سیئۃٌ لا ینفع معہا حسنۃٌ اور معاذ سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ کی دوستی ایسی نیکی ہے۔ کہ اس کے ہوتے کوئی بدی ضرر نہیں پہنچاتی۔ اور اس کی دشمنی ایسی بدی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی نیکی نفع نہیں دیتی +

۲۱ وعن محمدؓ بن الحنفیہ قال قال رسول اللہؐ ان اللہ جعل علیاً قائد المسلمین الی الجنۃ بہ یدخلون الجنۃ وبہ یعذبون یوم القیامۃ قلنا کیف ذلک قال علیہ السلام بمحبتہ یدخلون الجنۃ وببغضہ یدخلون النار ویعذبون + اور محمدؓ بن حنفیہ سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے علیؑ کو جنت کی طرف مسلمانوں کا پیش رَو مقرر کیا ہے۔ اسی کے سبب سے (محب) جنت میں داخل ہونگے۔ اور اسی کے سبب سے (دشمن) داخل دوزخ ہونگے۔ اور اسی کے سبب بروز قیامت دشمنان دین کو عذاب دیا جائیگا۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ اس کی کیفیت ارشاد فرمائیے فرمایا۔ اس کی محبت کے سبب اس کے محب جنت میں داخل ہونگے۔ اور اسکی دشمنی کے سبب اس کے دشمن دوزخ میں جائینگے اور عذاب پائینگے +

۲۲ وعن علی بن المرتضیٰ قال قال رسول اللہؐ لو ان عبداً عبد اللہ تعالیٰ مثل ما قام نوحؑ فی قومہ وکان لہ مثل احدٍ ذھباً فانفق فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتی یحج الف عام علی قدمیہ ثم بین الصفا والمروۃ قتل مظلوماً ثم لم یوالک یا علیؑ لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا + اور علی مرتضےٰ علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے مجھ سے فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص اتنی مدت خدا کی عبادت کرے۔ جتنی مدت کہ نوحؑ اپنی قوم میں رہے۔ اور کوہ احد کے برابر سونا اس کے پاس موجود ہو۔ اور وہ اس کو راہ خدا میں صرف کرے۔ اور خدا اس کی عمر کو اتنی زیادہ کرے۔ کہ پیدل چلکر ہزار برس حج کرے۔ بعد ازاں صفا اور مروہ کے درمیان حالت مظلومی میں قتل کیا جائے۔ اور اے علیؑ وہ تم کو دوست نہ رکھتا ہو۔ وہ کبھی جنت کی بو تک بھی نہ سونگھے گا۔ اور اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا +

۲۳ وعن عبد اللہ ابن سلام قال قلت یا رسول اللہؐ اخبرنی عن لواء الحمد ما صفتہ قال علیہ السلام طولہ الف عام عمودہ یاقوتۃ حمراء قبضتہ من لولوء ونشرہ زمرد خضراء لہ ثلث ذوائب ذوابۃ بالمشرق وذوابۃ بالمغرب وثالثۃ

فی وسط الدنیا مکتوب علیہا ثلثۃ اسطر السطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم والسطر الثانی الحمد للہ رب العالمین والسطر الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ طول کل سطر الف یوم قال صدقت یا رسول اللہ فمن یحمل ذالک قال یحملہا الذی یحمل لوائی فی الدنیا علی ابن ابیطالب ومن کتب اللہ اسمہ قبل ان یخلق السموات والارض قال صدقت یا رسول اللہ فمن یستظل تحت لوائک قال المومنون اولیاء اللہ وشیعۃ الحق وشیعتی ومحبی وشیعۃ علی ومحبوہ وانصارہ فطوبی لھم وحسن مآب والویل لمن کذبنی فی علی او کذب علیا فی او نازعہ فی مقام الذی اقامہ اللہ فیہ۔ اور عبداللہ بن سلام سے روایت ہے۔ کہ میں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ مجھکو علم حمد کی تعریف اور اسکی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ فرمایا۔ اس کا طول ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگا۔ اور اس کا ستون سرخ یاقوت کا اور اس کا قبضہ سفید موتی کا اور اس کا پھریرا سبز زمرد کا ہوگا۔ اور اس کے تین گیسو ہونگے۔ ایک گیسو مشرق میں ہوگا اور دوسرا مغرب میں۔ اور تیسرا وسط دنیا میں۔ ان کے اوپر تین سطریں لکھی ہونگی۔ پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوگی اور دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین اور تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ ہوگی۔ ہر سطر کا طول ہزار دن کی راہ کے برابر ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے۔ اس علم کو کون اٹھائیگا۔ فرمایا۔ اس کو وہ شخص اٹھائیگا۔ جو دنیا میں میرا علم اٹھاتا ہے۔ یعنی علی ابن ابیطالب۔ کہ جس کا نام اللہ تعالی نے زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے۔ آپ کے اس علم کے سایہ میں کون لوگ ہونگے۔ فرمایا۔ مومنین دوستان خدا۔ اور خدا کے شیعہ۔ اور میرے شیعہ اور میرے محب۔ اور علی کے شیعہ اور اس کے محب اور انصار یعنی یار و یاور اس علم کے سایہ میں ہونگے۔ پس ان کا حال بہت اچھا ہے اور انکی بازگشت یعنی ان کا انجام بہت نیک ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کے لئے جو علی کے بابت

میں مجکو جھٹلائے۔ یا علیؑ کو میرے باب میں جھٹلائے۔ یا اس مرتبہ میں اس سے جھگڑا کرے جس میں خداوند متعال نے اس کو قائم کیا ہے +

۲۴ وعن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللّٰہ اذا فرغ اللّٰہ عن الحساب للعباد یأمر الملکین فیقفان علی الصراط فلا یجوز الصراط احدٌ الا ببراءۃٍ بولایۃ من علیٍّ فمن لم یکن معہ اکبہ اللّٰہ علی وجہہ فی النار + اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن جب خدا بندوں کے حساب سے فارغ ہوجائیگا۔ تو دو فرشتوں کو حکم فرمائیگا۔ اور وہ دونو آکر صراط پر کھڑے ہوجائینگے۔ پس کوئی شخص ولایت علیؑ ابن ابیطالب کا پروانہ پاس ہوئے بغیر صراط پر سے نہ گزریگا۔ اور جس کے پاس وہ پروانہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ منہ کے بل جہنم میں اُس کو ڈالیگا +

۲۵ وعن ابی رافع مولی رسول اللّٰہ ان رسول اللّٰہ قال من لم یعرف حق علیٍ فھو احد من الثلثۃ اما امہ الزانیۃ او حملتہ امہ من غیر طہر او منافقٌ + اور ابو رافع غلام رسول خداؐ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی علیؑ کے حق کو نہ پہچانے۔ وہ تین شخصوں میں سے کوئی سا ایک ہے۔ یا تو اُس کی ماں زانیہ ہے۔ یعنی وہ حرامزادہ ہے یا اس کی ماں حیض و نفاس کے ایام میں حاملہ ہوئی ہے۔ یا وہ منافق ہے +

المودۃ السابعۃ فی فضل علیٍ وفی ان علیاً بقضی دین رسول اللّٰہ وان ایمانہ یرجح علی ایمان الخلائق وانہ اعظم الناس بعد الرسول

ساتویں مودت فضائل علیؑ میں اور اس بیان میں کہ علیؑ رسول خداؐ کا قرض ادا کرنیوالا ہے اور اس کا ایمان جملہ مخلوق کے ایمان پر فوقیت رکھتا ہے۔ اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے برتر اور افضل ہے +

۱ عن علی بن حسین علیہما السلام عن ابن عمر قال مر سلمان الفارسیؓ وھو یرید ان یعود رجلاً ونحن جلوس فی حلقۃٍ وفینا رجلٌ یقول لو شئت لانـ

بافضل ہٰذہ الامۃ بعد نبیہا وافضل من ہٰذین الرجلین ابی بکر وعمر فقام سلمانؓ فقال اما واللہ لو شئتُ لانباتکم بافضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا وافضل من ہٰذین الرجلین ابی بکر وعمر ثم مضیٰ سلمانؓ فقیل لہ یا اباعبداللہ ما قلت لہ قال سلمانؓ دخلتُ علیٰ رسول اللہ وھو فی غمراتِ الموتِ فقلت یا رسول اللہ ھل اوصیتَ قال یا سلمانؓ اتدری مَن الاوصیاء قلت اللہ ورسولہ اعلم قال آدمؑ وکان وصیہ شیثؑ وکان افضل من ترک بعدہ من ولدہ وکان وصی نوحؑ سامؑ وکان افضل من ترکہ بعدہ وکان وصی موسیٰؑ یوشعؑ وکان افضل من ترکہ وکان وصی سلیمانؑ آصفؑ بن برخیا وکان افضل من ترکہ وکان وصی عیسیٰؑ شمعونؑ بن فرخیا وکان افضل من ترک بعدہ وانی اوصیتُ الیٰ علیؑ وھو افضل من اترکہ بعدیؑ

امام علی بن حسین علیہما السلام نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ سلمانؓ فارسی کسی شخص کی عیادت کے ارادے سے جا رہے تھے۔ کہ ان کا گزر ہم پر سے ہوا۔ اور ہم آدمیوں کے حلقہ میں بیٹھے تھے۔ اور ہم میں سے ایک شخص کہ رہا تھا۔ کہ اگر میں چاہوں۔ تو تم کو ایسے شخص کے حال سے خبر دوں۔ جو ہمارے پیغمبرؐ کے بعد اس ساری امت سے افضل ہے۔ اور ان دونو شخصوں ابوبکر اور عمر سے برتر اور بہتر ہے۔ پھر اس نے سلمانؓ سے درخواست کی۔ تب سلمانؓ نے کہا۔ آگاہ ہو۔ خدا کی قسم۔ اگر میں چاہوں تو بیشک میں تم کو ایسے شخص کے حال سے آگاہ کروں۔ جو رسولِ خداؐ کے بعد اس تمام امت سے افضل ہے۔ اور ان دونو شخصوں ابوبکر اور عمر سے بہتر ہے۔ یہ کہکر سلمانؓ روانہ ہوئے تب لوگوں نے ان سے کہا۔ اے ابو عبداللہ۔ تم نے بیان نہ کیا۔ سلمانؓ بولے۔ کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جبکہ آپ نزع کی حالت میں تھے۔ میں نے عرض کی یارسولؐ اللہ آیا آپ نے کسی شخص کو اپنا وصی مقرر کر دیا ہے۔ فرمایا اے سلمانؓ۔ آیا تم اوصیا کو جانتے ہو۔ میں نے عرض کی۔ کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ آدمؑ کے وصی شیثؑ تھے۔ اور وہ تمام اولاد آدمؑ سے جو ان کے بعد باقی رہی

بہتر تھے۔ اور نوحؑ کے وصی سامؑ تھے۔ جو اُن سب سے افضل تھے۔ جن کو حضرت نوحؑ نے اپنے بعد چھوڑا۔ اور حضرت موسےؑ کے وصی یوشعؑ تھے۔ اور وہ ان سب سے افضل تھے۔ جو حضرت موسےؑ کے بعد باقی رہے۔ اور سلیمانؑ کے وصی آصفؑ بن برخیا تھے۔ اور وہ ان تمام لوگوں سے جنکو حضرت سلیمانؑ نے اپنے بعد چھوڑا۔ بہتر تھے۔ اور حضرت عیسےؑ کے وصی شمعونؑ بن فرخیا تھے۔ جو ان تمام لوگوں سے بہتر تھے۔ جو حضرت عیسےؑ کے بعد باقی رہے اور میں نے علیؑ ابن ابیطالبؑ کو اپنا وصی کیا ہے۔ اور وہ سب لوگوں سے جنکو میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں بہتر اور افضل ہیں۔

۲ وعن ابی وائل عن عبد اللہ بن عمر قال اذا اعدد نا اصحاب النبیؐ قلنا ابوبکر وعمر وعثمان فقال رجل یا ابا عبد الرحمٰن فعلیؑ ما هو قال علیؑ من اهل البیت لایقاس بہ احد هو مع رسول اللہؐ فی درجتہ ان اللہ یقول الذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریاتھم ففاطمۃؑ مع رسول اللہؐ فی درجتہ وعلیؑ معھما + ابو وائل کہتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ جب ہم آنحضرتؐ کے اصحاب کو شمار کرتے تھے۔ تو کہتے تھے ابوبکر عمر عثمان۔ تب ایک شخص نے پوچھا۔ کہ اے ابو عبد الرحمٰن علیؑ کس طرف ہیں۔ ابن عمر نے جواب دیا۔ کہ علیؑ اہلبیتؑ اطہار میں سے ہیں۔ اور آنحضرتؐ کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں۔ ان کے ساتھ کسی اور شخص کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ الذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے۔ اور ان کی اولاد نے ایمان میں انکی پیروی کی۔ ہم ان کی اولاد کو ان سے ملحق کرینگے۔ پس فاطمہؑ رسولؐ اکے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں۔ اور علیؑ ان دونوں کے ساتھ ہیں +

۳ وعن احمد ابن محمد الکروری البغدادی قال سمعت عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال سئلت ابی عن التفضیل فقال ابوبکر وعمر وعثمان ثم سکت فقال یا ابیت این علیؑ ابن ابیطالب قال هو من اهل البیتؑ لایقاس بهؤلاء + احمد

بن محمد کروری بغدادی بیان کرتا ہے۔کہ مینے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے سنا کہ وہ کہتا تھا۔ کہ میں نے اپنے باپ احمد بن حنبل سے صحابہ کی تفضیل پوچھی۔اس نے جواب دیا۔کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان۔اتنا کہکر خاموش ہوگیا۔عبداللہ نے کہا۔اے پدر۔علی ابن ابیطالب کدھر ہیں اس نے جواب دیا کہ علیؑ اہلبیت میں سے ہیں۔یہ لوگ (ابوبکر و عمر و عثمان) ان کے ساتھ قیاس نہیں کیئے جاسکتے (یعنی اصحاب ثلثہ مرتبے میں علی علیہ السلام کے برابر نہیں ہوسکتے)

۴ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ افضل رجال العالمین فی زمانی ھذا علیؑ و افضل نساء العالمین الاولین والاٰخرین فاطمۃ علیہا السلام + اور ابن عباسؓ سے مروی ہے۔کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔کہ تمام عالم کے مردوں سے افضل میرے عہد میں علیؑ ہے۔اور تمام عالم کی زنانِ اولین و آخرین سے بہتر فاطمہ علیہا السلام ہے +

۵ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ یوماً بمحضر المھاجرین والانصار یا علیؑ لو ان احداً عبد اللہ حق عبادتہ ثم شک فیک واھلبیتک انکم افضل الناس کان فی النار + اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے۔کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ نے مہاجرین و انصار کے روبرو علیؑ سے متوجہ ہوکر فرمایا۔اے علی اگر ایک شخص خدا کی ایسی عبادت کرے۔کہ جو حق عبادت ہے۔پھر تمہارے اور تمہارے اہلبیتؑ اطہار کے تمام لوگوں سے افضل ہونے میں شک کرے۔وہ جہنم میں جائیگا +

۶ وعن سلمانؓ قال قال رسول اللہ اولکم وارداً علی الحوض واولکم اسلاماً علیؑ ابن ابیطالب + اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے۔کہ جناب رسولخدا نے صحابہ سے فرمایا۔اے صحابہ تم سب سے پہلے قیامت کے دن جو شخص حوض کوثر پر وارد ہوگا۔اور جو تم سب سے پہلے ایمان لایا ہے۔وہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے +

۷ وعن انسؓ قال قال رسول اللہ ان اخی و وزیری وخلیفتی فی اھلی و خیر من اترک بعدی یقضی دینی وینجز موعدی علیؑ ابن ابیطالب + اور انسؓ سے

مروی ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرے اہلبیت میں میرا خلیفہ اور ان سب لوگوں سے جنکو میں اپنے بعد چھوڑونگا۔ بہتر اور بر تر اور میرے قرضوں کا ادا کرنے والا۔ اور میرے وعدوں کو پورا کرنیوالا علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے۔

۵ وعن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر الباقر عن ابائہ علیہما السلام قال لما مرض رسول اللہ فی مرضہ الذی قبض فیہ کان راسہ فی حجر علی والعباس یذب عنہ واہلبیت غاص بالمہاجرین والانصار فقال یا عم اتقبل وصیتی وتنجز عداتی فقال العباس انا رجل کبیر السن وکثیر العیال فقال علیہ السلام یا علی اتقبل وصیتی وتنجز عداتی فخنق علی العبرۃ وما استطاع ان یجیبہ فاعادھا علیہ فقال علی بابی انت وامی نعم فقال رسول اللہ انت اخی ووصیی ووزیری وخلیفتی ثم قال یا بلال ھلم سیف رسول اللہ ذا الفقار فجاء بہ بلال فوضع بین یدی رسول اللہ ثم قال یا بلال ھلم مغفر رسول اللہ ذا الجحد بن فجاء بہ فوضعہ ثم قال یا بلال ھلم درع رسول اللہ ذات الفضول فجاء بہا ثم قال یا بلال ھلم فرس رسول اللہ المرتجز فاتی بہ فاوقفہ ثم قال ھلم ناقۃ رسول اللہ العضبا فجاء بہا فاوقفہا ثم قال یا بلال ھلم بردۃ رسول اللہ السحاب فجاء بہا فوضعہا ثم قال یا بلال ھلم قضیب رسول اللہ الممشوق فجاء بہ فوضعہ فلم یزل یدعو بشئ بعد شئ حتی بالعصابۃ التی کان یعصب بہا بطنہ فی الحرب ثم نزع الخاتم فدفعہ الی علی ثم قال یا علی اذھب بہا اجمع فاستودعہا بیتک بشہادۃ المہاجرین والانصار لیس لاحد ان ینازعک فیہا بعدی فانطلق امیر المومنین حتی وضعہا فی منزلہ ثم رجع + اور ابو حمزہ ثمالیؓ سے مروی ہے۔ کہ امام ابو جعفر محمد باقرؑ نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کی زبانی مجھ سے روایت کی ہے۔ کہ جب جناب رسولخدا مرض الموت میں مبتلا تھے۔ تو حضرتؐ کا سر مبارک علیؑ کی گود میں تھا۔ اور عباسؓ آپکے جسم اطہر پر سے مکھیاں ہٹا رہے تھے۔ اور تمام گھر مہاجرین اور انصار سے پُر تھا۔ اُس وقت آنحضرتؐ نے عباسؓ

فعقلہا

سے فرمایا۔ اے چچا۔ آیا تم میری وصیت کو قبول کروگے۔ اور میرے وعدوں کو پورا کروگے۔ عباسؓ نے جواب دیا۔ یا رسولؐ اللہ۔ میں ایک بڈھا آدمی ہوں۔ اور میرا عیال بہت ہے۔ حضرتؐ نے تین بار اپنا کلام دہرایا۔ اور حضرت عباسؓ ہر دفعہ یہی جواب دیتے تھے۔ کہ میں بڈھا ہوں۔ اور میرا کنبہ بہت ہے۔ بعد ازاں حضرتؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا۔ اے علیؑ تم میری وصیت کو قبول کروگے اور میرے وعدوں کو پورا کروگے۔ حضرتؐ کا یہ کلام سنکر جناب امیرؑ کو ایسی رقت گلوگیر ہوئی۔ کہ جواب نہ دے سکے۔ حضرتؐ نے پھر اسی کلام کو دہرایا۔ جناب امیرؑ نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں۔ اں مجکو قبول ہے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ تم میرے بھائی اور وصی اور وزیر اور جانشین ہو۔ پھر بلال سے فرمایا۔ اے بلال۔ میری تلوار ذوالفقار لاؤ بلال نے تلوار لاکر حضرتؐ کے سامنے رکھ دی۔ پھر فرمایا۔ اے بلال۔ میری خود ذوالنجدین لاؤ۔ اس نے خود لاکر حاضر کی۔ پھر فرمایا۔ اے بلال میری زرہ ذات الفضول لاؤ۔ اس نے زرہ حاضر کی پھر فرمایا۔ اے بلال میرا گھوڑا مرتجز لاؤ۔ اس نے گھوڑا لاکر وہاں باندھ دیا۔ پھر فرمایا۔ اے بلال میرا ناقہ عضبا لاؤ۔ اس نے ناقہ لاکر اس کا گھٹنا باندھ دیا۔ پھر فرمایا۔ اے بلال میری بُردیمانی سحاب نام لاؤ۔ اس نے لاکر حاضر کی۔ پھر فرمایا۔ اے بلال میرا تازیانہ ممشوق لاؤ۔ اس نے تازیانہ حاضر کیا۔ اور وہاں رکھ دیا۔ الغرض حضرتؐ باری باری ایک ایک چیز کا نام لیتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ پٹکا طلب فرمایا۔ جس سے آپ لڑائی کے وقت شکم مبارک کو باندھا کرتے تھے۔ بعد ازاں اپنی انگوٹھی انگشت مبارک سے اتار کر علیؑ کو عطا فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اے علیؑ یہ تمام چیزیں لیجاؤ۔ اور مہاجرین و انصار کے روبرو اپنے گھر رکھ آؤ۔ کسی شخص کو اختیار نہیں ہے۔ کہ ان چیزوں میں میرے بعد تم سے جھگڑا کرے۔ پس امیر المومنینؑ گئے۔ اور وہ تمام چیزیں اپنے گھر رکھ کر وہیں واپس آگئے۔

۹ وعن ابی صالح عن ابی سعید الخدریؓ وعن ابی ھریرۃ قالا ان رسولؐ اللہ بعث ابابکر بسورۃ برائۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقۃ علیؑ فعرفہ فقال ماشانی قال خیر ان النبی قد بعثنی ببرائۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر الی رسولؐ اللہ فقال یا رسولؐ اللہ مالی قال خیر انت

صاحبی فی الغار غیر انہ لایبلغ عنی الا انا او رجل منی یعنی علیاً علیہ السلام + اور ابو صالح نے ابو سعیدؓ خدری اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسولخداؐ نے ابوبکر کو سورۃ برات دیکر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب وہ مقام قبعتان میں پہنچے۔ تو علیؑ کے ناقہ کی آواز سُنی۔ اور ان کو پہچانا اور پوچھا۔ میرا کیا حال ہے۔ جناب امیر نے جواب دیا۔ کہ بہتر۔ آنحضرتؐ نے مجکو سورۃ برات دیکر روانہ فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ جب ہم مدینہ واپس آئے۔ تو ابوبکر خدمت رسولخداؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسولؐ اللہ۔ میرے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ خیر۔ اور تم غار میں میرے رفیق رہے ہو۔ صرف یہ بات ہے کہ میری رسالت کو یا تو میں خود پہنچا سکتا ہوں۔ یا وہ شخص جو مجھ سے ہو (یعنی بمنزلہ میرے ہو) پہنچا سکتا ہے۔ یعنی علیؑ ابن ابیطالب +

۱۰ وعن عبد اللہ جویشقہ ابن مرۃ العیری عن جدہ قال اتی عمر ابن خطاب رجلان فسئلاہ عن طلاق الامۃ فانتھی الی حلقۃ فیھا رجل اصلع فقال یا اصلع ما ترٰی فی طلاق الامۃ فقال باصابعہ واشار بالسبابۃ والتی یلیھا فالتفت ابن الخطاب الیھما فقال احدھما سبحان اللہ جئناک وانت امیر المؤمنین وسئلناک عن مسئلۃٍ فجئت الی رجلٍ واللہ ما کلمک فقال اتدری من ھذا قالا لا قال عمر ھذا علیؑ ابن ابیطالب اشھد انی سمعت رسولؐ اللہ یقول لو ان ایمان اھل السمٰوات والارض وضع فی کفۃٍ ووضع ایمان علیؑ فی کفۃ فرجح ایمان علیؑ ابن ابیطالبؑ + اور عبد اللہ جویشقہ بن مرہ عیری نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ کہ عمر ابن خطاب کے پاس دو شخص طلاق کنیز کا مسئلہ پوچھنے آئے۔ تب عمر آدمیوں کے ایک حلقہ کے پاس گئے جس میں ایک اصلع شخص موجود تھا اور اس سے کہا۔ اے اصلع طلاق کنیز کی بابت تیری کیا رائے ہے۔ اس نے انگلیوں سے جواب دیا اور کلمے کی انگلی اور منجھلی انگلی سے اشارہ کیا۔ اسوقت عمر ابن خطاب ان دونو شخصوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا سبحان اللہ۔ ہم تیرے پاس آئے تھے۔ کہ تو امیر المومنین ہے۔ اور تجھ سے ایک مسئلہ پوچھا تھا۔ اور تو ایک ایسے شخص کے پاس آیا جس نے خدا کی قسم تجھ سے

بات تک بھی نہ کی۔ یہ سن کر عمر نے اس سے کہا۔ تو جانتا ہے۔ یہ کون شخص ہے؟ وہ دونو بولے کہ نہیں عمر نے کہا کہ یہ علیؑ ابن ابیطالب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے۔ کہ وہ حضرتؐ فرماتے تھے۔ کہ اگر آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کے ایمان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ اور علیؑ کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھکر دونو کو تولا جائے تو علیؑ ابن ابیطالب کا ایمان ہی سب سے بھاری ہوگا۔

۱۱ وعن سلمانؓ قال قال رسول اللہؐ اعلم امتی من بعدی علیؑ ابن ابیطالب

اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ تر صاحب علم علیؑ ابن ابیطالب ہے۔

۱۲ وعن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہؐ علیؑ باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت به من بعدی حبه ایمان وبغضه نفاق والنظر الیه رأفة ومودته عبادة رواه ابونعیم باسناده۔ اور ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے۔ اور میرے بعد میری امت کے لئے اس شریعت کا بیان کرنیوالا ہے۔ جس کے ساتھ خدا نے مجکو بھیجا ہے۔ اس کی محبت ایمان ہے۔ اور اس کی دشمنی نفاق ہے۔ اور اس کی طرف نظر کرنا رأفت ومہربانی ہے۔ اور اسکی دوستی عبادت ہے۔ حافظ ابونعیم نے اپنے اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۳ وعن سفیان الثوری عن منصور عن ابراهیم النخعی عن علقمة قال کنت عند عبداللہ ابن مسعود فسئل عن علیؑ فقال قال رسول اللہؐ قسمت الحکمة عشرة اجزاء فاعطی علیؑ تسعة اجزاء والناس جزءً واحداً۔ اور ابوسفیان ثوری نے منصور سے اور اس نے ابراہیم نخعی سے اور اس نے علقمہ سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے۔ کہ میں عبداللہ ابن مسعود کے پاس موجود تھا۔ کسی نے اس سے علیؑ کی بابت دریافت کیا۔ عبداللہ نے جواب دیا۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا

ان میں سے نو حصے علیؑ کو عطا کئے گئے۔ اور ایک باقی آدمیوں کو۔

۱۴ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ ان اللہ جمع فیّ وفی اھلبیتی الفضل والشرف والسخاء والشجاعۃ والعلم والحلم وان لنا الاخرۃ ولکم الدنیا۔ اور ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے اہلبیتؑ میں فضل اور شرف اور سخاوت اور شجاعت اور حلم اور علم کو جمع فرمایا ہے۔ اور آخرت خاص ہمارے واسطے ہے۔ اور دنیا تمہارے واسطے۔

۱۵ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ انا مدینۃ العلم وعلیٌ بابھا۔ اور جابرؓ انصاری سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں۔ اور علیؑ اس شہر کا دروازہ ہے۔

۱۶ وعنہ رضؓ قال قال رسول اللہ لعلیؑ یا علی انت منّی بمنزلۃ ھارون من موسیٰؑ الا انہ لا نبیّ بعدی۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ اے علیؑ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے موسےؑ کے نزدیک ہارونؑ کا مرتبہ تھا۔ مگر یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا (ورنہ تم بھی پیغمبر ہوتے)

۱۷ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہؐ قسم العلم عشرۃ اجزاء فاعطی علیؑ منھا تسعۃ وھو بالجزء العاشر اعلم من الناس۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے علم کے دس حصّے کئے ان میں سے نو حصّے خاص علیؑ کو عطا فرمائے۔ (اور دسواں حصہ سب پر تقسیم کیا)۔ اور وہ یعنی علیؑ دسویں حصّے میں بھی سب آدمیوں سے زیادہ عالم ہے (یعنی دسویں حصے میں سب کے ساتھ شامل ہے۔ اور اس میں سب سے زیادہ حصہ پایا ہے)

۱۸ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہؐ علیٌ منّی بمنزلۃ راسی من بدنی۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ مجھ سے ایسا ہے جیسے میرے بدن کے واسطے میرا سر ہے۔

۱۹ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ لاخیر فی امتی لیس فیہم احد من ولد علیؑ یامر بالمعروف وینھی عن المنکر + اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اس گروہ میں کسی طرح کی بہتری اور نیکی نہیں ہے۔ جنکے درمیان اولاد علیؑ میں سے کوئی شخص امر معروف اور نہی منکر کرنیوالا موجود نہ ہو +

۲۰ وعنہ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا نذیر ھٰذہ الامۃ وعلیؑ ھادیھا + نیز جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میں اس امت کا نذیر یعنی عذاب خدا سے ڈرانے والا ہوں۔ اور علیؑ اس امت کا ہادی یعنی خدا کی راہ دکھانیوالا ہے

المودۃ الثامنۃ فی ان رسول اللہ وعلیاً من نور واحد و فی ما اعطی علیؑ من الخصائل مالم یعط احد من العالمین

آٹھویں مودت اس بیان میں کہ رسول خداؐ اور علیؑ دونو ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور علیؑ کو خدا نے وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں۔ جو تمام عالم میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوئیں

۱ عن علیؑ قال انطلق بی رسول اللہ الی کسر الاصنام فقال لی اجلس فجلست الی جنب الکعبۃ ثم صعد رسول اللہ علی منکبی وقال لی انھض بی الی الصنم فنھضت بہ فلما رأی ضعفی تحتہ قال اجلس فجلست ونزل عنی وجلس علیہ السلام فقال یا علیؑ اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبہ ثم نھض بی رسول اللہ حتی خیل لی ان لوشئت نلت السماء وصعدت علی الکعبۃ وتنحی رسول اللہ فالقیت الصنم الاکبر صنم قریش وکان من نحاس موتداً باوتاد من حدید الی الارض فقال رسول اللہ عالجہ فلم ازل اعالجہ ورسول اللہ یقول ایہ ایہ فلم ازل حتی قلعتہ فقال دقہ فدققتہ وکسرتہ ونزلت + اور علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ مجکو اپنے ہمراہ لیکر بت توڑنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مجھ سے فرمایا بیٹھو میں کعبہ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اور رسول خداؐ میرے کندھے پر چڑھے اور مجھ سے فرمایا۔ مجکو بت کی طرف اٹھا جب

میں نے حضرتؐ کو اوپر کو اٹھایا۔ جب آنحضرتؐ نے اپنے نیچے میری کمزوری معلوم کی۔ تو فرمایا۔ اے علیؑ بیٹھو۔ میں بیٹھ گیا۔ اور حضرتؐ میرے کندھے پر سے اُترے۔ اور خود بیٹھ گئے اور مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اے علیؑ۔ میرے کندھے پر چڑھو۔ تب میں حضرتؐ کے کندھے پر چڑھا۔ پھر رسولخداؐ نے مجکو اوپر اُٹھایا۔ اور اتنا بلند کیا۔ کہ مجکو خیال ہوا۔ کہ اگر میں چاہوں تو آسمان پر جا پہنچوں۔ اور میں کعبہ پر چڑھ گیا۔ اور آنحضرتؐ ایک طرف ہو گئے۔ پس میں نے سب سے بڑے بت کو جو قریش کا بت تھا۔ اور تانبے کا بنا ہوا تھا۔ اور لوہے کی میخوں سے جڑا ہوا تھا۔ زمین کی طرف پھینکا۔ اور رسولخداؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اس کو اکھیڑو۔ تب میں لگاتار اس پر زور لگاتا رہا۔ اور رسولخداؐ فرماتے تھے۔ ہاں ہاں۔ پس میں برابر زور لگائے رہا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو اکھیڑ دیا۔ پھر فرمایا۔ اس کو ریزہ ریزہ کر ڈالو۔ میں نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اور توڑ پھوڑ کر پھینکدیا۔ اور اتر آیا*

۲ وعن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ یقول ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعۃ من عرشہ بلا کیف ولا زوال فاختارنی واختار علیاً لی صھراً جعلہ سید الاولین والاخرین والنبیین والمرسلین وھو الرکن والمقام والحوض والزمزم والمشعر الاعلی والجمرات العظام یمینہ الصفا ویسارہ المروۃ اعطاہ اللہ مالم یعط احداً من النبیین والملٰئکۃ المقربین قلنا وماذا یا رسول اللہ قال اعطاہ فاطمۃ العذراء البتول ترجع فی کل لیلۃ بکراً ولم یعط ذٰلک احداً من النبیین واعطاہ الحسن والحسین علیھما السلام ولم یعط احد مثلھما واعطاہ صھراً مثلی ولیس لاحد صھر مثلی وجعلہ اللہ قسیم الجنۃ والنار ولم یعط ذٰلک الملٰئکۃ وجعل شیعتہ فی الجنۃ واعطاہ اخاً مثلی ولیس لاحد اخ مثلی ایھا الناس من شاء ان یطفی غضب اللہ ومن اراد ان یقبل اللہ عملہ فلینظر الی علی ابن ابیطالب فان النظر الیہ یزید فی الایمان وان حبہ یذیب السیئات کما تذیب النار الرصاص* اور ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے

کہ میں نے رسولخدا سے سنا ہے۔ کہ وہ حضرتؐ فرماتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے عرش سے زمین کی طرف دیکھا۔ اور وہ دیکھنا بلا کیفیت اور بے زوال تھا۔ پس مجکو تمام اہل زمین میں سے انتخاب کیا۔ اور علیؑ کو میرے واسطے داماد منتخب کیا۔ جو تمام پہلوں اور پچھلوں اور تمام پیغمبروں اور رسولوں کا سردار ہے۔ اور وہ رکن اور مقام اور حوض کوثر اور زمزم اور مشعر اعلےٰ اور جمرات عظام ہے۔ اس کا دایاں صفا ہے۔ اور اس کا بایاں مروہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو وہ نعمت عطا کی ہے۔ جو کسی پیغمبر اور فرشتہ مقرب کو نہیں دی۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم صحابہ نے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ وہ کونسی چیز ہے۔ فرمایا۔ وہ فاطمہؑ عذرا و بتول ہے۔ جو ہر شب کو مثل باکرہ کے ہو جاتی ہے۔ اور ایسی زوجہ کسی پیغمبر کو نہیں دی۔ اور اس کو حسنؑ اور حسینؑ علیہم السّلام عطا فرمائے ہیں۔ اور ایسے فرزند کسی کو مرحمت نہیں فرمائے۔ اور اس کو مجھ سا خسر عطا کیا ہے۔ اور کسی کا خسر مجھ سا نہیں ہے۔ اور اس کو بہشت اور دوزخ کا تقسیم کرنیوالا مقرر کیا ہے۔ اور یہ بات فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ اور اس کے شیعوں کے لئے بہشت مقرر کیا ہے۔ اور اس کو مجھ سا بھائی عطا فرمایا ہے۔ اور کسی کا بھائی مجھ سا نہیں ہے۔ اے لوگو۔ جو کوئی خدا کے غضب کو رفع کرنا چاہے۔ اور یہ چاہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو قبول کرے۔ اس کو چاہئے۔ کہ علیؑ ابن ابیطالبؑ کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ اس کی طرف نظر کرنا ایمان کو زیادہ کرتا ہے۔ اور اس کی دوستی گناہوں کو اس طرح پگلا دیتی ہے۔ جیسے آگ قلعی کو گلا دیتی ہے +

۳ **وعن** ام سلمۃؓ قالت سمعت رسولؐ اللہ یقول سُمّی النّاسُ المومنین من اجل علیؑ ولو لم یومن علیٌ لم یکن مومنٌ فی امتی وسُمّی مختاراً لان اللہ اختارہ وسُمّی الا نبیا لان اللہ ارتضاہ وسُمّی علیاً لانہ لم یُسَمّ احدًا قبلہ باسمہ وسُمّیت فاطمۃُ بتولاً لانھا تبتلت کل لیلۃ معناہ ترجع کل لیلۃ بکرًا وسُمّیتْ مریم بتولاً لانھا ولدت عیسٰی بکرًا۔ اور ام سلمہؓ زوجہ رسولخدا سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسولخدا سے سنا ہے۔ کہ فرماتے تھے کہ لوگ علیؑ کے باعث سے مومنین کے نام سے نامزد ہوئے ہیں۔ اگر علیؑ ایمان نہ لاتے۔ تو

میری امت میں کوئی شخص بھی مومن نہ ہوتا۔ اور علیؑ مختار کے نام سے نامزد ہوئے۔ اس لئے کہ اللہ نے ان کو پسند کیا۔ اور مرتضیٰ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انکو برگزیدہ کیا۔ اور علیؑ کے نام سے اس لئے نامزد ہوئے۔ کہ ان سے پہلے خدا کے اس نام سے کوئی شخص موسوم نہیں کیا گیا ۔۔۔ اور فاطمہؑ کا نام بتول اس لئے ہوا۔ کہ وہ ہر شب بتول یعنی مثل باکرہ ہو جاتی ہیں۔ اور مریمؑ کا نام بتول اس لئے ہوا۔ کہ حالت بکر میں عیسیٰؑ کو جنا۔

۳ وعن عباسؓ ابن عبد المطلبؓ فی تسمیۃ امیر المومنین علیاً قال لما حملت فاطمۃ بنت اسدٍ بعلیٍ وجاءت بہ تقالت التسمیۃ لی وقال ابوطالبؑ التسمیۃ لی واحتکما الی ورقۃ ابن نوفل فقال ان کان ذکراً فالتسمیۃ للاب وان کانت انثی فالتسمیۃ للام فلما ولدت ذکراً قالت یا اباطالبٍ سم ابنک قال سمیتہ الحارث قالت ما اسمی ابنی الحارث قال لم قالت لانہ اسم من اسماء ابلیس فقال ھلمی نعلوا اباقبیس لیلاً وندعوا صاحب الخضراء فلعلہ ینبئنا فی ذلک بشیٍ فلما امسیا وجنھما اللیل خرجا نعلوا اباقبیس فلما حصلا علیہ انشأ ابوطالب یقول **شعر**

یا رب الغسق الدجی ۔ والفلق المبتلج المضی
بین لنا عن امرک المقضی ۔ بما نسمیہ لذاک الصبی

فاذا خشخشۃ وجلبۃ من السماء فرفع ابوطالب طرفہ فاذا لوح من زبرجدٍ اخضرٍ فیہ اربعۃ اسطرٍ فاخذہ ابوطالبٍ بکلتی یدیہ وضمہ الی صدرہ ضماً شدیداً فاذا مکتوب فیہ **شعر**

خصصتما بالولد الزکی ۔ والطاھر المنتجب الرضی
واسمہ من قاھر السمی ۔ علیٌ اشتق من العلی

فسر ابوطالبٍ بذلک سروراً عظیماً وخر ساجداً اللہ تبارک وتعالیٰ وعق عنہ بعشرۃ من الابل واولم علیہ ولیمۃ وکان ذلک اللوح معلقاً فی بیت الحرام یفتخر بہ بنو ھاشم

علی قریش حتی اقتلوعبد الملک بن مروان زمان قتال عبد اللہ بن زبیرؓ اور عباسؓ بن عبد المطلب عم رسولخدا سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو علیؑ کے نام سے نامزد کرنیکی حکایت اس طرح مروی ہے۔ کہ جب فاطمہ بنت اسد کو علیؑ کا حمل رہا۔ اور وہ پیدا ہوئے۔ تو کہنے لگیں۔ کہ نام میں رکھونگی اور ابو طالبؑ بولے۔ کہ نام رکھنا میرا حق ہے۔ اور یہ مقدمہ ورقہ بن نوفل کے سامنے پیش کیا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اگر بیٹا ہو۔ تو نام رکھنا باپ کا حق ہے۔ اور اگر لڑکی ہو۔ تو نام رکھنا ماں کا حق ہے۔ چونکہ فاطمہ بنت اسد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اس لئے اس نے ابو طالبؑ سے کہا۔ کہ اپنے بیٹے کا نام رکھئے ابو طالبؑ بولے میں نے اس کا نام حارث رکھا۔ فاطمہ نے کہا میں اپنے بیٹے کو حارث کے نام سے نامزد نہ کرونگی۔ وہ بولے۔ کیوں۔ فاطمہ نے جوابدیا۔ اس لئے کہ حارث ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ تب ابو طالبؑ نے کہا۔ کہ آؤ رات کو کوہ ابو قبیس پر چڑھیں اور آسمان کے مالک خداوند متعال سے دعا کریں۔ شاید کہ وہ اس باب میں ہم کو کچھ آگاہ فرمائے۔ جب شام ہوئی۔ اور رات اندھیری ہوگئی۔ تو دونو میاں بیوی گھر سے نکلے۔ اور کوہ ابو قبیس پر چڑھنے لگے۔ جب اوپر جا پہنچے۔ تو حضرت ابو طالب نے یہ شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اندھیری اور تاریک رات اور روشن ہونیوالی اور روشنی پھیلانیوالی صبح کے پروردگار اپنے حکم مقرر شدہ سے ہم پر ظاہر کر۔ کہ ہم اس لڑکے کا کیا نام رکھیں یکایک آسمان سے ایک پرخوف اور دہشت ناک آواز آئی۔ ابو طالبؑ نے آنکھ اٹھا کر جو اس طرف دیکھا۔ تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ سبز زبرجد کی ایک تختی ہے۔ اور اس میں چار سطریں لکھی ہیں۔ حضرت ابو طالبؑ نے اپنے دونو ہاتھوں سے اس کو پکڑا۔ اور خوب زور سے اس کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس میں یہ دو شعر درج تھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔ تم دونو فرزند پاکیزہ و طاہر و برگزیدہ و پسندیدہ سے مخصوص کئے گئے ہو۔ اور اس کا نام خدائے قاہر و بزرگ کی طرف سے علیؑ ہے۔ جو کہ علیؑ (نام خدا) سے مشتق کیا گیا ہے۔ ان شعروں کو پڑھ کر حضرت ابو طالبؑ

نہایت مسرور اور فرحناک ہوئے۔ اور دس اونٹوں سے اُن کا عقیقہ کیا۔ اور بہت اچھی طرح سے سب کو دعوت ولیمہ کھلائی۔ اور یہ تختی کعبہ میں لٹکتی تھی۔ اور بنی ہاشم اس کے سبب قریش پر فخر و مباہات کرتے تھے۔ یہانتک کہ عبدالملک بن مروان نے اس کو اکھاڑ ڈالا۔ جبکہ عبداللہ ابن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی + اور دوسری روایت میں یہ فقرہ یوں آیا ہے۔ حتی غاب زمان قتال الحجاج ابن الزبیر + یہانتک کہ جب حجاج ملعون نے ابن زبیر پر چڑھائی کی۔ اسوقت وہ تختی غائب ہو گئی +

۵ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ من اراد ان ینظر الی اسرافیلؑ فی ھیبتہ والی میکائیلؑ فی رتبتہ والی جبرئیلؑ فی جلالتہ والی آدمؑ فی علمہ والی نوحؑ فی خشیتہ والی ابراھیمؑ فی خلتہ والی یعقوبؑ فی حزنہ والی یوسفؑ فی جمالہ والی موسیٰؑ فی مناجاتہ والی ایوبؑ فی صبرہ والی یحییٰؑ فی زھدہ والی عیسیٰؑ فی عبادتہ والی یونسؑ فی ورعہ والی محمدؐ فی کمال حسبہ وخلقہ فلینظر الی علیٍ فان فیہ تسعین خصلۃ من خصال الانبیاء جمعھا اللہ فیہ ولم یجمع فی احدٍ غیرہ وجد جمیع ذٰلک فی کتاب جواھر الاخبار

اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی اسرافیلؑ کو اس کی ہیبت میں اور میکائیلؑ کو اس کے رتبے میں اور جبرئیلؑ کو اس کی جلالت میں اور آدمؑ کو اس کے علم میں اور نوحؑ کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں۔ اور ابراہیمؑ کو اس کے خلیل خدا بننے میں۔ اور یعقوبؑ کو اس کے حزن و ملال میں اور موسےؑ کو اس کی مناجات پروردگار میں۔ اور ایوبؑ کو اس کے صبر میں اور یحییےؑ کو اس کے زہد میں اور عیسےؑ کو اس کی عبادت میں۔ اور یونسؑ کو اس کی پرہیزگاری میں اور محمدؐ

کو اس کے کمال حسب و خُلق میں دیکھنا چاہیے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ وہ علیؑ ابن ابیطالب کی نظر کرے۔ کیونکہ اس میں نوّے خصلتیں پیغمبروں کی پائی جاتی ہیں۔ کہ اللہ تعالٰے نے ان کو اس میں جمع ہے۔ اور اس کے سوا اور کسی میں ان تمام خصائل کو جمع نہیں فرمایا۔ اور یہ تمام خصائل کتاب جواہر الاخبار میں مرقوم ہیں +

ـلـ **وعن** سلمانؓ قال قال رسولؐ اللہ خُلِقتُ انا و علیؑ من نورٍ واحدٍ قبلَ انْ یخلقَ اللہُ آدمؑ باربعۃ الاف عامٍ فلما خلق اللہُ آدمؑ رکب ذٰلک النورُ فی صلبہ فلم یزلْ فی شیٔ واحدٍ حتیٰ افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علیِ الخلافۃ + اور سلمانؓ فارسی سے مروی ہے کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں اور علیؑ اللہ تعالٰے کے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے سے چار ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جب اللہ تعالٰے نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا گیا۔ پھر لگاتار یہ نور ایک ہی چیز رہا۔ یہاں تک کہ عبد المطلب کی پشت میں آکر ہم جدا جدا ہوگئے۔ پس مجھ میں نبوت ہے۔ اور علیؑ میں خلافت اور وصایت +

ـکـ **وعنہ** رضی اللہ عنہ قال قال رسولؐ اللہ کنتُ انا و علیؑ نوراً بین یدی اللہ تعالیٰ معلقاً و کان ذٰلک النور قبل ان یخلق اللہ آدمؑ باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ آدمؑ رکب ذٰلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیٔ واحدٍ حتیٰ افترق فی صلب عبد المطلب فجزء انا و جزء علیؑ + نیز سلمانؓ سے مروی ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے۔ اور وہ نور بارگاہ ایزدی کے سامنے معلق تھا۔ اور یہ نور حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پیشتر موجود تھا۔ جب اللہ تعالٰے نے آدمؑ کو پیدا کیا۔ تو اس نور کو انکی پشت میں رکھا گیا۔ اور وہ برابر ایک ہی رہا۔ یہانتک کہ عبد المطلب کی پشت میں آگر

اس کے دو حصے ہوگئے - ایک حصہ تو میں ہوں - اور ایک حصہ علیؑ ہے

۸ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللهؐ خُلقتُ انا و علیٌّ من شجرة واحدةٍ والناسُ من اشجارٍ شتّٰی + اور ابن عباسؓ سے مروی ہے - کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے - کہ میں اور علیؑ ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں - اور باقی آدمی مختلف درختوں سے ہیں +

۹ وعنہ قال قال رسول اللهؐ خلق الانبیاءُ من اشجارٍ شتّٰی وخلقنی وعلیاً من شجرةٍ واحدةٍ فانا اصلها وعلیٌّ فرعها والحسنُ والحسینُ ثمارها واشیاعنا اوراقها فمن تعلّق بها نجی ومن زاغ عنها هوی + نیز ابن عباسؓ سے روایت ہے - کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے - اور مجھ کو اور علیؑ کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ہے میں اس درخت کی اصل ہوں اور علیؑ اس کی فرع (پھیلاؤ) - اور حسنؑ اور حسینؑ اس درخت کے پھل ہیں - اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں - جو کوئی اس درخت میں چڑھے گا - وہ نجات پائیگا - اور جو اس سے منحرف اور روگردان ہوگا - وہ ہلاک ہوگا - اور جہنم میں جائیگا +

۱۰ وعن ابی ذرؓ قال انی سمعت رسول اللهؐ یقول ان الله تبارک وتعالیٰ اید هذا الدین بعلیٍّ وانه منّی وانا منه وفیه انزل اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ + اور ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے - کہ میں نے رسولِ خداؐ سے سنا - کہ فرماتے تھے - کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے اس دین کی امداد کی ہے - اور وہ مجھ سے ہے - اور میں اس سے ہوں - اور آیہ ذیل اسی باب میں نازل ہوئی ہے اَفَمَنْ کَانَ .... الآیة یعنی آیا جو کوئی کہ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل و حجت پر ہو - اور اس کی طرف

سے گواہ اس کے بعد آئے + (اس آیت میں صاحب بنیہ حضرت محمدؐ ہیں۔
اور شاہد علیؑ ابن ابیطالب)

۱۱ وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ خُلِقتُ انا و علیٌ من نورٍ واحدٍ +
اور علی علیہ السلام سے روایت ہے۔کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔
کہ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے پیدا کئے گئے ہیں +

۱۲ وعنہ قال قال رسولؐ اللہ لی یا علیُ انی رأیتُ اسمکَ مقرونا باسمی فی اربعۃِ مواطنٍ فالتفتُّ بالنظر الیہ لما بلغت فی بیت المقدس فی معراجی الی السماء وجدتُ علی صخرۃٍ منہا لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسولُ اللہ ایدتہٗ بوزیرہ ونصرتہٗ بوزیرہ فقلت لجبرئیل ومن وزیری قال علیُ ابن ابیطالب فلما انتہیتُ الی سدرۃ المنتہی وجدتُ علیہا انی انا اللہ لا الٰہ الا انا وحدی محمدٌ صفوتی من خلقی ایدتہٗ بوزیرہ ونصرتہٗ بوزیرہ فلما جاوزتُ من سدرۃ المنتہی وانتہیتُ الی عرشِ ربِّ العالمین فوجدتُ مکتوبا علی قوائمہٖ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا محمدٌ حبیبی من خلقی ایدتہٗ بوزیرہ ونصرتہٗ بوزیرہ فلما ہبطتُ الی الجنۃ وجدتُ مکتوبا علی باب الجنۃ لا الٰہ الا انا محمدٌ حبیبی من خلقی ایدتہٗ بوزیرہ ونصرتہٗ بوزیرہ + نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔کہ اے علیؑ میں نے تمہارے نام کو اپنے نام سے ملا ہوا چار جگہ دیکھا۔اور میں اس کے دیکھنے کی طرف متوجہ ہوا۔جب میں آسمان کی طرف معراج کو جاتے وقت بیت المقدس میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک پتھر پر لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسولُ اللہ ایدتہٗ بوزیرہ ونصرتہٗ بوزیرہ + یعنی اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔اور محمدؐ خدا کا رسول ہے۔میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد دی ہے۔اور اس کے وزیر سے اسکی نصرت کی ہے۔تب میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا۔کہ

میرا وزیر کون ہے اس نے جواب دیا۔ کہ علیؑ ابن ابیطالب (۲) جب میں سدرۃ المنتہےٰ کے
پاس پہنچا۔ تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ انّی انا اللہ لا الٰہ الّا انا وحدی محمدؐ
صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ یعنی میں اللہ ہوں۔
کہ میرے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ میں واحد ہوں۔ محمدؐ میری مخلوق
میں سے میرا برگزیدہ ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اسکی امداد کی ہے۔ اور اس سے
اس کو نصرت دی ہے + (۳) پھر جب میں سدرۃ المنتہےٰ سے گزر کر عرش پروردگار
عالمین کے پاس پہنچا۔ تو میں نے اس کے ستونوں پر لکھا دیکھا۔ انّی انا اللہ لا الٰہ
الّا انا محمدؐ حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ یعنی میں
ہی اللہ۔ میرے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ میری تمام مخلوقات میں
سے میرا حبیب ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اسکو مدد و نصرت دی ہے۔ (۴) پھر
جب میں جنت میں پہنچا۔ تو اس کے دروازے پر لکھا دیکھا۔ لا الٰہ الّا انا محمدؐ حبیبی
من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ یعنی میرے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے
محمدؐ میری تمام مخلوق میں سے میرا حبیب ہے۔ اسکے وزیر سے میں نے اس کو مدد و نصرت دی ہے +

۱۳ وعن انسؓ قال قال رسول اللہؐ حدثنی جبرئیل عن اللہ عزوجل انّ اللہ
یحب علیاً ما لا یحب الملٰئکۃ ولا النبیین ولا المرسلین وما من تسبیحہ الّا
ویخلق اللہ ملکاً یستغفر لمحبیہ وشیعتہ الیٰ یوم القیٰمۃ + اور انسؓ روایت کرتا
ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جبرئیل امین نے خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے مجھ سے
بیان کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ علیؑ کو اسقدر دوست رکھتا ہے کہ اسقدر فرشتوں کو دوست رکھتا ہے اور نہ نبیوں کو اور نہ رسولوں کو
اور اسکی ہر ایک تسبیح کے عوض میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے محبوں
اور شیعوں کے لئے روز قیامت تک طلب بخشش کرتا رہیگا +

۱۴ وعن جابرؓ قال قال رسولؐ والذی بعثنی بالحق نبیاً انّ الملٰئکۃ تستغفر

لعلی وتشفق علیہم علی شیعتہ اشفق من الوالد علی ولدہ ۔ اور جابر انصاری رض سے
مروی ہے ۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے ۔ کہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجکو پیغمبر برحق
کرکے بھیجا ہے ۔ کہ فرشتے علی کے لئے طلب بخشش کرتے ہیں ۔ اور ان پر اور ان کے شیعوں
پر باپ کے اپنی اولاد پر مہربان اور شفیق ہونے کی نسبت زیادہ تر مہربان اور شفیق ہیں +

۱۵ وعن جابر قال دعی رسول اللہ علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس فقد
طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ ما انتجیتہ ولکن اللہ تعالیٰ انتجاہ + اور
جابر انصاری رض سے مروی ہے کہ جنگ طائف کے روز رسولخدا نے حضرت علی کو بلایا ۔ اور خلوت
میں راز کی باتیں کہیں ۔ لوگوں نے کہا ۔ کہ رسولخدا کی خلوت اپنے ابن عم کے ساتھ بہت لمبی ہوگئی
ہے ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ میں نے اس سے خلوت نہیں کی ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خلوت کی ہے

۱۶ وعن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ سمعت النبی یقول یوم
خیبر لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَتَطَاوَلْنَا
لَھَا فقال ادعوا الی علیا فاتاہ وبہ رمد فبصق فی عینہ فبرء ودفع الرایۃ الیہ ففتح
اللہ علیہ + عامر بن سعد بن ابو وقاص نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے جنگ
خیبر کے دن آنحضرت کو سنا کہ فرماتے تھے ۔ کہ میں اپنا علم جنگ ایسے شخص کو عطا کرونگا ۔
جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے ۔ اور اللہ اور اس کا رسول
اس شخص کو دوست رکھتے ہیں ۔ راوی کہتا ہے ۔ کہ ہم سب نے علم لینے کی تمنا
میں اپنی گردنیں دراز کیں ۔ غرض آں حضرت نے فرمایا ۔ علی کو میرے
پاس بلاؤ ۔ پس وہ آئے ۔ اور اس وقت ان کو آشوب چشم عارض ہو رہا
تھا ۔ تب آنحضرت نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھ میں لگا دیا فی الفور آنکھ
اچھی ہوگئی ۔ اور حضرت نے اپنا علم ان کو عطا فرمایا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے
ہاتھ پر قلعہ خیبر کو فتح کیا +

۱۱ عن انس ابن مالک قال کان عند النبیؐ طیر مشوی فقال اللّٰھم ائتنی باحب الخلق الیک یاکل ھٰذا الطیر معی ثلثا فجاء علیؑ ثلثا فاکلا معًا۔ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ موجود تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت اس طرح دعا کی۔ اے خدا میرے پاس ایسے شخص کو لا دے۔ جو تجھکو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا ہو۔ تاکہ وہ اس پرندہ کو میرے ساتھ شامل ہو کر کھائے۔ اور تین بار اس طرح فرمایا۔ پس علیؑ تین دفعہ آئے۔ (حضرتؐ کے اول بار دعا کرنے پر تشریف لائے۔ تو انس نے واپس کر دیا۔ پھر حضرتؐ نے دوبارہ دعا کی۔ اور جناب امیرؑ دروازے پر حاضر ہوئے۔ اور انس نے واپس کر دیا جب آنحضرتؐ نے تیسری بار دُعا کی۔ تو جناب امیر المومنینؑ حاضر ہوئے۔ اور بے اختیار اندر چلے آئے) + اور دونو حضرات علیہما الصلوٰۃ والسلام نے مل کر اس پرندے کو تناول فرمایا +

المودۃ التاسعۃ فی ان مفاتیح الجنۃ والنار بید علیؑ

نویں مودت اس بیان میں کہ بہشت اور دوزخ کی کنجیاں علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ہیں

۱ عن ابو سعیدؓ الخدری قال قال رسول اللہ ان اللہ [illegible] مفاتیح الجنۃ والنار فقال یا سلمانؓ قل لعلیؑ فو لا تخرج من [illegible] وتدخل من تشاء + ابو سعیدؓ خدری سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بہشت اور دوزخ کی کنجیاں مجھکو مرحمت فرمائی ہیں۔ پھر فرمایا اے سلمان علیؑ سے کہدو۔ کہ جس کو تم چاہو گے۔ ان میں سے نکالو گے۔ اور جس کو چاہو گے۔ ان میں داخل کرو گے +

۲ وعنہ [illegible] عن ام سلمہ قال قال رسول اللہ [illegible] یا علی [illegible]

مَنْ مثلك والملائكة تشتاق اليك والجنة لك انه اذا كان
يوم القيمة ينصب لي منبر من نور ولابراهيم منبر من نور
ولك منبر من نور فتجلس عليه واذا امنادٍ ينادي بخ بخ من وصيٍ
بين حبيبٍ وخليلٍ ثم اوتي بمفاتيح الجنة والنار فادفعها
اليك ٭ اور زید بن اسلم سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ اے
علیؑ واہ واہ تمہاری مانند کون شخص ہوسکتا ہے۔ کہ ملائکہ تمہارے مشتاق ہیں۔
اور جنت تمہارے واسطے ہے۔ کیونکہ۔ جب روز قیامت ہوگا۔ تو میرے لئے نور کا ایک
منبر نصب کیا جائیگا۔ اور ایک منبر نور کا حضرت ابراہیمؑ کے لئے۔ اور ایک منبر نور کا
تمہارے لئے رکھا جائیگا۔ اور تم اس منبر پر بیٹھوگے۔ اس وقت یکایک ایک منادی ندا کریگا۔
واہ واہ کیا خوب ہے۔ وہ وصی جو حبیبؐ خدا اور خلیلؑ خدا کے بیچ میں ہے۔ پھر مجکو بہشت
اور دوزخ کی کنجیاں دی جائینگی۔ اور میں اُن کو تمہارے حوالے کرونگا ٭

۳ وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ الله یا ابن عباسؓ علیك
بعليٍ فان الحق علی لسانه وجنانه وان النفاق بجانبه ان هذا اقفل
الجنة ومفتاحها وقفل النار ومفتاحها به يدخلون الجنة وبه يدخلون النار
ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے مجھسے فرمایا۔ اے ابن عباسؓ علیؑ کی متابعت
اپنے اوپر لازم کرلو۔ کیونکہ حق علیؑ کی زبان اور دل پر ہے۔ اور نفاق اس سے برطرف ہے۔ اور
یہ یعنی علیؑ بہشت کا قفل (دشمنوں کے لئے) اور اسکی کنجی (دوستوں کے لئے) اور دوزخ کا قفل
(دوستوں کے لئے) اور اسکی کنجی (دشمنوں کے لئے) ہے اسکی دوستی کے سبب سے اس کے
دوست بہشت میں داخل ہونگے اور اسکی دشمنی کے سبب سے اسکے دشمن جہنم میں داخل ہونگے ٭

۴ وعن جابرؓ قال قال رسولؐ الله اذا كان يوم القيمة ياتيني جبرئيل
وميكائيل بجزمتين من المفاتيح حزمة من مفاتيح الجنة

وحزمۃ من مفاتیح النار وعلی مفاتیح الجنۃ اسماء المومنین من شیعۃ محمدٍ وعلیٍ وعلی مفاتیح النار اسماء المبغضین من اعدائہٖ فیقولان لی یا احمد ھذا مبغضک وھذا محبک فادفعہما الی علی ابن ابیطالب فیحکم فیھم بما یرید فو الذی قسم الارزاق لا یدخل مبغضہ الجنۃ ولا محبہ النار ابدًا ٭ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا۔ تو جبرئیل ومیکائیل کنجیوں کے دو گچھے میرے پاس لائینگے۔ ایک گچھا بہشت کی کنجیوں کا ہوگا۔ اور ایک دوزخ کی کنجیوں کا۔ بہشت کی کنجیوں کے اوپر محمدؐ و علیؑ کے شیعہ مومنوں کے نام لکھے ہونگے۔ اور دوزخ کی کنجیوں پر اس سے یعنی علیؑ سے بغض رکھنے والے دشمنوں کے نام لکھے ہونگے۔ اور وہ دونو فرشتے مجھ سے کہیں گے۔ اے احمدؐ۔ یہ تیرا محب ہے۔ اور یہ تیرا دشمن ہے۔ ان دونو کو علی ابن ابیطالبؑ کے حوالے کیجیئے۔ کہ وہ ان کے باب میں جو چاہیں۔ حکم کریں۔ اور یہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں۔ جو رزقوں کا بانٹنے والا ہے۔ کہ علیؑ اپنے دشمنوں کو کبھی جنت میں داخل نہ کرینگے اور اپنے محب کو ہرگز جہنم میں نہ بھیجیں گے ٭

۵ وعن مسروق عن عایشۃ قالت سمعت رسول اللہ یقول لعلیٍ حسبك ان لیس لمحبك حسرۃ عند موتہ ولا وحشۃ فی قبرہ ولا فزع یوم القیمۃ ٭ مسروق نے عایشہ سے روایت کی ہے۔ کہ میں نے رسولِ خدا سے سنا ہے۔ کہ وہ علیؑ سے فرماتے تھے۔ اے علیؑ تم کو یہی کافی ہے۔ کہ تمہارے محب کو نہ تو اپنی موت کے وقت کچھ حسرت ہوگی۔ اور نہ قبر میں اس کو کسی قسم کی وحشت ہوگی۔ اور نہ قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اس کو لاحق ہوگا ٭

۶ وعن علیٍؑ قال قال رسول اللہ لا تستخفوا بشیعۃ علیٍ فان الرجل منہم یشفع فی مثل ربیعۃ ومضر۔ اور جناب امیر سے مروی ہے

کہ آنحضرت نے فرمایا ہے۔ اے لوگو۔ علیؑ کے شیعوں کو خفیف و حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ ان میں سے ایک شخص بنی ربیعہ و بنی مضر کے قبیلوں کے آدمیوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کی (قیامت کے دن) شفاعت کریگا +

۷ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ علیؑ وشیعتہ ھم الفائزون یوم القیمۃ + اور ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن علیؑ اور اس کے شیعہ ہی نجات و رستگاری پائیں گے +

۸ عن علی المرتضیٰؑ قال قال رسولؐ اللہ بشر شیعتک انا الشفیع لھم یوم القیامۃ وقتاً لا ینفع مال ولا بنون الا شفاعتی + اور علی مرتضےٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ اپنے شیعوں کو خوشخبری دو۔ کہ قیامت کے دن جبکہ سوا میری شفاعت کے نہ مال کچھ نفع دیگا۔ نہ اولاد۔ میں انکی شفاعت کروں گا +

۹ وعنہ قال قال رسولؐ اللہ لی یا علیؑ انک تقرع باب الجنۃ فتدخلھا بلا حساب + نیز اسی جنابؑ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ تم بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے۔ اور بے حساب اس میں داخل ہوگے +

۱۰ وعن النبیؐ من کان آخر الکلام الصلوۃ علیؐ و علیٰ علیؑ دخل الجنۃ۔ اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علیؑ پر درود و سلام بھیجنا ہوگا۔ وہ (درود و سلام) اسکو جنت میں داخل کریگا +

۱۱ وعن ابن عمرؓ قال کنا نصلی مع النبیؐ فالتفت الینا فقال ایھا الناس ھذا ولیکم بعدی فی الدنیا والاخرۃ فاحفظوہ یعنی علیاً + اور ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ بعد فراغت نماز آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو یہ یعنی علیؑ ابن ابیطالب میرے بعد دنیا اور آخرت میں

تمہارا مالک و مختار ہے - پس تم اس کے حقوق کی رعایت اور حفاظت کرنا +

۱۲ وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ اول ثلمۃ فی الاسلام مخالفۃ علیؑ

اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے - کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے - کہ اسلام میں پہلا رخنہ حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت ہے +

۱۳ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ لی یا علیؑ لا یبغضک من الانصار الا من کان اصلہ یہودیاً + اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے - کہ رسولخدا نے مجھ سے فرمایا - اے علیؑ انصار میں سے وہی شخص تم سے دشمنی رکھیگا - جسکی اصل یہودی ہوگی

۱۴ وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ سابقنا سابق و مقتصدنا ناج و ظالمنا مغفور - اور عمر ابن خطاب سے روایت ہے - کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے - کہ ہم اہلبیتؑ میں سے (اسلام کی طرف) سبقت کرنے والا سب سے سبقت کرنے والا ہے (مدارج و مراتب میں) - اور ہمارا میانہ رو نجات پانے والا ہے - اور ہم میں سے جو کوئی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے - وہ بخشا جائیگا +

۱۵ وعن علی المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللہ یا علیؑ انت اخی وانت رفیقی فی الجنۃ - اور علی مرتضےٰ علیہ السلام سے مروی ہے - کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا - اے علیؑ تم میرے بھائی ہو - اور جنت میں میرے رفیق ہوگے

۱۶ وعن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ لعلیؑ یا علیؑ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن اطاعک فقد اطاعنی ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن عصاک فقد عصانی + اور ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا - اے علیؑ جس نے میری اطاعت کی اُس نے ابتہ اللہ کی اطاعت کی - اور جس نے تمہاری اطاعت کی - اُس نے ابتہ میری اطاعت کی - اور جس نے میری نافرمانی کی - اُس نے ابتہ اللہ کی نافرمانی کی - اور جس نے تمہاری نافرمانی کی - اُس نے ابتہ میری نافرمانی کی +

۱۷ وعن عمران ابن الحصین قال قال رسول اللہ سئلت ربی ان لا یدخل احدًا من اھلبیتی فی النار فاعطانیھا + اور عمران بن حصین سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا۔ کہ میرے اہلبیت ؑ میں سے کسی کو جہنم میں نہ ڈالنا۔ پس خدا نے میری درخواست کو قبول فرمایا +

۱۸ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ فی قولہ تعا وقفوھم انھم مسئولون ہ عن ولایۃ علی کذا فی جواھر الاخبار + ابو سعید خدری رض سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت نے آیہ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مسئولون (اور ٹھیراؤ ان کو کہ اُن سے سوال کیا جائیگا) کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ کہ اُن سے ولایتِ علیؑ ابن ابیطالب کی بابت سوال کیا جائیگا + کتاب جواہر الاخبار میں اسی طرح مرقوم ہے +

۱۹ عن فاطمۃ قالت ان ابی نظر الی علیؑ وقال ھذا وشیعتہ فی الجنۃ جنابفاطمہ زہرا سے روایت ہے۔ کہ میرے والد ماجد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ یہ اور اس کے شیعہ جنت میں جائینگے +

۲۰ وعن عتبہ بن الازھری عن یحیی ابن عقیل قال سمعت علیًا یقول قال رسول اللہ ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ علی خمس الدنیا او علی ربعھا شک فیہ عتبہ فمن مشی علی الارض وھو یبغضک فی الدنیا فالدنیا علیہ حرام ومشیہ فیھا حرام + اور عتبہ بن ازہری نے یحیے بن عقیل سے روایت کی ہے۔ یحیے کہتا ہے۔ کہ میں نے علیؑ سے سُنا۔ کہ وہ فرماتے تھے۔ کہ جناب رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ اللہ تعالےٰ نے مجکو حکم دیا ہے۔ کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو دنیا کے پانچویں حصے یا اس کے چوتھے حصے کے مہر پر تمہارے ساتھ بیاہ دوں۔ (پانچویں یا چوتھے حصے میں عتبہ (راوی) کو شک ہوگیا ہے۔ کہ حضرتؐ نے پانچواں کہا۔ یا چوتھا) پس جو کوئی کہ زمین پر چلے۔ اور وہ دنیا میں تم سے دشمنی رکھتا

ہو۔ دنیا اُس پر حرام ہے۔ اور زمین پر چلنا بھی اس (مبغض علیؑ) پر حرام ہے +

المودۃ العاشرۃ فی عدد الائمۃ الاطہار وان المہدیؑ منہم

دسویں مودت ائمہ اطہار علیہم السلام کی تعداد کے بیان میں اور اس امر کے بیان میں کہ مہدیؑ ہادی آخر الزمان ان ہی حضرات علیہم السلام میں سے ہیں +

۱ عن الشعبی عن عمر بن قیس بن عبد اللہ قال کنا جلوساً فی حلقۃ فیہا عبد اللہ ابن مسعودؓ فجاء اعرابی فقال ایکم عبد اللہ ابن مسعودؓ فقال عبد اللہ ابن مسعودؓ قال حدثکم نبیکم کم یکون بعدہ من الخلفاء قال نعم اثنا عشر عدد نقباء بنی اسرائیل + شعبی نے عمر بن قیس بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ عمر بن قیس بیان کرتا ہے۔ کہ ہم آدمیوں کے ایک حلقہ میں بیٹھے۔ کہ عبد اللہ ابن مسعود اس حلقہ میں موجود تھا۔ ایک اعرابی نے وہاں آکر دریافت کیا۔ کہ تم میں عبد اللہ ابن مسعود کونسا ہے۔ عبد اللہ ابن مسعود نے جوابدیا۔ کہ میں ہوں عبد اللہ ابن مسعود۔ اعرابی بولا۔ اے عبد اللہ۔ کیا تمہارے پیغمبرؐ نے تم سے بیان کیا ہے کہ اس (حضرتؐ) کے بعد کتنے خلیفہ ہونگے۔ عبد اللہ نے جواب دیا۔ کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہونگے +

۲ وعن الشعبی عن المسروق قال بینما نحن عند عبد اللہ بن مسعودؓ نعرض علیہ مصاحفنا اذ قال لہ فتیً ھل عہد الیکم نبیکم کم یکون من بعدہ خلیفۃ قال انک لحدیث السن وان ھذا شیٔ ما سئلنی احد قبلک نعم عہد الینا نبینا انہ یکون بعدہ اثنا عشر خلیفۃ بعدد نقباء بنی اسرائیل + اور شعبی نے مسروق سے روایت کی ہے۔ کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے۔ اور اپنے قرآن اس کو سُنا رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک جوان نے اس سے پوچھا۔ آیا تمہارے پیغمبرؐ نے تم سے عہد کیا ہے۔ کہ اس کے بعد اتنے خلیفہ ہونگے۔ عبد اللہ نے جواب دیا۔ کہ اے شخص تو نوعمر آدمی ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے ۔ کہ

تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی۔ ہاں ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے عہد کیا ہے۔ کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہونگے ۔

۳ وعن جریر عن اشعث عن عبد اللہ ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ الخلفاء بعدی اثنا عشر کعدد نقباء بنی اسرائیل ۔ اور جریر نے اشعث سے اور اس نے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہونگے ۔

۴ وعن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرہ قال کنت مع ابی عند رسول اللہ فسمعتہ یقول بعدی اثنا عشر خلیفۃ ثم اخفی صوتہ فقلت لابی ما الذی اخفی صوتہ رسول اللہ قال قال کلھم من بنی ھاشم ۔ اور عبد الملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے۔ کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے سنا کہ حضرتؐ فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے۔ یہ فرما کر حضرتؐ نے اپنی آواز ہلکی کر دی۔ تب میں نے اپنے باپ سے پوچھا۔ کہ حضرتؐ نے آہستہ سے کیا کہا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ سب خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہونگے ۔

۵ وعن سماک ابن حرب مثل ذالک ۔ اور سماک بن حرب سے بھی ایسا ہی مروی ہے ۔

۶ وعن سلیم ابن قیس الھلالی عن سلمان الفارسیؓ قال دخلت علی النبیؐ فاذا الحسین علی فخذیہ وھو یقبل عینیہ و یقبل فاہ ویقول انت سید ابن السید وانت امام ابن الامام وانت حجۃ ابن الحجۃ وانت ابو حجج تسعۃ من صلبک تاسعھم قائمھم ۔ اور سلیم بن قیس ہلالی نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے۔ کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حسین علیہ السلام آنحضرتؐ کی رانوں پر بیٹھے ہیں۔ اور

آپ کبھی انکی آنکھوں کے بوسے لیتے ہیں۔ اور کبھی مُنہ کو چومتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ تو سیّد ہے اور سیّد کا بیٹا ہے۔ اور امام ہے۔ اور امام کا بیٹا ہے۔ اور حجتِ خدا ہے۔ اور حجتِ خدا کا بیٹا ہے۔ اور نو حجتہائے خدا کا باپ ہے۔ جو تیری پشت سے ہونگے۔ کہ ان کا نواں ان کا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا۔ (عجل اللہ فرجہ)

ے وعن اصبغ بن نباتہ عن عبداللہ بن عباسؓ قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ وتسعۃٌ من ولد الحسین مطہرون معصومون ✦ اور اصبغ بن نباتہ نے عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ میں نے رسول خداؐ سے سُنا ہے۔ کہ فرماتے تھے۔ کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو امام جو اولاد حسینؑ سے ہوں گے۔ پاک و پاکیزہ اور گناہوں سے معصوم و محفوظ ہیں ✦

۸ وعن عبایہ ابن ربعی قال قال رسول اللہ انا سید النبیین و علیؑ سیّد الوصیین واِنّ الاوصیاء بعدی اثنا عشر اولھم علیؑ و آخرھم قائم المھدی ✦ اور عبایہ ابن ربعی سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میں تمام پیغمبروں کا سردار ہوں۔ اور علیؑ تمام اوصیاء کا سردار ہے۔ اور میرے بعد بارہ وصی ہونگے۔ ان میں سے اوّل علیؑ ہے۔ اور آخری قائم آلِ محمد مہدی آخرالزمان علیہ السلام ہے ✦

۹ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ من احبّ ان یرکب سفینۃ النجاۃ ویتمسک بالعروۃ الوثقی ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیاً بعدی ویعاد عدوہ ولیأتمّ بالائمۃ الھداۃ من ولدہ فانھم خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علی خلقہ بعدی وسادۃ امتی وقادۃ الاتقیاء الی الجنۃ حزبھم حزبی وحزبی حزب اللہ وحزب اعدائھم حزب الشیطان ✦ اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی چاہے۔ کہ نجات

کی کشتی میں سوار ہو۔ اور عروۃ الوثقے یعنی مضبوط دستے کو مضبوط کر کے پکڑے اور اللہ کی مضبوط رسی (حبل متین) کو ہاتھ میں تھامے۔ اس کو چاہئے۔ کہ میرے بعد علیؑ سے دوستی رکھے۔ اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے۔ اور ہدایت کرنیوالے اماموں کی جو اس کی اولاد میں ہونگے۔ پیروی کرے۔ کیونکہ وہ معصومین علیہم السلام میرے جانشین اور میرے وصی اور میرے بعد خلقِ خدا کے اوپر خدا کی حجتیں ہیں۔ اور میری امت کے سردار اور جنت کی طرف پرہیزگاروں اور متقیوں کے رہبری کرنے والے ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ ہے۔ اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

۱۰ وعنہؓ قال قال رسول اللہ لا تذہب الدنیا حتی یقوم بامر امتی رجل من ولد الحسین یملأ الارض عدلاً کما ملئت ظلماً + نیز انہی حضرت سے روایت ہے۔ کہ رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ دنیا فنا نہو گی۔ جب تک کہ اولاد حسین علیہ السلام میں سے ایک شخص میری امت کا حاکم نہولے۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کریگا۔ جیسا کہ وہ اُس سے پہلے ظلم و جور سے پُر ہو گئی ہوگی۔

۱۱ وعن زید بن حارثہ مولے رسول اللہ قال لما کان اللیلۃ التی اخذ فیہا رسول اللہ علی الانصار بیعۃ الاولی فقال اخذت علیکم بما اخذ اللہ النبیین من قبلی ان تحفظونی وتمنعونی عما تمنعوا انفسکم وتمنعوا علیؑ ابن ابیطالب عما تمنعون انفسکم عنہ وتحفظونہ فانہ الصدیق الاکبر یزید اللہ دینکم بہ وان اللہ اعطے موسیٰ العصا و ابراھیم برد النار وعیسیٰ الکلمات التی کان یحیی بہا الموتیٰ واعطانی ھذا واشار الی علیؑ ولکل نبی آیۃ و ھذا آیۃ ربی والائمۃ الطاھرین من ولدہ آیات ربی لن تخلو الارض من اھل الایمان ما بقی اللہ احداً من ذریتہ وعلیھم تقوم القیامۃ + اور زید بن حارثہ غلام رسول خداؐ سے

روایت ہے۔ کہ جس رات آنحضرتؐ نے انصار سے پہلی بیعت لی۔ تو فرمایا۔ کہ میں نے تم سے اس عہد پر بیعت لی ہے۔ جس عہد پر کہ پہلے پیغمبروںؑ سے اللہ تعالےٰ نے بیعت لی تھی۔ کہ جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں کی حفاظت اور نگہداشت کرو۔ ان سے میری بھی حفاظت اور نگہداشت کرنا۔ اور جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں کی حفاظت اور نگہداشت کرو۔ ان سے علیؑ ابن ابیطالب کی حفاظت اور پاسداری کرنا۔ کیونکہ وہ صدیق اکبر ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے سبب تمہارے دین کو زیادہ کریگا۔ اور اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام کو معجزہ عصا عطا فرمایا۔ اور ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کیا۔ اور عیسےٰؑ کو وہ کلمات عطا فرمائے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور مجھکو یہ یعنی علیؑ عطا فرمایا۔ اور علی علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور ہر پیغمبر کے واسطے ایک نشانی (خدا کی طرف سے) ہوتی ہے۔ اور یہ (یعنی علیؑ) میرے پروردگار کی نشانی ہے۔ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام جو اُس کی اولاد سے ہونگے۔ میرے پروردگار کی نشانیاں ہیں۔ جب تک کہ علیؑ کی اولاد میں سے کسی ایک کو اللہ تعالےٰ زمین میں باقی رکھیگا۔ زمین ہرگز اہل ایمان سے خالی نہ ہوگی۔ اور انہی کی بنیاد پر قیامت قائم ہوگی + (جبتک انمیں سے ایک باقی ہے۔ دنیا فنا نہوگی)

۳۱ وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ان اللہ فتح ھذا الدین بعلیؑ فاذا مات علیؑ فسد الدین ولا یصلحہ الا المھدیؑ بعدہ +

اور ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس دین کو علیؑ کے سبب فتح وکشایش عطا کی ہے۔ جب علیؑ انتقال کر جائیں گے۔ تو دین فاسد ہو جائیگا اور مہدی علیہ السلام کے سوا جو علیؑ کے بعد ہونگے۔ کوئی اس دین کی اصلاح نہ کریگا *

۳۲ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ولو لم یبق من الدنیا الا یوما واحدا لیبعث اللہ فیہ رجلا من اھلبیتی فی امتی یواطی اسمہ اسمی براق الجبین ویفتح قسطنطنیہ وجبل دیلم ویروی ھذا الخبر

بطریق اخر وذلک ولو لم یبق من الدنیا الا یوما واحداً لطول اللہ ذلک
الیوم حتی یبعث رجلاً من اھلبیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ
الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا + اور ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ
جناب رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی روز باقی رہجائے۔ تو بھی ضرور اللہ تعالےٰ
اس دن میں میری امت میں میری اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کو مبعوث کریگا۔ جس کا نام
میرا نام ہوگا۔ اور اس کی پیشانی چمکدار اور روشن ہوگی۔ اور وہ قسطنطنیہ اور کوہستان
دیلم کو فتح کریگا + اور یہ حدیث دوسرے طریق سے یوں وارد ہوئی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے
فرمایا ہے۔ کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی دن باقی رہجائے۔ تو بھی اللہ تعالےٰ اس دن کو
لمبا کریگا۔ یہانتک کہ میری اہلبیتؑ میں سے ایک شخص جس کا نام میرا نام ہوگا۔ اور اس کے
باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ مبعوث ہو۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کریگا۔ کہ
جیساکہ وہ اس کے مبعوث ہونے سے پیشتر ظلم وجور سے پُر ہوگئی ہوگی +

۱۴ وعن علی المرتضی علیہ السّلام قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الائمۃ من وُلدی فمن اطاعھم فقد اطاع اللہ ومن عصاھم
فقد عصی اللہ وھم عروۃ الوثقی وھم الوسیلۃ الی اللہ تعالےٰ + اور علی
مرتضےٰ علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاہے۔ کہ
ائمہ طاہرین میری اولاد میں سے ہونگے۔ پس جس کسی نے انکی اطاعت کی۔ اس نے اللہ
کی اطاعت کی۔ اور جس نے انکی نافرمانی کی۔ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور وہ حضراتؑ
علیہم السلام عروۃ الوثقےٰ یعنی مضبوط دستہ ہیں۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی طرف (جانے کے)
وسیلے اور ذریعے ہیں +

۱۵ وعنہ علیہ السّلام قال قال رسولؐ اللہ یخرج رجلٌ من ماوراء
النّھر یقال لہ الحارث الحرّاث علی مقدمہ رجلٌ یقال لہ منصور یوطن

اویمکن لآل محمدؐ کما مکنت قریش لرسول اللہ وجب علی کل مؤمن نصرۃ او قال اجابتہ * نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ ماوراء النہر سے ایک شخص خروج کریگا۔ جس کو حارث الحراث کہتے ہونگے۔ اس کے آگے ایک شخص منصور نام ہوگا۔ جو آل محمدؐ کو ایسی تمکین و وقعت دیگا جیسی قریش نے رسول خداؐ کو تمکین و وقعت دی۔ ہر ایک مومن پر اس کی امداد کرنا یا بروایتے دیگر اسکے حکم کا ماننا واجب ہے *

۱۶ وعن ابی لیلی الاشعری قال قال رسول اللہ تمسکوا بطاعۃ ائمتکم فان طاعتہم طاعۃ اللہ و معصیتہم معصیۃ اللہ * اور ابو لیلے اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو۔ اپنے اماموں کی فرمانبرداری پختہ طور پر اختیار کرو۔ کیونکہ انکی فرمانبرداری عین خدا کی فرمانبرداری ہے۔ اور ان کی نافرمانی عین خدا کی نافرمانی ہے *

۱۷ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ الامام الضعیف ملعون یعنی من یحتاج الی غیرہ فی امور الدین * ابن عمر سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ضعیف امام یعنی ایسا امام جو دینی امور میں غیر کا محتاج ہو ملعون ہے *

المودۃ الحادی عشر فی فضائل سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

گیارھویں مودت سیدۃ النساء فاطمہ زہراء دختر رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل میں

۱ عن عبد اللہ ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ لما خلق اللہ آدمؑ و حواءؑ کانا یفتخران فی الجنۃ فقالا ما خلق اللہ خلقا احسن منا فبینما ھما کذلک اذ رئیا صورۃ جاریۃ لہا نور شعشعانی یکاد ضوءہ یطفی الابصار و علی راسہا تاج و فی اذنیہا قرطان قالا و ماھذہ الجاریۃ

قال ھذہ صورۃ فاطمۃ بنت محمد سید ولد لک فقالا وما ھذا التاج علی راسھا قال ھذا بعلھا علی ابن ابیطالب قالا وما ھذا القرطان قال الحسن والحسین ابناھا وجد ذلک فی غامض علمی قبل ان اخلقک بالفی عام +

عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جب اللہ تعالے نے حضرت آدمؑ و حواؑ کو پیدا کیا۔ تو وہ دونو جنت میں فخر کرتے تھے۔ آخر کار اُنہوں نے فخریہ کہا۔ کہ اللہ تعالے نے ہم سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا اسی اثنا میں ناگاہ انہوں نے ایک لڑکی کی صورت دیکھی۔ کہ نور اس سے چمک رہا ہے۔ کہ اس کی روشنی آنکھوں کو بے نور کئے دیتی ہے۔ اور اس کے سر پر ایک تاج ہے۔ اور اس کے کانوں میں دو گوشوارے ہیں۔ تب اُنہوں نے بارگاہ احدیت میں عرض کی۔ اے پروردگار۔ یہ لڑکی کون ہے۔ ارشاد ہوا کہ سنو آدمؑ و حواؑ۔ یہ فاطمہؑ کی صورت ہے۔ جو محمدؐ سردار اولادِ آدمؑ کی دختر ہے۔ پھر اُنہوں نے عرض کی۔ اور یہ تاج اس کے سر پر کیسا ہے۔ حکم ہوا۔ یہ اس کا شوہر علی ابن ابیطالبؑ ہے۔ پھر عرض کی۔ اور یہ دو گوشوارے کیا چیز ہیں۔ فرمایا۔ یہ حسنؑ اور حسینؑ اس کے بیٹے ہیں۔ اس کا وجود میرے علم پوشیدہ میں تمہارے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے موجود ہے +

۲ وعن علی المرتضیٰؑ قال قال رسول اللہ ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ تعالیٰ و ذریتھا علی النار + اور علی مرتضےٰ علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ فاطمہؑ پاکدامن ہے۔ اس لئے اللہ تعالے نے اس کو اور اس کی اولاد کو آتش جہنم کے اوپر حرام کیا +

۳ وعنہ قال قال رسول اللہ انما سمیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ فطمھا و فطم محبیھا من النار + نیز جناب امیرؑ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے اس کو اور اس کے محبوں کو آتش جہنم سے الگ کیا ہے +

سـ۴ وعن جمیع ابن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشہ فقالت عمتی لعائشۃ من کان احبّ النساء الی رسول اللہ قالت فاطمۃ قالت ومن الرجال قالت علی ابن ابیطالب + اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے - کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہ بی بی کے ہاں گیا - میری پھوپھی نے عائشہ سے پوچھا - کہ رسولؐ خدا کے نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ پیاری عورت کون تھی - جواب دیا کہ فاطمہؑ - پھر میری پھوپھی نے پوچھا - اور مردوں میں سب سے زیادہ کس کو چاہتے تھے - جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو +

سـ۵ وعن فاطمۃ قالت انہا زارت النبیؐ فبسط لہا ثوبًا فاجلسہا علیہ ثم جاء ابنہا الحسنؑ فاجلسہ ثم جاء الحسینؑ فاجلسہ ثم جاء علیؑ فاجلسہ معہم ثم ضم الثوب علیہم ثم قال ھؤلاء اھلبیتی وانا منہم اللہم ارض عنہم کما انا راض عنہم اور جناب فاطمہؑ سے روایت ہے - کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو گئی - حضرتؐ نے میرے لئے کپڑا بچھایا - اور اس کے اوپر مجھکو بٹھایا - پھر میرا فرزند حسنؑ وہاں آیا - حضرتؐ نے اس کو بھی بٹھایا - پھر حسینؑ آیا - حضرت نے اس کو بھی بٹھایا - پھر علیؑ آئے حضرتؐ نے انکو بھی ہمارے ساتھ بٹھایا - پھر اس کپڑے کو ہم سب کے اوپر لپیٹا - پھر فرمایا - یہ میرے اہلبیتؑ ہیں - اور میں ان میں سے ہوں - اے خدا تو ان سے خوشنود و رضامند ہو - جیسا کہ میں ان سے رضامند ہوں +

سـ۶ وعن ابن عباسؓ قال لما تزوج فاطمۃ من علیؑ قالت یا رسول اللہ زوجتنی من عائل لا مال لہ فقال لہا النبیؐ او ما ترضین ان یکون اللہ اطلع الی اھل الارض فاختار منہم برجلین احدھما ابوک والاخر بعلک + اور ابن عباسؓ سے روایت ہے - کہ جب آنحضرتؐ نے فاطمہؑ کا نکاح علی علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس معصومہؑ نے عرض کی - کہ یا رسولؐ اللہ آپ نے مجھکو ایک محتاج شخص سے بیاہ دیا - جس کے پاس کسی قسم کا مال موجود نہیں ہے - یہ سنکر رسولؐ خدا نے فرمایا - اے فاطمہؑ - کیا تو اس پر

راضی نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے تمام اہل زمین کو دیکھا ۔ اور ان میں سے دو شخصوں کو انتخاب کیا ۔ ایک تو تیرا باپ ہے ۔ اور دوسرا تیرا شوہر ﴿

۷ وعن فاطمۃؑ قالت قال رسولؐ اللّٰہ اما ترضین ان تکونی سیّدۃ نساء العالمین او نساء امّتی ﴿ جناب فاطمہؑ روایت کرتی ہیں۔ کہ جناب رسولخداؐ نے مجھ سے فرمایا ۔ اے فاطمہؑ کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے ۔ کہ جملہ عالم کی عورتوں کی یا بروایتے دیگر میری امت کی عورتوں کی سردار ہو ﴿

۸ وعن ابی بریدۃ الاسلمی قال دخلت مع رسولؐ اللّٰہ علی فاطمۃؑ قال اما ترضین ان تکونی سیّدۃ نساء ھذہ الامّۃ کما کانت مریم بنت عمران سیّدۃ نساء بنی اسرائیل ﴿ اور ابو بریدہ اسلمی بیان کرتا ہے کہ میں رسولخداؐ کے ساتھ فاطمہؑ کے پاس گیا ۔ حضرتؐ نے ان سے فرمایا ۔ اے فاطمہؑ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے ۔ کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو ۔ جیسا کہ مریم دختر عمران بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار تھیں ﴿

۹ وعن رسولؐ اللّٰہ و انّما سمیت فاطمۃؑ بالبتول لانّھا تبتلت من الحیض والنفاس لان ذالک عیبٌ فی بنات الانبیاء او قال نقصان ﴿ اور جناب رسالتمآبؐ سے مروی ہے ۔ کہ فاطمہؑ کا نام بتول اسی سبب سے ہوا ہے ۔ کہ وہ حیض و نفاس سے بالکل پاک ہے ۔ کیونکہ یہ (حیض و نفاس کا آنا) پیغمبروں کی بیٹیوں میں عیب یا بروایتے دیگر نقص ہے ﴿

۱۰ وعن عائشہ قالت قال رسولؐ اللّٰہ فاطمۃؑ بضعۃ منّی من اذاھا فقد اذانی ۔ اور عایشہ بی بی بیان کرتی ہیں ۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے ۔ کہ فاطمہؑ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے ۔ جس نے اس کو ایذا دی اس نے ضرور مجھکو ایذا دی ﴿

۱۱ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسولؐ اللّٰہ اوّل من دخل الجنّۃ فاطمۃؑ

بنت محمد مثلہا فی ھذہ الامۃ مثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ؛
اور ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ پہلے جو شخص جنت میں داخل ہوگا۔ وہ فاطمہؑ دختر محمدؐ ہے۔ اس کی مثال اس امت میں ایسی ہے۔ جیسے مریمؑ دختر عمران بنی اسرائیل میں ؛

سـ۱۲ـ وعن علیؑ المرتضےٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ نادیٰ منادٍ من وراء الحجب غضوا ابصارکم حتی تجوز فاطمۃ بنت محمدٍ علی الصراط ؛ اور علی مرتضےٰ علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ جب روز قیامت ہوگا۔ تو ایک منادی پردہ ہائے نور کے پیچھے سے آواز دیگا۔ اے اہل محشر۔ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ تاکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ صراط پر سے گزر جائیں ؛

سـ۱۳ـ وعن عایشہ قالت کان النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قدم من سفرٍ قبل نحر فاطمۃ وقال منہا اشمّ رائحۃ الجنۃ ؛ اور عایشہ سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تھے۔ تو فاطمہؑ کا گلا چومتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں ؛

سـ۱۴ـ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ تاتی ابنتی فاطمۃ یوم القیامۃ ومعہا ثیاب مصبوغۃ بالدماء تعلق بقائمۃ من قوائم العرش تقول یا حکم احکم بینی وبین من قتل ولدی فیحکم اللہ لابنتی ورب الکعبۃ ؛ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن ایسے حال میں میدان قیامت میں آئیگی کہ اس کے ہمراہ بہت سے کپڑے ہونگے۔ جو لہو سے رنگین ہونگے۔ اسوقت فاطمہؑ عرش کے ایک ستون کو پکڑ کر عرض کریگی۔ اے احکم الحاکمین میرے اور میرے فرزند کے

کے قاتلوں کے درمیان حکم کر۔ قسم ہے پروردگار کعبہ کی۔ کہ اللہ تعالے میری بیٹی
کے حق میں فیصلہ کرے گا *

۱۵ وعنہ علیہ السلام ایضاً عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادیٰ منادٍ من بطنان العرش یا اھل القیامۃ اغمضوا ابصارکم لتجوز فاطمۃ بنت محمدؐ مع قمیص مخضوب بدم الحسینؑ فتحتوی علی ساق العرش فتقول انت الجبار العدل اقض بینی و بین من قتل ولدی فیقضی اللہ لبنتی و رب الکعبۃ ثم تقول اللھم اشفعنی فیمن بکیٰ علی مصیبتہ فیشفعھا اللہ فیھم * نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ جب روز قیامت ہوگا تو وسط عرش سے ایک منادی ندا کریگا۔ کہ اے اہل محشر اپنی آنکھیں بند کر لو۔ تاکہ فاطمہ دختر محمدؐ خون حسین سے رنگین شدہ قمیص کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے گزر جائے۔ پس فاطمہؑ ساق عرش کو پکڑ کر عرض کریگی۔ اے اللہ تو جبار اور عادل ہے۔ میرے فرزند حسین کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم کر۔ پروردگار کعبہ کی قسم ہے۔ کہ اللہ تعالے میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کریگا۔ اس کے بعد فاطمہؑ عرض کرینگی۔ کہ اے خدا جو لوگ میرے حسینؑ کی مصیبت پر روئے ہیں۔ مجھکو انکا شفیع مقرر کر۔ تب اللہ تعالے انکو انکے حق میں شفیع کریگا *

۱۶ وعن زیدؓ بن علیؑ عن انسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاتی ستۃ اشھر باب فاطمۃ عند صلوٰۃ الفجر فیقول الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اھلبیت النبوۃ ثلث مرات انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویروی ھذا الخبر باسانیدہ من الثلثمائۃ من اصحابہ منھم من قال ثمانیۃ اشھر ومنھم من قال تسعۃ اشھر ومنھم من قال عشرۃ اشھر * اور زیدؓ ابن علیؑ نے انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا نماز صبح کے وقت

فاطمہ زہراؑ کے دروازے پر (چھ ماہ علے التواتر) تشریف لاتے تھے۔ اور تین بار فرماتے تھے۔ اے اہلبیتِ نبوت الصلوٰۃ الصلوٰۃ (نماز پڑھو) خدا یہی ارادہ کرتا ہے۔ کہ اے اہلبیتؑ تم سے ناپاکی اور پلیدی کو دور کرے۔ اور تم کو پاک کر دے۔ جو پاک کرنیکا حق ہے۔ اور یہ حدیث تین سو صحابہ سے اپنی سندوں کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ اُن میں سے بعض نے آٹھ مہینے بیان کئے ہیں۔ بعض نے نو مہینے۔ بعض نے دس مہینے ۞

المودة الثانية عشر في فضائل اهلبيت عليهم السلام مجملةً زيادةً مامرّ

بارھویں مودت تمام اہلبیت علیہم السلام کے فضایل ہیں۔ گزشتہ فضائل کے ماسوا۔

۱ عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله عليكم بعليٍّ فانّ الشمس عن يمينه والقمر عن يساره قلنا يا رسول الله وما هما قال الحسنؑ والحسينؑ وابوهما ضياء الدنيا وامهما بدر الدجىٰ ۞ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا۔ اے صحابہ علیؑ کی متابعت تم پر واجب ہے۔ کیونکہ آفتاب اس کے دائیں طرف ہے۔ اور چاند اس کے بائیں طرف۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ وہ چاند اور سورج کیا ہیں۔ فرمایا۔ وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ اور ان دونوں کا باپ دنیا کی روشنی ہے۔ اور انکی ماں شب تاریک میں بدر کامل کی مانند ہے ۞

۲ وعنه قال قال رسول الله عليٌّ وفاطمةُ والحسنُ والحسينُ الى يوم القيمة اهلي۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ روز قیامت تک میرے اہلبیتؑ ہیں ۞

۳ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله انّ ملكاً من السماء لم يزرني فاستاذن الله في زيارتي فبشّرني الى يوم القيامة واخبرني انّ فاطمة سيدة نساء اهل الجنة والحسنؑ والحسينؑ سيدا شباب اهل الجنة ۞ اور ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ ایک فرشتہ جس نے اس سے پہلے

مجھکو نہ دیکھا تھا۔ اللہ سے اجازت لیکر میری ملاقات کو آیا۔ اور روز قیامت تک کی بشارتیں مجھکو پہنچائیں۔ اور مجھ کو خبر دی۔ کہ فاطمہؑ بہشتی عورتوں کی سردار ہے۔ اور حسنؑ اور حسینؑ بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں ❊

۴۔ وعن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذه الآیة قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ قلنا یا رسول الله من قرابتک الذین فرض الله علینا مودتهم قال علیؑ وفاطمهؑ وابناهما ثلث مرات ❊ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ جب آیۃ قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ ❊ (یعنی اے محمدؐ اپنی امت سے کہدے۔ کہ میں اس پیغمبری کا عوض اس کے سوا اور کچھ تم سے نہیں چاہتا۔ کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا) نازل ہوئی۔ تو ہم (اصحاب رسول اللہؐ) نے عرض کی۔ یا رسول اللہؐ۔ وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون سے ہیں۔ جن کی دوستی اللہ تعالےٰ نے ہم پر عرض کی ہے۔ حضرتؐ نے جواب دیا۔ کہ وہ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام ہیں اور تین بار اس کو دُہرایا ❊

۵۔ وعن ابی هریرةؓ قال نظر رسولؐ الله الی علیؑ وفاطمةؑ والحسنؑ والحسینؑ قال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم ❊ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کی طرف نظر کی۔ اور فرمایا۔ کہ جو کوئی تم سے لڑے۔ میں بھی اس سے لڑتا ہوں۔ اور جو تم سے صلح رکھے میں بھی اس سے صلح رکھتا ہوں ❊

۶۔ وعن معاذ قال قال رسولؐ الله ان الله طهر قوماً من الذنوب بالصلع فی رؤسهم وانا وعلیؑ منهم وفی نسخة اخری ان الله طهر قوماً من الذنوب وتاج الایمان بصلعٌ فی رؤسهم وانا وعلیؑ منهم ❊ اور معاذ بن جبل سے مروی ہے۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک قوم کو اصلع بنا کر (ان کے سر کے اگلے

حصے پر بال نہ اگا کر) انکو گناہوں سے پاک کیا ہے۔ اور میں اور علیؑ ان میں سے ہیں۔
ترجمہ نسخہ دوم۔ کہ اللہ نے ایک قوم کو گناہوں سے پاک کیا ہے۔ اور ایمان کا تاج ان کے سروں پر چمکتا ہے۔ اور میں اور علیؑ ان میں سے ہیں۔

۷ وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ الحسنؑ والحسینؑ سیدا شباب اھل الجنۃ وابوھما خیرٌ منھما ۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے۔ کہ حسنؑ اور حسینؑ دونو بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اور انکا باپ ان دونوں سے بہتر ہے۔

۸ وعن فاطمہؑ قالت جئتُ مع الحسنؑ والحسینؑ الی النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی السکرات التی مات فیھا فقلتُ ورثھما شیئاً فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما الحسنؑ فلہ ھیبتی وسوددی واما الحسینؑ فلہ جرأتی وجودی ۔ اور جناب فاطمہؑ سے روایت ہے۔ کہ میں حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لے کر اس شدت مرض کے وقت جس میں حضرتؐ نے وفات پائی۔ آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہؐ ان دونوں کو کوئی چیز ورثہ میں عطا فرمائیے۔ تب آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ حسنؑ کے واسطے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسینؑ کے لئے میری جرأت اور سخاوت ۔

۹ وعن ابی السعید الخدریؓ قال قال رسولؐ اللہ ان للہ حرمات ثلث من حفظھا حفظہ اللہ امر دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظھا لم یحفظ اللہ لہ شیئاً حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ اھلبیتی ۔ اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ کی تین حرمتیں ہیں۔ یا بدلیتے دیگر اللہ تین حرمتوں کو دوست رکھتا ہے۔ جو کوئی ان تینوں حرمتوں کی حفاظت کرے اللہ تعالے اس کے دین اور دنیا کے کام کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہیں کرتا۔ اللہ تعالے اس کے لئے کسی شے کی بھی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ تینوں حرمتیں یہ ہیں

(۱) اسلام کی حرمت۔ (۲) میری حرمت۔ (۳) میری اہلبیت علیہم السلام کی حرمت۔

۱۰۔ عن امیر المومنین علیؑ قال قال رسول اللہ الولد ریحانۃ وریحانتای الحسنؑ والحسینؑ ٭ امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بیٹا ایک خوشبودار پھول ہوتا ہے۔ اور میرے دو خوشبودار پھول حسنؑ اور حسینؑ ہیں ٭

۱۱۔ وعنہ قال قال رسول اللہ اشتد غضب اللہ و غضب رسولہ علی من احتقر ذریتی واذانی فی عترتی ٭ نیز انہی حضرتؑ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ کا غضب اور اس کے رسولؐ کا غضب اس شخص پر نہایت شدید ہے۔ جو میری ذریت کی حقارت کرے۔ اور مجھکو میری اولاد کے بارے میں ایذا پہنچائے ٭

۱۲۔ وعنہ قال قال رسول اللہ الویل لظالم اہلبیتی عذابہم مع المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ٭ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخدا نے فرمایا ہے۔ کہ میری اہلبیتؑ پر ظلم کرنیوالوں کے لئے عذاب ویل ہے۔ انکو منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں عذاب دیا جائیگا ٭

۱۳۔ وعن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ کل بنی ادم ینتسبون الی عصبۃ ابیہم الا ولد فاطمۃ فانی انا ابوہم وانا عصبتہم ٭ اور حضرت فاطمہؑ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں سوا اولاد فاطمہؑ کے۔ کہ میں انکا باپ ہوں اور میں ہی انکا عصبہ (قرابت دار پدری) ہوں ٭

۱۴۔ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ امرت ان اسمی ابنی ہذین حسنا وحسینا۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ خدا نے مجھکو حکم دیا ہے۔ کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام حسنؑ اور حسینؑ رکھوں ٭

۱۵۔ وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ وھو اخذ باب الکعبۃ و

یقول ایھا الناس من عرفنی عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اعرفھم فانا ابوذرؓ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول مثل اھلبیتی فیکم کمثل سفینۃ نوحؑ من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق + اور ابوذرؓ غفاری کعبہ کا دروازہ ہاتھ میں پکڑے کہ رہے تھے ۔ اے لوگو۔ جو کوئی مجھکو پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے ۔اور جو کوئی نہیں پہچانتا ۔میں اس کو اپنی پہچان کراتا ہوں ۔ میں ابوذرؓ ہوں ۔ میں نے رسول خداؐ سے سُنا ہے ۔کہ فرماتے تھے ۔میرے اہلبیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی سی ہے ۔ کہ جو کوئی اس (کشتی نوحؑ) پر سوار ہوا ۔اس نے (طوفان میں غرق ہونے سے) نجات پائی ۔ اور جس نے اس سے روگردانی کی ۔ وہ غرق ہوا (اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہلبیتؑ میں سوار ہوگا ۔یعنی ان کی متابعت کریگا وہ دریاے ضلالت میں ڈوبنے سے نجات پائیگا ۔اور جو کوئی انکی مخالفت کریگا ۔وہ بحر ضلالت میں ڈوب جائیگا +)

۱۶ وعن سلمان الفارسیؓ قال قال رسول اللہؐ سمی ھارونؑ ابنیہ شبرا وشبیرا وعلیؑ سماھما حسنا وحسینا + اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے ۔کہ حضرت ہارون علے نبینا علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام شبر اور شبیر رکھے تھے ۔ اور علیؑ نے ان دونو یعنی اپنے بیٹوں کے نام (انہی ناموں کے ترجمہ عربی کی موافق) حسنؑ اور حسینؑ رکھے ہیں۔

۱۷ عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسنؑ والحسینؑ یوم القیامۃ عن جنبی عرش الرحمن بمنزلۃ الشنفین من الوجہ + اور علیؑ علیہ السلام سے مروی ہے ۔کہ جناب رسول خداؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ قیامت کے دن عرش خدا کے دونوں طرف اس طرح موجود ہوں گے ۔جیسے منہ کے دونوں طرف دو گوشوارے ہوتے ہیں +

۱۸ وعنہؑ قال الحسنؑ اشبہ لرسولؐ اللہ ما بین الصدر الی الراس والحسینؑ اشبہ لرسولؐ اللہ ما کان اسفل من ذلک + نیز جناب امیر علیہ السلام

فرماتے ہیں۔ کہ حسنؑ سینے سے لیکر سر تک رسول خداؐ سے زیادہ تر مشابہ ہیں۔ اور حسینؑ سینے سے نیچے کے حصے میں آنحضرتؐ سے زیادہ تر مشابہ ہیں +

۱۹ وعن عمران بن الحصین قال قال رسول اللہ النظر الی علیؑ عبادۃ + اور عمران ابن حصین سے مروی ہے۔ کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے +

۲۰ وعن عایشۃ قالت قال رسول اللہ ذکر علیؑ عبادۃ + اور عایشہ بی بی سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ علیؑ کا ذکر کرنا عبادت ہے +

۲۱ وعن الحسینؑ قال قال رسول اللہ لی یا بنی انک لکبدی طوبی لمن احبک واحب ذریتک فالویل لقاتلک یوم الجزاء + اور امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے پیارے فرزند۔ تم بیشک میرا جگر ہو۔ بہت اچھا حال ہے۔ اس شخص کا جو تم کو دوست رکھے۔ اور تمہاری ذریت (اولاد) کو دوست رکھے اور قیامت کے دن تمہارے قاتل کو بہت سخت عذاب ہوگا +

۲۲ وعن علیؑ قال قال رسول اللہ یقتل الحسینؑ شر ھذہ الامۃ ویتبرء اللہ منہم ومن ولدھم وممن یکفر بی + اور جناب امیر علیہ السلام جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حسینؑ کو وہ شخص قتل کریگا۔ جو اس میری امت میں سب سے زیادہ بدتر ہوگا۔ اور اللہ ان قاتلوں سے اور انکی اولاد سے اور میری نبوت کے منکروں سے بیزار ہے +

۲۳ وعنہؐ قال قال رسول اللہ ان قاتل الحسینؑ فی تابوت من النار علیہ نصف عذاب اھل النار وقد شد یداہ ورجلاہ من سلاسل من نار فیکب فی النار حتی یقع فی نار جہنم ولہ ریح یتعوذ اھل النار

الی ربّھم من شدّۃ نتن ریحہ وھو فیہا خالدٌ فی العذاب الالیم کلّما نضجِ جلدُہٗ شیّد اللہ علیہ الجلود حتّی یذوق العذاب الالیم لایُفتّرُ ساعۃً ویُسقی من حمیم جہنّم فالویل لہ من عذاب اللہ ✤ نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حسینؑ کا قاتل آگ کے ایک تابوت میں ہوگا۔ تمام دوزخیوں کا آدھا عذاب اس (اکیلے) پر ہوگا۔ اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے۔ اور اس کو جہنم میں اوندھے منہ گرایا جائیگا۔ یہانتک کہ قعرِ جہنم میں جا پڑے گا۔ اور اس سے ایسی بو آئیگی۔ کہ تمام دوزخی اسکے نہایت سڑی ہوئی اور سخت گندیدہ ہونے کی وجہ سے اپنے پروردگار سے پناہ مانگیں گے۔ اور وہ (قاتلِ حسینؑ) آتش دوزخ میں ہمیشہ تک عذاب دردناک میں مبتلا رہیگا۔ جب اس کے جسم کا پوست جل بھن جائیگا۔ تو خدا اس کے اوپر اور پوست مضبوط کردیگا تاکہ عذابِ دردناک کی چاشنی چکھے۔ جو ایک ساعت بھی مدھم اور سست نہوگا۔ اور جہنم کا گرم پانی اس کو پلایا جائیگا۔ پس عذاب خدا سے ویل کا عذاب اس کے لئے ہوگا ✤

۲۷ وعن ابن عمر سئلہ رجلٌ عن دم البعوضۃ فقال مَن انت قال من اھل العراق قال انظروا الیٰ ھذا یسئلنی عن دم البعوضۃ وقد قتلوا ابن رسول اللہ وقد سمعتہٗ یقول ھما ریحانتای من الدنیا۔ رواہ ابونعیم ✤ حافظ ابونعیم نے اپنے اسناد سے روایت کی ہے۔ کہ ابن عمر سے کسی شخص نے پوچھا۔ کہ (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کا کیا حکم ہے۔ ابن عمر نے اس سے پوچھا۔ تو کون ہے اس نے جواب دیا۔ کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ ابن عمر نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس شخص کو دیکھو۔ کہ یہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم دریافت کرتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے فرزند رسول خداؐ کو قتل کر ڈالا ہے اور میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے۔ کہ فرماتے تھے۔ کہ یہ دونوں (حسنؑ اور حسینؑ) دنیا سے میرے دو خوشبودار پھول ہیں ✤

۲۵ وعن شهر ابن جوشب قال سمعت ام سلمہؓ حین جاء نعی الحسین لعنت اهل العراق و قالت قتلوه قتلهم الله عزوجل ما عزّوه وذلّوه لعنهم الله روے باسناد مسلسل لہٗ ابی نعیم ٭ حافظ ابو نعیم نے اپنی اسناد مسلسل سے شہر بن جوشب سے روایت کی ہے۔ کہ جب امّ سلمہ زوجۂ رسولؐ خدا کو حسینؑ کے قتل ہونیکی خبر پہنچی۔ تو مینے سُنا کہ اُنھوں نے اہل عراق پر لعنت کی۔ اور فرمایا۔ کہ اہل عراق نے حسینؑ کو قتل کیا۔ خدائے بزرگ اور برتر ان ملعونوں کو ہلاک کرے۔ ان مردودوں نے اُس (حسینؑ) کی عزت نہ کی۔ اور اُسکو ذلیل کیا۔ خدا ان ملعونوں پر لعنت کرے

المودّة الثالثة عشر فی فضائل خدیجہ و فاطمہ و محبّت اهل البیت و ثواب محبیهم و رفعة درجاتهم و نکال مبغضیهم

تیرھویں مودت حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور فاطمہ زہرا کے فضائل اور اہل بیتؑ کی محبت اور ان کے محبوں کے ثواب اور انکے درجات کی بلندی اور ان کے دشمنوں کے عذاب و نکال کے بیان میں۔

۱ عن الشعبی عن مسروق عن عایشہ قالت کان رسولؐ الله لایکاد ان یخرج من البیت حتی یذکر خدیجة فیحسن علیها الثناء فذکرها یومًا فادرکتنی الغیرة فقلتُ هل کانت الا عجوزًا قد ابدلك الله خیرًا منها فغضب النبیؐ حتّی رایتُ مقدم شعره یهتز من الغضب فقال لا والله ما اخلفنی الله خیرًا منها امنت بی اذ کفر الناس وصدقتنی اذ کذبنی الناس وواستنی بمالها اذ احرمنی الناس ورزقنی الله باولادها دون النساء من غیرها قالت عایشة فقلتُ فی نفسی لا اذکرها بسوءٍ ابدًا ٭ شعبی نے مسروق سے اور اس نے عایشہ سے روایت کی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گھر سے باہر تشریف نہ لیجاتے تھے۔ جب تک کہ خدیجہؓ کا ذکر نہ کرلیں اور خوب طرح انکی تعریف نہ فرمالیں۔ الغرض ایک دن حضرتؐ نے ان کا ذکر فرمایا۔ یہ سنکر مجھکو غیرت لاحق ہوئی اور میں نے عرض کی۔ وہ فقط ایک بڑھیا عورت تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کے عوض میں اس سے بہتر زوجہ آپکو عنایت

بیچ مودت

فرمائی ہے سیدا یہ کلام سنکر حضرتؐ نہایت غضبناک ہوئے۔ یہانتک کہ میں نے دیکھا۔ کہ غصے کے مارے آپ کے بالوں کے سرے ہلنے لگے۔ اورارشاد فرمایا۔ اے عایشہ۔ خدا کی قسم اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد اس سے بہتر زوجہ مجھکو عطا نہیں کی۔ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جبکہ تمام لوگ میری نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اور اس نے اس وقت میری تصدیق کی جبکہ تمام لوگوں نے میری تکذیب کی تھی (مجھکو جھٹلاتے تھے) اور اس نے اسوقت اپنے مال سے میری غمخواری اور ہمدردی کی۔ جبکہ تمام لوگوں نے مجھکو محروم کر رکھا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے صرف اسی سے مجھکو اولاد عطا فرمائی ہے۔ اور کسی عورت سے نہیں + عایشہ کہتی ہیں۔ کہ حضرت کا یہ ارشاد سنکر میں نے اپنے دلمیں کہا۔ کہ اب میں کبھی اسکو برائی سے یاد نہ کروں گی +

۲۔ عن مہاجر بن میمون عن فاطمۃ علیہا السلام قالت قلت لابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این امنا خدیجۃ قال ببیت من قصب لا لغوب فیہ ولا نصب بین مریم واسیۃ امرأۃ فرعون قلت امن ہذا القصب قال لا بل القصب المنظوم بالدر والیاقوت۔ اور مہاجر بن میمون سے روایت ہے۔ کہ جناب فاطمہؑ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے اپنے باپ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ کہ میری ماں خدیجۃ الکبریٰ (جنت میں) کہاں ہیں۔ فرمایا۔ سرکنڈے کے ایک گھر میں۔ کہ تکان اور سختی اس گھر میں ذرا معلوم نہیں ہوتی۔ اور حضرت مریمؑ اور آسیہ زن فرعون کے گھروں کے درمیان ہے۔ میں نے عرض کی۔ کہ (اے پدر عالی مقدار) کیا وہ گھر اس دنیوی سرکنڈے کا بنا ہوا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ کہ نہیں بلکہ اس سرکنڈے موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہیں

۳۔ وعن انسؓ قال قال رسول اللہ خیر نساء العالمین اربع مریمؑ بنت عمران واسیۃ بنت مزاحم وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد اور انسؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ چار عورتیں تمام عالم کی عورتوں سے بہتر ہیں۔ مریمؑ دختر عمران۔ آسیہ دختر مزاحم۔ خدیجہؑ دختر خویلد۔ فاطمہؑ دختر محمدؐ +

۴ وعن عباد بن سعدؓ قال قال رسول اللهؐ فُضِّلت خدیجةؑ علی نساء النبی کما فضلت مریمؑ علی نساء العالمین ÷ اور عباد بن سعدؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ خدیجۃ الکبریٰؑ کو میری تمام بیویوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے۔ جیسے مریمؑ بنت عمران کو تمام عالم کی عورتوں پر فضیلت ہے ÷

۵ وعن الامام جعفر الصادق عن آبائه علیهم السّلام عن علیؑ قال نزل جبرئیلؑ علی رسول اللهؐ فقال یا رسول الله انّ ربّك یقرءُ علیك السّلام ویقول انّی قد حرّمتُ النّار علی صُلبٍ انزلك وبطنٍ حملك وحجر کفّلك ÷ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کی زبانی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ جبرئیلؑ امین رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے۔ اور عرض کی۔ یا رسول اللہؐ۔ آپ کا پروردگار بعد تحفہ درود وسلام ارشاد فرماتا ہے۔ کہ میں نے آتش جہنم کو اس پشت پر حرام کر دیا ہے۔ جس نے تم کو اتارا۔ اور اس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا۔ اور اس گود پر جس نے تمہاری کفالت کی۔ یعنی پرورش کیا ÷ (یعنی آپ کے والد اور والدہ اور چچا ابو طالب جنتی ہیں) ÷

۶ وعن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللهؐ من اراد التوکّل فلیحبّ اهلبیتیؑ ومن اراد ان ینجو من عذاب القبر فلیحبّ اهلبیتیؑ ومن اراد الحکمة فلیحبّ اهلبیتیؑ ومن اراد دخول الجنّة بغیر حساب فلیحبّ اهلبیتیؑ فوالله ما احبّهم احدٌ الا ربح فی الدنیا وفی الاخرة ÷ اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی توکل کرنا چاہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی عذاب قبر سے نجات پانا چاہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی علم وحکمت حاصل کرنا چاہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی چاہے۔ کہ بیحساب جنت میں داخل ہو۔ اس کو چاہیئے۔ کہ میری

اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم جو کوئی انکو دوست رکھیگا۔ وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ اُٹھائیگا۔

ے وعن زادان عن سلمانؓ قال قال رسول اللہ یا سلمانؓ من حب فاطمۃؑ ابنتی فھو فی الجنۃ معی و من ابغضھا فھو فی النار یا سلمانؓ حبّ فاطمۃ ینفع فی مائۃ من المواطن ایسر ذالک المواطن الموت والقبر والمیزان والصراط والمحاسبۃ فمن رضیت عنہ ابنتی فاطمۃؑ رضیت عنہ و من رضیت عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و من غضبت ابنتی فاطمۃؑ علیہ غضبت علیہ و من غضبت علیہ غضب اللہ علیہ یا سلمانؓ ویل لمن یظلمھا و یظلم بعلھا علیًا و ویل لمن یظلم ذریتھما و شیعتھما ÷ اور زادان نے سلمان رضؓ سے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے مجھسے فرمایا۔ اے سلمانؓ۔ جو کوئی میری بیٹی فاطمہ زہراؑ سے محبت رکھے۔ وہ بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے۔ وہ جہنم میں جائیگا۔ اے سلمانؓ۔ فاطمہ کی دوستی سنّو جگہ نفع پہنچاتی ہے کہ ان جگہوں میں سے زیادہ تر سہل مقامات موت اور قبر اور میزان اور صراط اور حساب قیامت ہیں۔ پس جس شخص سے کہ میری بیٹی فاطمہؑ خوش ہوگی۔ میں بھی اس سے خوش ہونگا۔ اور جس سے میں خوش ہوں۔ اللہ تعالےٰ بھی اس سے خوش ہے۔ اور جس کسی سے میری بیٹی فاطمہؑ ناراض ہے۔ میں بھی اس سے ناراض ہوں۔ اور جس سے میں ناراض ہوں اللہ تعالےٰ بھی اس سے ناراض اور غضب ناک ہے۔ اے سلمانؓ وائے ہو اُس شخص پر۔ جو اس پر ظلم کرے۔ اور اس کے شوہر علیؑ پر ظلم کرے۔ اور وائے ہو اس شخص پر جو ان دونوں کی اولاد اور ان کے شیعوں پر ظلم کرے ÷

ۃ وعن المقدادؓ بن الاسود قال قال رسول اللہ معرفۃ آل محمدؐ برائۃ من النار و حبّ آل محمدؐ جواز علی الصراط والولایۃ لآل محمدؐ امان من العذاب ÷ اور مقدادؓ بن اسود سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ آل محمدؐ

کی معرفت آتش دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ اور آل محمدؐ کی دوستی صراط پر عبور کرنے کا وسیلہ ہے۔ اور آل محمدؐ کی ولایت کا قبول کرنا عذاب خدا سے امن پانے کا باعث ہے ٭

۹ وعن جریر ابن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ من مات علیٰ حب آل محمدٍ مات شہیداً و من مات علیٰ حب آل محمدٍ مات مغفوراً له الا و من مات علیٰ حب آل محمد فیفتح فی قبرہ بابان من الجنۃ الا و من مات علیٰ حب آل محمدٍ بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر و نکیر الا و من مات علیٰ حب آل محمدٍ یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا و من مات علیٰ حب آل محمدٍ مات تائباً الا و من مات علیٰ حب آل محمدٍ جعل اللہ زوار قبرہ ملٰئکۃ الرحمۃ الا و من مات علیٰ حب آل محمدٍ مات علی السنۃ والجماعۃ الا و من مات علیٰ حب آل محمدٍ مات مومناً مستکمل الایمان الا و من مات علی بغض آل محمدٍ جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ الا و من مات علی بغض آل محمدٍ لم یشم رائحۃ الجنۃ الا و من مات علی بغض آل محمدٍ مات کافراً ٭ اور جریر بن عبد اللہ بجلی سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ (اے صحابہ) آگاہ ہو۔ جو کوئی محبتِ آل محمدؐ پر مریگا۔ وہ شہید مریگا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مریگا۔ وہ بخشا ہوا مریگا۔ آگاہ ہو۔ جو کوئی محبت آل محمد پر مریگا۔ اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھولے جائینگے۔ آگاہ ہو۔ جو کوئی محبت آل محمد پر مریگا۔ اس کو ملک الموت مرتے وقت بہشت کی بشارت دیگا۔ پھر (قبر میں) منکر و نکیر مژدۂ جنت سنائینگے۔ آگاہ ہو۔ جو کوئی محبت آل محمد پر مریگا۔ وہ اس طرح باساز و سامان جنت کی طرف جائیگا جسطرح تازہ دلھن اپنے شوہر کے گھر کی طرف جاتی ہے۔ آگاہ ہو۔ کہ جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مریگا وہ توبہ کرکے مریگا۔ آگاہ ہو۔ کہ جو کوئی محبت آل محمد پر مریگا۔ اللہ تعالےٰ رحمت کے

فرشتوں کو اس کی قبر کے زوّار بنائیگا - آگاہ ہو - کہ جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مریگا - وہ سنت نبوی اور جماعت ایمانی پر مریگا - آگاہ ہو - جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مریگا - وہ کامل الایمان مریگا - آگاہ ہو - جو کوئی بغض و عداوتِ آل محمدؐ پر مریگا - وہ قیامت کے دن اس حال میں اُٹھیگا - کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا - ایسٌ من رحمۃ اللّٰہ یعنی یہ رحمتِ خدا سے نا امید ہے - آگاہ ہو - جو کوئی بغض و عداوتِ آل محمدؐ پر مریگا - وہ بہشت کی بو تک بھی نہ سونگھے گا - آگاہ ہو - جو کوئی بغض و عداوتِ آل محمدؐ پر مریگا - وہ کافر مریگا ❊

۱۰ وعن عکرمہ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم بعبد الرحمٰن بن عوف یا عبد الرحمٰن انکم اصحابی وعلیؑ ابن ابیطالب اخی منّی وانا من علیؑ فھو باب علمی ووصیی وھو وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ ھم خیر اھل الارض عنصرًا وشرفًا وکرمًا وفی نسخۃ اُخریٰ عن عکرمہ عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ بعبد الرحمٰن بن عوف انہم اصحابی وعلیؑ ابن ابیطالب منی وانا من علیؑ فمن تا باہ بعدی او من یا تینی بغیرہ او من جفاہ فقد جفانی ومن جفانی - فعلیہ لعنۃ ربی - او من اذاہُ فقد اذانی ومن اذانی فعلیہ لعنۃ ربی یا عبد الرحمٰن ان اللّٰہ تعالیٰ انزل کتابًا مبینًا وامرنی ان اُبیّن للنّاس ما انزل الیھم ما خلا علی ابن ابیطالبٍ فانہ لم یحتج الیٰ بیانٍ لانّ اللّٰہ تعالےٰ جعل فصاحتہ کفصاحتی ودرایتہ کدرایتی ولو کان الحلم رجلاً لکان علیًا ولو کان العقل رجلاً لکان الحسنؑ ولو کان السخاء رجلاً لکان الحسینؑ ولو کان الحسن شخصًا لکان فاطمۃؑ ابنتی خیر اھل الارض عنصرًا وشرفًا وکرمًا ❊ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے

روایت کی ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا۔ اے عبد الرحمن تم لوگ میرے اصحاب ہو۔ اور علیؑ ابن ابیطالب میرا بھائی مجھ سے ہے۔ اور میں علیؑ سے ہوں۔ پس وہ میرے علم کا دروازہ اور میرا وصی ہے۔ اور وہ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہی ایسے لوگ ہیں۔ جو وجود عنصری اور شرافت اور کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں +

(یہ ترجمہ نسخۂ اول کے مطابق کیا گیا۔ جس کو صاحب ینابیع المودت نے اپنی کتاب ینابیع المودت میں نقل کیا ہے۔ مگر اور کتابوں میں جو الگ موجود ہیں۔ یہ حدیث بہت طولانی ہے جس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے مترجم ۱۲ +)

ترجمہ نسخہ دوم۔ عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسول خداؐ نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا۔ اے عبد الرحمن۔ یہ لوگ میرے اصحاب ہیں۔ اور علی ابن ابیطالبؑ مجھ سے ہے۔ اور میں علیؑ سے ہوں۔ پس جو کوئی میرے بعد اس سے منحرف ہوگا۔ یا بروایت دیگر جو کوئی اس کے بغیر یعنی اس کی ولایت کے بغیر میرے پاس آئیگا۔ یا بروایتے دیگر۔ جس نے اس پر ظلم کیا۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ یا بروایتے دیگر جس نے علیؑ کو اذیت پہنچائی۔ اُس نے مجھکو اذیت پہنچائی۔ اور جس نے مجھکو اذیت پہنچائی۔ اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ اے عبد الرحمن اللہ تعالےٰ نے راہ ہدایت کو بیان کرنیوالی کتاب نازل کی اور مجھکو حکم دیا۔ کہ میں لوگوں پر ظاہر کردوں جو کچھ کہ انکی طرف نازل کیا گیا ہے۔ سوائے علی ابن ابیطالبؑ کے۔ کیونکہ اس کو کسی بیان اور اظہار کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی فصاحت میری فصاحت جیسی۔ اور اس کی درایت (سمجھ) میری درایت کی سی بنائی ہے۔ اور اگر مثلاً حلم (بردباری و تحمل) ایک مجسم ہوکر ایک مرد بن جاتا۔ تو علیؑ ہوتا۔ اور اگر عقل ایک شخص بن جاتا۔ تو حسنؑ ہوتا۔ اور

اگر سخاوت ایک شخص ہوتا توحسینؑ ہوتا - اور اگر حُسن (خوبصورتی) ایک شخص ہوتا - تو میری بیٹی فاطمہؑ ہوتی - جو وجود عنصری اور شرافت و کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔

۱۱ وعن موسیٰ بن علی القرشی عن قنبر عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا النبیّ صلعم ذات یوم و وجھہ مشرق کدائرۃ القمر فقام عبد الرحمن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور فقال بشارۃ اتتنی من ربی فی اخی و ابن عمی علیؑ و ابنتی فاطمۃؑ ان اللہ زوج علیاً فاطمہؑ و امر رضوان خازن الجنان فھز شجرۃ طوبیٰ فحملت دقاقاً یعنی صکاکاً بعدد محبی اھل بیتی وانشأ من تحتھا ملائکۃ من نور ودفع الی کل ملکٍ صکاً فاذا استوت القیامۃ باھلھا نادت الملٰئکۃ الی الخلائق فلا یبقی محبٌّ الا دفعت الیہ صکاً فیہ فکاک من النار (وفی نسخۃ اخریٰ الا وقعت فی یدہ ورقۃ فیھا صکٌ وفیہ نجات من النار) فاخی وابن عمی وابنتی فکاک رقاب الرجال والنساء من امتی من النار + اور موسے بن علی قریشی نے قنبرؓ سے اور اس نے بلال بن حمامہ سے روایت کی ہے - بلال کہتا ہے - کہ ایکدن جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے - اور اس وقت آپ کا چہرۂ انور چاند کے گھیرے کی طرح چمک رہا تھا - عبد الرحمن بن عوف نے کھڑے ہو کر عرض کی - کہ یا رسول اللہؐ یہ روشنی آپ کے چہرۂ انور پر کیسی ہے - فرمایا - میرے پروردگار کی طرف سے میرے بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابیطالب اور میری بیٹی فاطمہؑ کے بارے میں ایک خوشخبری میرے پاس آئی ہے - اور وہ یہ ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے علیؑ کا نکاح فاطمہؑ سے کیا - اور رضوان خازنِ جنت کو حکم دیا کہ جنت کو آراستہ کرے - پھر رضوان نے درخت طوبےٰ کو حرکت دی - اور وہ میری اہلبیتؑ کے دوستوں کی شمار کے موافق پروانوں سے بار ور ہوا - اور اللہ تعالےٰ نے اس کے نیچے نور کے فرشتے پیدا کئے - اور ہر ایک فرشتے کو ایک پروانہ عطا فرمایا - پس جب قیامت قائم ہوگی اور

اہل قیامت محشور ہوں گے۔ تو وہ فرشتے مخلوقات کو پکاریںگے۔ پس ہرایک محب اہلبیتؑ کو
ایک پروانہ مل جائیگا۔ جس میں آتش دوزخ سے نجات پانے کا حکم مندرج ہوگا (یا بروایتِ
دیگر ہرایک محب کے ہاتھ میں ایک پتا گر پڑیگا۔ جس میں پروانہ ہوگا۔ اور اس پروانہ میں
آتش دوزخ سے نجات پانے کا حکم لکھا ہوگا)۔ پس میرا بھائی اور ابن عم علی ابن ابیطالبؑ اور
میری بیٹی فاطمہؑ میری امت کے مردوں اور عورتوں کی گردنوں کو آتش دوزخ سے چھڑانیوالے ہیںؑ

۱۲ وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ لعلیٍّ یا علیؑ انّ اللّٰہ تبارک و
تعالیٰ زوّجک فاطمۃؑ وجعل صداقہا الارض فمن مشیٰ علیہا مبغضًا لک
مشیٰ حرامًا ✦ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے علیؑ سے فرمایا۔
اے علیؑ اللہ تعالےٰ نے فاطمہ سے تمہارا نکاح کیا۔ اور اس کا مہر تمام زمین کو مقرر فرمایا۔
پس جو کوئی زمین پر چلے۔ درانحالیکہ وہ تم سے بغض رکھتا ہو۔ وہ اسکا چلنا حرام ہے ✦

۱۳ عن ابی نعیم الحافظ عن شیوخہ عن انسؓ قال کان النّبیّ صلّی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلّم اذا اُوتی شیئًا یقول اذھبوا بہ فلانۃً فانّہا کانت
صدّیقۃ خدیجۃؓ اذھبوا بہ الیٰ فلانۃٍ فانّہا یحبّ خدیجۃؓ ✦ حافظ ابونعیم
نے باسناد خود اپنے شیوخ کی زبانی انسؓ سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلّی اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز آتی تھی۔ تو فرماتے تھے۔ یہ چیز فلاں عورت کے
پاس لیجاؤ۔ کہ وہ خدیجۃ الکبریٰؑ کی صدیقہ یعنی سچی دوست تھی۔ یہ چیز فلاں عورت
کو پہنچا دو۔ کہ وہ خدیجہؑ کو دوست رکھتی ہے ✦

۱۴ عن شیوخہ عن عمار بن یاسر قال قال رسولؐ اللّٰہ فُضِّلت
خدیجۃؑ علی نساء النّبیّ کما فضّلت مریم علیٰ نساء العالمین ✦ عمار بن
یاسر سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے۔ کہ خدیجہؓ کبریٰ کو میری بیویوں
پر (یا بروایت دیگر میری امت کی عورتوں پر) اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح حضرت

نسائی

مریمؑ (مادر عیسےٰؑ) کو تمام عالم کی عورتوں پر ۔

۱۵ وعن حذیفۃؓ قال قال رسول اللہ نزل ملکٌ من السماء فاستاذن اللہ ان یسلم علیّ ولم ینزل قبلہا فبشرنی عن اللہ عزّ وجلّ انّ فاطمۃؑ سیدۃ نساء اھل الجنۃ ۔ اور حذیفہؓ یمانی سے مروی ہے ۔ کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے ۔ کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اللہ تعالےٰ سے مجھ پر سلام کرنے کی اجازت لی ۔ اور وہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہ اترا تھا ۔ پس اس نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھکو یہ خوشخبری دی ۔ کہ فاطمہؑ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہے ۔

المودّۃ الرابعۃ عشر فی فضائل النبیؐ واھلبیتہؑ وفوت النبیؐ وفاطمۃؑ ودفنہما علیہما السلام وبہا ختمت المودات المبارکات الطیبات ۔

چودھویں مودت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی اہلبیتؑ اطہار کے فضائل اور آنحضرتؐ اور فاطمہ علیہما السلام کی وفات اور دفن کے حالات میں ۔ اور اسی پر یہ مبارک اور پاک مودتیں ختم ہوتی ہیں ۔

۱ عن امیر المومنین علیؑ فی حدیثٍ طویل قال اذا کان یوم القیامۃ فاوّل من یقوم من قبرہ الناطق الصادق النّاصح المشفق محمّد المصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فیاتیہ جبرئیلؑ بالبراق ومیکائیلؑ بالتّاج واسرافیلؑ بالقصب ورضوان بحلتین ثمّ ینادی جبرئیلؑ این قبر محمّدٍ فتقول الارض حملتنی الریاح مع الجبال فدکّتنی دکّۃً واحدۃً فلا ادری این قبر محمّد فیرتفع عن قبرہ عمود من نورٍ الی عنان السّماء فیبکی جبرئیلؑ بکاءً شدیدًا فیقول لہ میکائیلؑ وما یبکیک فیقول اوَ تمنعنی من البکاء وھذا محمّدؐ یقوم من قبرہ ویسئلنی عن امتہ وانا لا ادری این امتہ قال ثمّ ینصدع القبر فاذا محمّدؐ قاعدٌ وینفض التّراب عن راسہ ولحیتہ ثمّ

یلتفت یمیناً و شمالاً فلا یری من العمران شیئاً فیقول یا جبرئیل بشرنی فیقول البشرک بالبراق السباق الطائر فی الآفاق فیقول بشرنی فیقول ابشرک بالتاج فیقول بشرنی فیقول ابشرک بالقصب والحلتین فیقول بشرنی بامتی لعلک خلفتهم بین اطباق النیران اولعلک ترکتهم علیٰ شفیر جہنم اولعلک ترکتهم فی ایدی الزبانیة فیقول ما رأیتهم وانهم معد فی لحودهم الیٰ آخر الحدیث اختصرنا الخبر الطویل بذلک حتیٰ تعلم شفقته الیک بمحبته واتباع سنته ۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ایک لمبی حدیث میں مروی ہے ۔ کہ قیامت کے دن جو کوئی سب سے پہلے اپنی قبر میں زندہ ہوکر اُٹھیگا ۔ وہ پیغمبر ناطق و صادق و ناصح و مشفق یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے ۔ پھر جبرئیل علیہ السلام براق کو لیکر حاضر ہونگے ۔ اور میکائیل تاج اور اسرافیل کتانی جامہ اور رضوان بہشت کے دو حلے لائیں گے ۔ اور جبرئیل پکارینگے ۔ کہ محمد کی قبر کہاں ہے ۔ زمین جواب دیگی ۔ کہ ہواؤں نے مجھکو پہاڑوں سمیت اُٹھایا ۔ اور یکبارگی مجھکو دے مارا ۔ اس لئے مجھکو معلوم نہیں ۔ کہ محمد کی قبر کہاں ہے ۔ اسوقت نور کا ایک ستون آپکی قبر مطہر سے آسمان تک ظاہر ہوگا ۔ پس جبرئیل نہایت شدت سے رونے لگیں گے ۔ میکائیل ان سے کہینگے ۔ تم کیوں روتے ہو ۔ جبرئیل جواب دینگے ۔ کہ اے بھائی میکائیل آیا تم مجھکو رونے سے منع کرتے ہو ۔ حالانکہ محمد اب اپنی قبر سے اُٹھیں گے ۔ اور اپنی امت کی بابت مجھسے دریافت کرینگے ۔ اور مجھکو معلوم نہیں ہے ۔ کہ آپ کی امت کہاں ہے ۔ جناب امیرؑ فرماتے ہیں ۔ کہ پھر حضرتؐ کی قبر پھٹ جائیگی ۔ اور یکایک محمد اُٹھ کر بیٹھ جائیں گے ۔ اور اپنے سر اور ڈاڑھی پر سے مٹی جھاڑینگے ۔ پھر دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہوں گے اور کسی قسم کی آبادی نہ دیکھیں گے ۔ اسوقت جبرئیل سے فرمائینگے ۔ اے جبرئیل مجھکو کوئی خوشخبری سناؤ ۔ جبرئیل عرض کرینگے ۔ میں آپکو براق کی خوشخبری دیتا ہوں ۔ جو سبقت کرنیوالا اور اطراف عالم میں اُڑنے والا ہے پھر حضرت فرمائیں گے ۔ مجھکو کوئی خوشخبری دو ۔ جبرئیل عرض کرینگے ۔ میں

آپ کو تاج کی خوشخبری دیتا ہوں - حضرت فرمائیں گے - کوئی خوشخبری دو - وہ عرض کرینگے - میں آپ کو جامہ کتان اور دو بہشتی حلوں کی خوشخبری دیتا ہوں - تب حضرتؐ فرمائیں گے - اے جبرئیلؑ مجھکو میری امت کی خوشخبری سناؤ - شاید تمہنے انکو دوزخ کے طبقوں کے درمیان چھوڑا ہے - یا شاید جہنم کے کنارے پر چھوڑا ہے - یا شاید دوزخ کے شعلوں (زبانیہ) کے درمیان چھوڑا ہے - اُسوقت جبرئیلؑ عرض کرینگے - کہ یا محمدؐ مینے انکو نہیں دیکھا ہے - اور وہ اپنی قبروں میں ہیں ÷ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں - کہ ہم نے اس طولانی حدیث کو اس مطلب پر اختصار کر دیا - تاکہ (اے دیکھنے والے) تجھکو معلوم ہو - کہ آنحضرتؐ تیری اُنکے ساتھ محبت رکھنے اور اُنکی سنت کی پیروی کرنیکے سبب تجھپر کسقدر مہربان اور شفیق ہیں (کہ قبر سے اُٹھتے ہی امت کا خیال ہے) ÷

۳ - وعن زید بن اسلم عن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ لما اقترف آدمؑ الخطیئۃ قال یا رب اسئلک بحق محمدٍ لما غفرت لی فقال اللہ یا آدمؑ کیف عرفت محمداً ولم اخلقہ قال یا رب لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت لم تضف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللہ تعالیٰ صدقت یا آدمؑ انہ لاحب الخلق الیّ واذا سئلتنی بحقہ قد غفرت لک ولولاہ لما خلقتک قال ابو عبد اللہ الحافظ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجہ الشیخان ÷ اور زید ابن اسلم نے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے - کہ رسولؐ نے فرمایا ہے - کہ جب آدمؑ نے خطا (ترک اولےٰ) کی - تو خدا سے اس طرح دعا کی - اے پروردگار میں محمدؐ کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں - کہ مجھکو بخش دے - اس وقت اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا - اے آدمؑ تونے محمدؐ کو کیونکر پہچانا - حالانکہ مینے ابھی اس کو پیدا نہیں کیا - آدمؑ نے عرض کی - اے پروردگار - جب تونے اپنے دست قدرت سے مجھکو پیدا کیا - اور اپنی روح کو مجھمیں پھونکا - مینے اپنا سر اوپر کو بلند کیا - اسوقت مینے دیکھا - کہ عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا ہے - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - یہ دیکھکر

مینے سمجھ لیا - کہ تونے اپنے نام کے ساتھ اسی شخص کے نام کو ملحق کیا ہے - جو تمام مخلوق میں سے تجھ کو زیادہ تر محبوب (پیارا) ہے - اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا - بیشک وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے - اور چونکہ تونے اسکا واسطہ دیکر مجھ سے سوال کیا ہے - اس لئے مینے تجھ کو بخش دیا - اور اگر میں اس (محمدؐ) کو پیدا نہ کرتا تو تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا - حافظ ابو عبداللہ کہتا ہے - کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے - اگرچہ شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کو اپنی صحیحین میں درج نہیں کیا +

۳ وعن سعید ابن المسیب عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ اوحی اللہ الیٰ عیسےٰ یا عیسیٰ امن بمحمدٍ وامر من ادرکہ من امتک ان یومنوا بہ فلولا محمدؐ ما خلقت آدمؑ ولولا محمدؐ ما خلقت الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتب علیہ لا الہ الا اللہ م ح یعنی نصف اسم محمد فسکن + قال ابو عبداللہ الحافظ ھذا حدیث صحیح الاسناد ایضاً ولم یخرجہ الشیخان +

اور سعید بن مسیب نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے - کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ پر وحی بھیجی - اے عیسےٰ محمدؐ پر ایمان لا - اور اپنی امت کو حکم دے کہ جو اسکو پائیں (یعنی محمدؐ کے زمانہ میں ہوں) اس پر ایمان لائیں + اگر میں محمدؐ کو پیدا نہ کرتا - تو آدمؑ کو بھی پیدا نہ کرتا - اور اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا - تو نہ جنت کو پیدا کرتا - اور نہ دوزخ کو - اور جب مینے عرش کو پانی کے اوپر پیدا کیا - تو وہ مضطرب ہوا - یعنی ادھر ادھر ہلنے لگا - پس اس پر لا الہ الا اللہ م ح یعنی محمدؐ کا آدھا نام لکھا گیا - اس کے لکھتے ہی وہ ساکن ہوگیا یعنی ٹھہر گیا + حافظ ابو عبداللہ کہتا ہے - کہ یہ حدیث بھی صحیح الاسناد ہے - گو شیخین نے اس کو درج نہیں کیا +

۴ عن ابی عبداللہ الحافظ عن شیوخہ عن ابی الحسین العنبری قال سمعت امیر المومنین علیاً علیہ السلام علی منبر الکوفۃ وعلیہ مدرعۃ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم متقلداً بسیف رسول اللہ متعمماً بعمامۃ رسول اللہ وفی اصبعہ
خاتم رسول اللہ فقعد علی المنبر وکشف بطنہ فقال سلونی قبل ان تفقدونی فانما
بین الجوانح منی علماً جماً واشار الی بطنہ وقال ھذا سفط العلم ھذا لعاب
رسول اللہ فی فمی ھذا ما زقنی رسول اللہ زقاً زقاً من غیر وحی اوحی اللہ الی
واللہ لو ثنیت لی الوسادۃ فجلست علیھا لافتیت لاھل التوراۃ بتوراتھم
ولاھل الانجیل بانجیلھم حتی ینطق التوراۃ والانجیل فیقول صدق علی
قد افتاکم بما انزل فی وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون + ابو عبداللہ حافظ
نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ابوالبختری سے روایت کی ہے۔ کہ میں نے امیرالمومنین
علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ میں منبر پر دیکھا۔ اور اس وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی زرہ پہنے ہوئے تھے۔ اور رسولخدا کی تلوار پہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اور
آنحضرت کا عمامہ سر پر رکھے تھے۔ اور رسولخدا کی انگوٹھی آپ کی انگلی میں تھی پس
آپ منبر پر بیٹھ گئے۔ اور شکم مبارک کو کھولا۔ اور ارشاد فرمایا۔ اے لوگو۔ مجھ سے پوچھو
اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤگے۔ کیونکہ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم کثیر ہے۔ اور اپنے
شکم مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ یہ علم کا جائے وقوع ہے۔ یہ لعاب رسولخدا
ہے یہ وہ ہے جو رسولخدا نے مجھکو تھوڑا تھوڑا کرکے کھلایا ہے۔ (جس طرح پرندہ اپنے
بچے کو بھراتا ہے) اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے بغیر نزول وحی کے (بواسطہ رسولخدا)
مجھ کو پہنچا ہے۔ خدا کی قسم اگر مسند میرے واسطے بچھائی جائے۔ اور میں اسپر بیٹھوں تو
میں بیشک اہل توریت کے لئے انکی توریت کے موافق فتوے دونگا۔ اور اہل انجیل کے لئے
انکی انجیل کے موافق حکم کرونگا۔ یہانتک کہ توریت وانجیل گویا ہو۔ اور ہر ایک کہے۔ کہ البتہ
علی نے سچ کہا۔ اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے میرے بیچ میں نازل کیا ہے۔ اسکے موافق تمہارے واسطے
فتوے دیا ہے۔ اور تم کتاب خدا کو پڑھتے ہو۔ آیا تم نہیں سمجھتے +

۵ عن ابن عباسؓ قال ان الحسنؑ والحسینؑ کانا کتبا فقال الحسنؑ للحسینؑ خطی احسن من خطک فقال لا بل خطی احسن من خطک فقالا لفاطمۃؑ احکمی بیننا من احسن منا خطا فکرھت فاطمۃؑ ان تؤذی احدھما بتفضیل خط احدھما علی الآخر فقالت منهما سلا اباکما علیاً فسئلاہ عن ذلک فقال علیؑ علیہ السلام سلا جدکما رسول اللہ فسئلاہ فقال لا احکم بینکما حتی اسئل جبرئیلؑ فلما جاء جبرئیلؑ قال لا احکم بینهما ولکن یحکم بینهما میکائیلؑ فقال لا احکم بینهما ولکن یحکم بینهما اسرافیلؑ فقال لا احکم بینهما حتی اسئل اللہ ان یحکم بینهما فقال اللہ تبارک وتعالیٰ لا احکم بینهما ولکن امهما فاطمۃؑ تحکم بینهما فقالت فاطمۃؑ احکم بینهما وکانت لها قلادۃ من الجواھر فقالت لهما انثر جواھر ھذہ القلادۃ فمن اخذ منهما اکثر فخطه احسن فنثرتها وکان جبرئیلؑ واقفاً عند قائمۃ العرش فامرہ اللہ تعالیٰ اھبط الی الارض وانصف الجواھر بینهما حتی لا یتاذی احدھما ففعل ذلک احتراماً وتعظیماً لهما علیهما السلام ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ حسنؑ اور حسینؑ نے بطور مشق کے کچھ لکھا۔ اور حسنؑ نے حسینؑ سے کہا کہ میرا خط تم سے اچھا ہے۔ اور وہ کہتے تھے۔ کہ میرا خط تم سے اچھا ہے۔ آخر اپنی مادر گرامی جناب فاطمہ زہراؑ سے عرض کی۔ تم ہمارا فیصلہ کرو۔ کہ ہم میں سے کس کا خط اچھا ہے حضرت فاطمہؑ نے اس خیال سے کہ اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دونگی۔ تو ان میں سے ایک کو ایذا پہنچیگی۔ فیصلہ کرنا پسند نہ کیا اور دونوں صاحبزادوں سے فرمایا۔ اپنے والد ماجد علیؑ علیہ السلام سے دریافت کرو۔ تب انہوں نے حضرت علیؑ سے خط کی بابت دریافت کیا۔ علیؑ نے فرمایا۔ اے فرزندو۔ اپنے نانا رسول خداؐ سے پوچھو۔ اُنہوں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ کہ میں تمہارے درمیان حکم نہیں کرتا۔ جب تک کہ جبرئیلؑ سے دریافت نہ کرلوں۔ جب جبرئیلؑ حاضر ہوئے۔ تو عرض کی۔ کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ میکائیلؑ ان کے درمیان حکم کرینگے۔ میکائیلؑ نے کہا۔ کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا۔ بلکہ اسرافیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ اسرافیلؑ نے کہا۔ کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ ان کے درمیان حکم کرے۔

آخر کار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا۔ بلکہ ان کی ماں فاطمہؑ ان کے درمیان حکم کریگی۔ الغرض جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتی ہوں۔ اور اس معصومہ کے پاس جواہرات کی ایک کنٹھی تھی۔ دونوں صاحبزادوں سے فرمایا۔ کہ میں اس کنٹھی کے جواہرات کو بکھیر دیتی ہوں۔ تم میں سے جو کوئی زیادہ جواہرات چنے گا۔ اسی کا خط اچھا ہے۔ یہ فرما کر جواہرات بکھیر دئے اور اس وقت جبرئیل عرش کے پائے کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو حکم دیا۔ کہ زمین پر اترو۔ اور جواہر کو ان کے درمیان آدھوں آدھ کر دو۔ تاکہ کوئی صاحبزادہ رنجیدہ نہ ہو۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے آکر ان دونو حضرات علیہما السلام کی عظمت و حرمت کے سبب جواہر کو آدھوں آدھ کر دیا ۔

ف وعن جماعۃ من الصحابۃ قالوا ان امیر المومنین علیا علیہ السلام لما اراد غسل رسول اللہ بعد وفاتہ استدعی الفضل ابن عباسؓ ان یناولہ الماء بعد ان عصب عینیہ ثم نزع قمیصہ من جیبہ حتی بلغ بہ الی سرتہ فلما فرغ من تجہیزہ تقدم فصلی علیہ وحدہ ولم یشارکہ احد معہ فی الصلوۃ علیہ + وکان جماعۃ من الصحابۃ یخوضون فیمن یومھم فی الصلوۃ علیہ واین یدفن فخرج الیھم امیر المومنین فقال رسول اللہؐ اماما حیا ومیتا فیدخلون الیہ فوجا فوجا منہم فیصلون بغیر امام وینصرفون وقالؐ ان اللہ تعالیٰ لم یقبض نبیا فی مکان الا فیدفنونہ فیہ وانی ادفنہ فی حجرتہ التی قبض فیہ فرضی القوم بذالک + اور اصحاب رسولخداؐ کی ایک جماعت سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ کی وفات کے بعد جب

ف منقول ہے کہ اس کنٹھی میں سات جواہرات تھے۔ جب تین تین دونو صاحبزادے چن چکے تو جبرئیل نے باقی ایک جواہر کو دو ٹکڑے کر ڈالا۔ اور دونو نے ایک ایک ٹکڑا اٹھالیا۔ مترجم

وعن جماعۃ من الصحابۃ

امیر المومنین علی علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو غسل دینے کا ارادہ کیا۔ تو فضل ابن عباسؓ سے فرمایا کہ اپنی دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرتؐ پر پانی ڈلواتا جائے۔ پھر آنحضرتؐ کے پیراہن کو آپ کے گریبان کی طرف سے (نیچے کو) کھینچا۔ اور ناف تک لیجا کر چھوڑ دیا۔ جب غسل وکفن سے فارغ ہوئے۔ تو آگے بڑھے۔ اور تنہا ہی حضرتؐ کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ اور اس نماز میں کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ شریک نہیں ہوا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت (باہر بیٹھی ہوئی) اس امر میں غور و فکر کر رہے تھے۔ کہ حضرتؐ کی نماز جنازہ پڑھتے وقت ان کا امام کون ہوگا۔ اور آپ کو کہاں دفن کیا جائیگا۔ پس امیر المومنین علیہ السلام باہر تشریف لائے۔ اور ان سے فرمایا۔ کہ رسولخداؐ زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں ہمارے امام ہیں۔ پس ان میں سے تھوڑے تھوڑے آدمی اندر جنازے کے پاس جاتے تھے۔ اور بغیر امام کے نماز جنازہ پڑھ کر باہر چلے آتے تھے۔ نیز جناب امیرؑ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ جس جگہ کسی پیغمبر کی روح کو قبض کرتا ہے۔ اسی جگہ اس کو دفن کیا کرتے ہیں۔ میں بھی آنحضرتؐ کو آپ کے اسی حجرے میں دفن کرونگا۔ جس میں آپ نے انتقال فرمایا ہے۔ سب نے اس بات کو پسند کیا۔

فلما فرغوا من الصلوٰۃ قال امیر المومنینؑ لبریدۃ بن سہل احفر لرسول اللہ لحداً مثل اھل المدینۃ فحفر لہ لحداً وکان یحفر لاھل المدینۃ ثم دخل فیہ امیر المومنین علیؑ والعباسؓ والفضلؓ بن عباس لیتولوا دفنہ فوضعہ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ علیہ السلام بیدہ وکشف وجہہ ووضع اللبن واھال التراب وکان یوم اثنین والعشرون من صفر قبل اثنا عشر من ربیع الاوّل مات یوم الاثنین ودفن یوم الاربعاء۔ پس جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے۔ تو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے بریدہ بن سہل سے جو اہل مدینہ کا گورکن تھا۔ فرمایا۔ رسولؐ کیلئے مدینہ والوں کی سی ایک لحد کھودو۔ اس نے حضرتؐ کے لئے لحد تیار کی۔ پھر امیر المومنین علیؑ اور حضرت عباسؓ اور فضل بن عباسؓ قبر میں داخل ہوگئے۔ تاکہ حضرت کو دفن کریں۔ پس

علی علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو اپنے دونوں تختوں سے لحد میں رکھا۔ اور ان کا منہ کھولا پھر لحد کے منہ میں کچی اینٹیں رکھیں۔ اور اوپر مٹی ڈالی۔ اور حضرتؐ نے اٹھائیسویں ماہ صفر کو رحلت فرمائی۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ اس روز ربیع الاول کی بارھویں تاریخ تھی دوشنبہ کے دن حضرتؐ نے وفات پائی۔ اور بدھ کے دن دفن ہوئے۔

ثم رجعت فاطمۃؑ الی بیتہا واجتمعت الیہا النساء فقالت فاطمۃؑ انا للہ وانا الیہ راجعون انقطع عنا خبر السماء ثم قالت فی مرثیۃ النبی۔ **اشعار**۔

اغبر آفاق البلاد و کورت شمس النہار واظلم العصران ۔ والارض من بعد النبی کئیبۃ اسفا علیہ کثیرۃ الرجفان ۔ فلیبکہ شرق البلاد وغربہا ولیبکہ مصر وکل یمان۔ بعد ازاں فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے گھر واپس آئیں۔ اور مدینہ کی عورتیں تعزیت کے لئے ان کے پاس آکر جمع ہوئیں۔ تب فاطمہؑ نے کلمۂ انا للہ وانا الیہ راجعون زبان پر جاری کیا۔ اور فرمایا اب آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہوگئی۔ پھر آنحضرتؐ کے مرثیہ میں یہ شعر پڑھے۔ **ترجمہ اشعار**۔ اطراف عالم (حضرتؐ کے غم میں) غبار آلودہ ہوگئے۔ اور دن کا آفتاب سیاہ ہوگیا۔ اور تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوا۔ اور زمین آنحضرتؐ کے بعد ویران ہوگئی۔ اور حضرتؐ پر افسوس کرنے کے سبب اس کو بہت زلزلے آرہے ہیں۔ پس ضرور ہے۔ کہ جہاں کے مشرق اور مغرب آنحضرتؐ پر گریہ کریں۔ اور مصر اور تمام اہل یمن ان پر روئیں۔

قیل ماتت فاطمۃؑ بعد النبیؐ بستۃ اشہر۔ منقول ہے کہ جناب فاطمہ زہرا نے حضرتؐ سے چھ مہینے بعد وفات پائی۔

عن ابن عباسؓ لما جاء فاطمۃ الاجل لم تحم ولم تصدع ولکن اخذت بید الحسنؑ والحسینؑ فذہبت بہما الی قبر رسول اللہؐ فصلت بین القبر

والمنبر رکعتین ثم ضمتہما الی صدرھا والتزمتہما وقالت یا اولادی اجلسا عند ابیکما ساعۃ وامیر المومنینؑ یصلی فی المسجد ثم رجعت من عندھما نحو المنزل فحملت ملاط النبی فاغتسلت ولبست فضل ثوبہ

ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ جب جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو نہ اس معصومہ کو بخار آیا۔ اور نہ درد سر عارض ہوا۔ بلکہ حسنؑ اور حسینؑ کے ہاتھ پکڑے اور دونو کو ہمراہ لیکر قبر رسولخداؐ پر گئیں۔ اور قبر اور منبر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دونو کو اپنے سینہ سے لگالیا۔ اور ان سے لپٹ کر فرمایا۔ اے میرے بچو۔ تم دونو ایک ساعت اپنے باپ کے پاس بیٹھو۔ اور امیر المومنینؑ اسوقت مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر وہاں سے گھر آئیں۔ اور آنحضرتؐ کی چادر اٹھائی پھر غسل کرکے حضرتؐ کا بچا ہوا لباس (بروایتے دیگر بچا ہوا کفن) پہنا +

ثم نادت یا اسماء امرأۃ جعفرؓ طیار فقالت لبیک بنت رسول اللہ فقالت فاطمۃ لا تفارقینی فانی فی ھذا البیت واضع جنبی ساعۃ فاذا مضت ساعۃ ولم اخرج فنادینی ثلثا فان اجبتک فادخلی و الا فاعلمی انی الحقت برسول اللہ ثم قامت مقام رسول اللہ وصلت رکعتین ثم طالت ونارت وجہھا بطرف ردائھا + وقیل بل ماتت فی سجودھا +

بعدازاں اسماء زوجۂ جعفر طیارؓ کو آواز دی۔ اسماء نے عرض کی۔ ہاں اے دختر رسولخداؐ۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ اے اسماء تم میرے پاس سے الگ نہ ہونا۔ کہ میں اس گھر میں ایک ساعت لیٹنا چاہتی ہوں۔ جب ایک ساعت گزر جائے۔ اور میں باہر نہ نکلوں۔ تو تم مجھکو تین آوازیں دینا۔ اگر میں جواب دوں۔ تو تم اندر چلی آنا۔ ورنہ سمجھ لینا۔ کہ میں رسولخداؐ سے ملحق ہوگئی۔ بعدازاں رسولخداؐ کی جگہ پر کھڑی ہوئیں۔ اور دو رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ گئیں۔ اور اپنا منہ چادر کے پلے سے ڈھانپ لیا۔ بعض کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نے سجدہ ہی میں

وفات پائی۔ فلما مضت ساعۃ اقبلت اسماء فاطمۃ الزہرا و نادت ثلثا یا ام الحسن و الحسین یا بنت رسول اللہ فلم تجب فدخلت البیت فاذا ھی میتۃ۔ الغرض جب ایک ساعت گزری تو اسماء نے جناب فاطمہ زہرا کی طرف مخاطب ہو کر آواز دی۔ اے حسنؑ و حسینؑ کی ماں۔ اے دختر رسول خدا مگر کچھ جواب نہ ملا تب اسماء اس گھر میں داخل ہوئیں۔ کیا دیکھتی ہیں۔ کہ وہ معصومہ رحلت کر چکی ہیں۔

قال اعرابی کیف تعلم وقت وفاتھا قال اعلمھا ابوھا۔ اعرابی نے پوچھا۔ کہ اس معصومہ نے اپنی وفات کا وقت کیونکر معلوم کر لیا تھا۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا۔ کہ ان کے والد ماجد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو اس سے آگاہ فرمایا تھا۔ ثم شقت اسماء جیبھا و قالت کیف اخبرنی رسول اللہ بوفاتک ثم خرجت فلقیھا الحسن و الحسین فقالا این امنا فسکتت فدخلا البیت فاذا ھی ممتدۃ فحرکھا الحسین فاذا ھی میتۃ فقال یا اخاہ آجرک اللہ فی موت امنا و خرجا ینادیان واحمداہ وا محمداہ الیوم جدد لنا موتک اذ ماتت امنا ثم اخبرا علیا و ھو فی المسجد فغشی علیہ حتی رش علیہ الماء فجاء علی حتی دخل بیت فاطمۃ و عند راسھا تبکی اسماء و ابنا محمد ما کنا نشعر بفاطمۃ موت جدی کما۔ فی نفسہ بعد ذلک پھر اسماء نے اپنا گریبان پھاڑا اور بولی۔ رسول خدا نے مجکو تمہاری وفات سے کیوں آگاہ کیا تھا۔ پھر گھر سے باہر نکلی۔ اور حسنؑ اور حسینؑ اس سے ملے۔ اور بولے۔ اے اسماء ہماری اماں کہاں ہیں۔ اسماء خاموش ہو گئیں۔ اور دونو صاحبزادے گھر میں داخل ہوئے۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ جناب فاطمہ لیٹی ہوئی ہیں۔ امام حسینؑ نے ان کو ہلایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ انتقال فرما چکی ہیں۔ یہ حال دیکھکر اپنے بڑے بھائی سے عرض کی۔ اے بھائی۔ اللہ تعالے آپ کو ہماری مادر گرامی کے مرنے میں اجر عطا فرمائے بعد ازاں دونو بھائی گھر سے نکلے۔ اور پکارتے جاتے تھے۔ وا احمداہ وا محمداہ اسکے نانا آج والدہ کی موت نے آپ کی موت کو ہمارے لئے تازہ کر دیا۔ پھر مسجد میں جاکر اپنے

والد ماجد علیؑ ابن ابیطالب کو اس واقعہ کی خبر دی۔ یہ وحشت ناک خبر سنتے ہی حضرتؑ پر ایسی غشی طاری ہوئی۔ کہ (ہوش میں لانے کے لئے) آپ پر پانی چھڑکا گیا۔ جب غش سے افاقہ ہوا۔ تو حضرتؑ گھر میں تشریف لائے۔ اور حجرۂ فاطمہ زہراؑ میں داخل ہوئے۔ اسوقت اسماؑ اس معصومہؑ کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی۔ اور کہتی تھی۔ اے پسران محمدؐ ہم فاطمہؑ کے سبب تمہارے جدا مجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کو یاد نہ کرتے تھے پس اب فاطمہؑ تمہارے بعد اب کس کے چہرۂ منور کی زیارت کیا کرینگے۔ فکشفا میر المومنینؑ عن وجھہا فاذا برقعۃٍ عند راسہا فنظر فیہا فاذا فیہا مکتوبٌ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ وصیۃ فاطمۃ بنت رسول اللہ وھی تشہد ان لا الہ الا اللہ محمداً رسول اللہ وان الجنۃ حقٌ والنار حقٌ وان الساعۃ اٰتیۃ لاریب فیہا وان اللہ تعالیٰ یبعث من فی القبور یا علیٌ انا فاطمۃ بنت رسول اللہ زوجنی اللہ منک لاکون لک فی الدنیا والاٰخرۃ وانت اولیٰ بی من غیرک فغسلنی وحنطنی واکفنی وادفنی باللیل و لا تعلم احداً استودعک اللہ واقرء علیٰ ولدی سلاماً الیٰ یوم القیامۃ۔

آخر کار امیر المومنین علیہ السلام نے جناب فاطمہؑ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک رقعہ ان کے سر کے قریب پڑا ہوا ہے جونہی اسکو پڑھا۔ تو اس میں یہ مضمون لکھا پایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فاطمہؑ دختر رسول خداؐ کی وصیت ہے۔ اور وہ گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ اور شہادت دیتی ہے۔ کہ جنت حق ہے۔ اور دوزخ حق ہے۔ اور قیامت ضرور آنیوالی ہے۔ اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے۔ اور اللہ تعالے قبروں میں سے تمام مردوں کو زندہ کرکے اُٹھائیگا۔ اے علیؑ میں فاطمہؑ دختر رسول خداؐ ہوں۔ اللہ تعالے نے تم سے میرے نکاح کیا۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں میں تمہاری بیوی ہوں۔ اور تم غیر کی نسبت میرے لئے زیادہ اولیٰ ہو۔ پس تم ہی مجکو غسل دینا۔ اور حنوط کرنا۔ اور کفنا کر رات کے وقت مجکو

دفن کرنا - اور کسی کو خبر نہ دینا - میں تم کو خدا کے سپرد کرتی ہوں - اور اپنی اولاد کو جو قیامت تک ہوگی سلام کرتی ہوں -

فلما جاء اللیل غسلہا علیؑ و وضعہا علی السریر و قال للحسنؑ ادع الی المصلی فصلی علیہا و رفع یدیہ الی السماء فنادی ہذہ فاطمۃ اخرجتہا من الظلمات الی النور فاضاءت الارض میلاً فی میل فلما ارادوا ان یدفنوہا نادت بقعۃ من البقیع الیّ فقد رفع تربتہا فتطہروا بقبر محفور فحملوا السریر الیہا فدفنوہا فجلس علیؑ علی شفیر القبر فقال یا ارض استودعتک ودیعتی ہذہ بنت رسول اللہؐ فنودی منہا یا علیؑ انا ارفق بہا منک فارجع ولا تہتم فانسد القبر واستوی الارض فلم یعلم این کان الی یوم القیامۃ -

جب رات ہوئی - تو جناب امیرؑ نے ان کو غسل دیا - اور تخت پر رکھا - پھر امام حسنؑ سے فرمایا - جانماز میرے لئے منگاؤ - پھر آپ نے نماز اس پر پڑھی - اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے - پس زمین میل میل تک روشن ہوگئی *

جب ان حضراتؑ نے اس معصومہ کو دفن کرنا چاہا - تو بقیع کے ایک مقام سے آواز آئی میری طرف لاؤ - پھر اس جگہ کی خاک اوپر کو اٹھی - اور ان کو ایک قبر کھدی کھدائی نظر آئی - آخر کار تخت کو اس طرف لے گئے - اور اس معصومہؑ کو اس قبر میں دفن کیا - پھر جناب امیر المومنینؑ قبر کے کنارے پر بیٹھے - اور زمین سے مخاطب ہو کے فرمایا - اے زمین میں اپنی امانت کو تیرے سپرد کرتا ہوں - یہ دختر رسول خداؐ ہے - تب اس زمین سے آواز آئی - اے علیؑ میں تمہاری بہ نسبت اس پر زیادہ تر مہربان ہوں - پس تم جاؤ اور غم مت کرو - پھر حضرتؑ نے قبر کو بند کیا - اور وہاں کی زمین برابر کر دی - پس کسی کو آپ کی قبر معلوم نہ ہوئی - اور نہ قیامت تک معلوم ہوگی *

---

* یہ ایک خاص قسم کا تابوت تھا جو جناب سیدہ علیہا السلام نے خود اپنی میت کے لئے تجویز فرمایا تھا *

۸ عن علی المرتضیٰ علیہ السلام عن رسول اللّٰہ قال یبعث عبد المطلب یوم القیامۃ امۃ واحدۃ علیہ بھاء الملوک وسیماء النبوۃ ۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے ۔ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ حضرت عبد المطلب قیامت کے دن امت واحد کی حالت میں اٹھینگے ۔ کہ انکی شان وشوکت بادشاہوں کی سی ہوگی ۔ اور پیشانی پیغمبروں کی طرح چمکتی ہوگی ۔

۹ ایضاً عنہ قال قال رسول اللّٰہ ان عبد المطلب سن خمساً فی الجاھلیۃ فاجراھا اللّٰہ تعالیٰ فی الاسلام حرم نساء الاٰباء علی الابناء فانزل اللّٰہ ولا تنکحوا ما نکح اٰباؤکم ۔ ووجد مالاً فاخرج منہ خمساً وتصدق فانزل اللّٰہ تعالیٰ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للّٰہ خمسہ الاٰیۃ ولما حفر بئر زمزم سماھا سقایۃ الحاج فانزل اللّٰہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج الاٰیۃ وسن فی القتل مائۃ من الابل فاجری اللّٰہ تعالیٰ ذالک فی الاسلام ولم یکن للطواف عدد فی قریش فسن عبد المطلب سبعۃ اشواط فاجری اللّٰہ تعالیٰ ذالک فی الاسلام ۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے ۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے ۔ کہ حضرت عبد المطلبؑ نے زمانہ جاہلیت میں پانچ طریقے مقرر کئے تھے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام میں جاری کیا ۔ (۱) عبد المطلبؑ نے باپوں کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام کیا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اس کے موافق یہ آیت نازل کی ۔ ولا تنکحوا ما نکح اٰباءکم من النساء الاٰیۃ ۔ یعنی جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے ۔ تم ان سے نکاح نہ کرو ۔ آخر آیت تک ۔ ۲ عبد المطلب نے کہیں سے کچھ مال پایا ۔ اس میں سے پانچواں حصہ نکالا ۔ اور راہ خدا میں تصدق کیا ۔ پس اللہ تعالیٰ نے آیہ ذیل اس کے موافق نازل کی واعلموا انما غنمتم من شیء فان للّٰہ خمسہ الاٰیۃ یعنی معلوم کرو ۔ کہ جو مال تم غنیمت میں پاؤ ۔ اسکا پانچواں حصہ اللہ کا ہے ۔ اور رسولخدا کا ...... الخ ۔ ۳ جب عبد المطلبؑ نے چاہ زمزم کو کھودا ۔ تو اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا ۔ اس کو خدا نے آیہ اجعلتم سقایۃ الحاج .... الخ

ہیں نازل کیا۔ ۳ آدمی کے قتل کا خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کئے۔ اللہ تعالےٰ نے وہی طریقہ اسلام میں جاری فرمایا۔ ۵ قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی۔ عبدالمطلب نے سات شوط طواف کے مقرر کئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اسلام میں جاری کیا۔

۹ **وعنہ** ایضاً قال قال رسول اللہ لی یا علی ان عبد المطلب ما کان یستقسم بالازلام ولا یعبد الاصنام ولا یاکل ما ذبح علی النصب وکان علی ملۃ ابراھیم + نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ علی عبد المطلب جوے کے تیروں سے تقسیم کرتے تھے۔ اور بتوں کو نہ پوجتے تھے۔ اور جو جانور کہ نصب یعنی بتوں کے استھان اور انکے نام پر ذبح کیا جاتا تھا۔ اس کو نہ کھاتے تھے۔ اور وہ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر تھے +

۱۰ **وعن** الامام جعفر الصادق قال نزل جبرئیل علی رسول اللہ فقال ان ربك یقرئك السلام یقول انی حرمت النار علی صلبٍ انزلك و بطنٍ حملك وحجرٍ کفلك و رواہ المسلم فی جزء الثانی من صحیحہ + اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب پر جبرئیل نازل ہوئے۔ اور عرض کی۔ کہ آپکا پروردگار بعد تحفہ درود وسلام کے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ میں نے آتش دوزخ کو حرام کر دیا ہے۔ اس پشت پر جس نے (اے محمدؐ) تم کو (رحمِ مادر میں) اُتارا اور اس شکم پر جس نے تمکو اُٹھایا۔ (یعنی جس میں تمہارا حمل رہا) اور اس گود پر جس نے تمہاری کفالت اور پرورش کی + اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح کے جزء دوم میں درج کیا ہے +

ف یعنی آپکے والد ماجد حضرت عبد اللہ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اور عموئے نامدار حضرت ابی طالبؑ پر (جنھوں نے اولاد کی طرح اپنی آغوش عاطفت میں آنحضرت کو پرورش کیا۔ اور مرتے دم تک ایک دم بھی حضرت سے جدا نہ ہوئے) جہنم کی آگ حرام کی گئی + مترجم عفی عنہ +

۱۱ **وعن** سعید بن المسیب عن ابیہ قال لما حضر ابا طالب الوفاۃ جاء النبیؐ فوجد عندہ اباجہل بن ہشام و اباعبداللہ بن ابی وامیۃ بن المغیرہ فقال رسول اللہ یا عم قل لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کلمۃ اشہدلک بہا عند اللہ فقال ابوجہل یا ابا طالب اترغب عن ملۃ ابائک جہالۃ حتیٰ قال ابوطالب اخر ما کلمہم عبدالمطلب فقال لہ رسول اللہ لک عند اللہ تقدم ٭ اور سعید ابن مسیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ جب حضرت ابوطالبؑ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو آنحضرتؐ وہاں تشریف لائے۔ دیکھا کہ ابوجہل بن ہشام اور ابوعبداللہ بن ابی اور امیہ بن مغیرہ ان کے پاس موجود ہیں۔ تب آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطالب سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے چچا۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کہو۔ تاکہ میں خدا کے نزدیک اس باب میں تمہاری گواہی دوں۔ یہ سنکر ابوجہل بولا۔ اے ابوطالبؑ کیا جہالت کے سبب اپنے باپ دادا کے مذہب سے روگردانی کرتا ہے یہانتک کہ ابوطالبؑ نے وہی بات کہی۔ جو عبدالمطلب نے مرتے وقت اپنے آخری کلام میں (شہادت توحید و رسالت) کہی تھی۔ تب جناب رسولخداؐ نے ان سے فرمایا۔ اے چچا تمہارے واسطے خدا کے نزدیک سبقت ہے

۱۲ **وعن** ابن ہشیم قال سمعت علیاؑ یقول اتبع ابوطالب عبدالمطلب فی کل احوالہ حتی خرج من الدنیا علی ملتہ واوصانی ان ادفنہ فی قبرہ فاخبرت رسول اللہؐ قال اذہب فوارہ فانفذ ما اوصاہ بہ فغسلہ وکفنہ وحملہ الی الحجون قال فنبشت قبر عبدالمطلب فرفعت الصفح فاذا ہو مواجہ الی القبلۃ فحمدت اللہ علی ذلک واطبقت الصفح علیہما وہو وصی الاوصیاء وخیر ورثۃ الانبیاء ٭ اور ابن ہشیم سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ فرماتے تھے۔ کہ حضرت ابیطالبؑ نے تمام احوال میں

حضرت عبدالمطلب کی پیروی کی۔ یہانتک کہ انہی کے مذہب پر دنیا سے رحلت کی۔ اور
مجھ کو وصیت کی۔ کہ مجھے حضرت عبدالمطلب کی قبر میں دفن کرنا۔ پس میں نے جناب
رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اس حالت سے اطلاع دی۔ فرمایا۔ جاؤ انکو دفن کرو۔
اور جو وصیت کی ہے۔ اس کے موافق عمل کرو۔ راوی کہتا ہے۔ کہ جناب امیر علیہ السلام نے انکو
غسل دیا۔ اور کفن پہنا کر قبرستان حجون میں اٹھا لیگئے۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں
کہ میں نے حضرت عبدالمطلب کی قبر کو کھودا۔ اور تختہ اٹھایا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اُن کا
مُنہ قبلہ کی طرف ہے۔ یہ حال دیکھکر میں نے خدا کی حمد وثنا کی۔ اور تختہ دونوں کے اوپر
رکھدیا۔ اور وہ یعنی ابو طالب پیغمبروں کے وصیوں کے وصی اور بہترین وارثان انبیا تھے +
۱۳ **وعن** الاعمش قال حدثنی ابو اسحاق بن الحارث و سعد بن بشیر
عن علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجھہ قال قال رسول اللہ انا وارد کم
علی الحوض و انت یا علی الساقی والحسن الذائد والحسین الآمر و علی ابن الحسین الفاطر
و محمد ابن علی الناشر و جعفر ابن محمد السائق و موسیٰ ابن جعفر محصی المحبین
والمبغضین و قامع المنافقین و علی ابن موسیٰ مزین المومنین و محمد ابن علی
منزل اهل الجنة الیٰ درجاتھم و علی بن محمد خطیبھم یزوجھم حور العین
والحسن ابن علی سراج اهل الجنة یستضیئون و اهل بہ و المهدی
شفیعھم حیث لا شفاعة الا باذن اللہ لمن یشاء و یرضیٰ بہ + اور اعمش بیان
کرتا ہے۔ کہ مجھ سے ابو اسحاق بن حارث اور سعد بن بشیر نے علی ابن ابی طالب سے
روایت کی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے۔ کہ میں حوض کوثر پر تم کو وارد کرنے
والا (اتارنے والا) ہوں۔ اور اے علی تم ساقی ہو۔ یعنی کوثر کا پانی پلانے والے ہو۔
اور حسن اور حسین حکم دینے والے ہیں۔ اور علی بن حسین فاطر ہیں اور محمد بن علی
ناشر یعنی پھیلانے والے ہیں۔ اور جعفر بن محمد سائق یعنی اہل جنت کو اپنے آگے

کرکے جنت میں لے جانے والے ہیں + اور موسےٰ بن جعفرؑ دوستوں اور دشمنوں کو شمار کرنیوالے۔ اور منافقوں کی بیخ کنی کرنیوالے ہیں۔ اور علیؑ بن موسےٰ مومنوں کی زینت کرنیوالے ہیں۔ اور محمدؑ بن علیؑ اہل جنت کو ان کے درجات میں اُتارنے والے ہیں۔ اور علیؑ بن محمدؑ ان کے خطیب ہیں۔ کہ حوروں سے ان کا نکاح پڑھینگے۔ اور حسنؑ ابن علیؑ اہل جنت کے چراغ ہیں۔ کہ وہ ان سے روشنی حاصل کرینگے۔ اور وہ اس کے لائق ہیں۔ اور مہدی ہادی علیہ السلام ان کے شفاعت کرنیوالے ہیں۔ اسوقت جبکہ کسی قسم کی شفاعت نہ ہوگی۔ مگر خدا کی اجازت اور حکم سے جس کے لئے وہ باریتعالے چاہے۔ اور جس سے وہ خوشنود اور رضامند ہو +

۱۴ وعن الامام علی الرضاؑ عن النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال سیدفن بضعۃ منی بخراسان ما زارھا مکروب الا نفس اللہ کربتہ ولا مذنب الا غفر اللہ لہ ۔ وقال عن عائشۃ قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من زار ولدی بالطوس فانما حج مرۃ قالت مرۃ فقال مرتین قالت مرتین فقال ثلث مرات فسکتت عائشۃ فقال ولو لم تسکتی لبلغت الی سبعین

اور امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عنقریب میرے جگر کا ایک ٹکڑا خراسان میں دفن ہوگا۔ جو مکروب یعنی سختی رسیدہ و مصیبت زدہ اس مظلوم کی زیارت کریگا۔ اللہ تعالے اس کی سختی و مصیبت کو رفع کریگا۔ اور جو گنہگار و خطاکار اس کی زیارت کو جائیگا۔ خدا اس کے گناہوں کو بخشدیگا۔ نیز عائشہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شہر طوس میں جاکر میرے فرزند کی زیارت کریگا۔ اس کو یہ ثواب ہوگا۔ کہ گویا اس نے ایک حج خانہ کعبہ کا کیا۔ عائشہ نے (متعجب ہوکر) عرض کی کہ ایک حج کا ثواب ملیگا؟ حضرتؐ نے فرمایا۔ بلکہ دو حج کا۔ عائشہ نے پھر تعجب سے کہا۔ کہ دو حج کا۔ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ بلکہ تین حج کا ثواب اس کو ہوگا۔

یہ سُنکر عایشہ خاموش ہوگئی۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ اے عایشہ اگر تو خاموش نہ ہوتی تو میں ستر حج تک پہنچتا +

۱۵ وعنہ صلعم من مات علیٰ حبِ آلِ محمدؐ مات مومنًا ومن مات علیٰ بغض آلِ محمدٍ مات کافرًا وقال ایضًا حب آلِ محمدٍ یومًا خیر من عبادۃ سنۃٍ + نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی آلِ محمدؐ کی محبت پر مریگا۔ وہ مومن مریگا۔ اور جو کوئی عداوت آلِ محمدؐ پر مریگا۔ وہ کافر مریگا۔ نیز فرمایا ہے [illegible] ایک سال عبادتِ خدا کرنے سے بہتر ہے +

خاتمہ

صدق اللہ وصدق رسولہ صلواۃ [illegible] تحیاتہ علیہ وعلی الائمۃ الھُداۃ من عترتہ الطاھرۃ بدور الدجیٰ والعروۃ الوثقیٰ وحجج اللہ علی الوریٰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ + وھھنا ختمنا ھذہ الرسالۃ الشریفۃ لتکون لی وللمصدقین بالنبی وآلہ یوم الحشر والنشر شفیعا وذریعۃ للنجاۃ + اللہ تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے۔ اور اس کے رسولؐ برحق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راست فرمایا ہے۔ خدا کا درود وسلام اور اس کی رحمت وتحیات ہوں آنحضرتؐ پر اور ان پیشوایانِ راہ خدا پر۔ جو آنحضرتؐ کی عترتِ طاہرہ سے ہیں۔ اور تاریکی کفر وضلالت میں بدر کامل ہیں۔ اور اہل ایمان کے لئے مضبوط دستہ ہیں۔ اور اہل عالم پر اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہیں + اور خدا کے سوا اور کسی کو کسی قسم کی طاقت اور قوت حاصل نہیں ہے + اور اس مقام پر ہم نے اس بزرگ کتاب کو ختم کیا۔ تاکہ یہ میرے لئے

اور آنحضرتؐ اور آنکی آل اطہار کی تصدیق کرنے والوں کے لئے حشر و نشر یعنی قیامت کے دن شفاعت کرنیوالی اور نجات کا ذریعہ اور وسیلہ ہو + آمین

التماس مترجم

خداوند لایزال وایزد متعال کا ہزار ہزار شکر ہے - کہ حقیر باوجود اپنی بے لیاقتی او کم علمی کے اس مبارک کتاب کے اردو ترجمے سے فارغ ہوا - الہ العالمین اپنی رحمت بیکران سے اس کو قبول فرماکر مطبوع و محبوب خلائق فرمائے - اور محبان محمدؐ و آل محمدؐ کو اس کے مضامین عالیہ سے مستفیض و مستفید کرے - اور اس عبد ذلیل کے لئے نجات آخرت کا ذریعہ اور عذاب قبر و حشر سے رستگار ہونیکا وسیلہ بنائے آمین ثم آمین + حقیر ناچیز سید شریف حسین ابن سید امام علی سبزواری اسمعیلی ساکن پھریلی سادات ضلع انبالہ +

تقریظ از جناب فضیلت مآب سیادت انتساب مولانا و مقتدانا مولوی سید محمد ہارون صاحب قبلہ زنگی پوری مدظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

میری رائے میں یہ ترجمہ علاوہ اپنی تمام ذاتی خوبیوں کے بہت بڑی ضرورت ملیہ کو پورا کرنے والا ہے میں نے اس کے تمام مشکوک مقامات اول سے آخر تک دیکھ لئے انشاء اللہ کسی قسم کا سقم اس میں نہیں ہے اور نیز اپنے حامل المتن ہونے کی وجہ سے ہر شخص کو اپنی بلند آواز سے پکار کے کہتا ہے کہ مجھے اصل سے مطابق کرکے دیکھ کہ مجھ میں عربی سے اُردو میں لانیکے لئے کس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے خداوند کریم مترجم کی توفیقات اس سے اور زیادہ کرے اور دینی اور اسلامی شعائر کے پھیلانے میں ان کو پوری مدد دیتا رہے - بمحمدؐ و آلہ الامجاد + نحیف سید محمد ہارون عفی عنہ